

هَذِهِ رِسَالَتِي بِكَ السَّمَاءِ

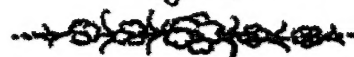
# كَلِمَاتُ الصَّادِقِ

وَمِنْ يَاتِ بِرِسَالَةٍ مِثْلَهَا فَلَهُ انْعَامٌ

الْفِ مِنْ الْوَرَقِ غَيْرِ مَقْلَدٍ

كَانَ أَوْ مِنَ الْمَقْلَدِ

وَأَتَى



قَدْ جُعِلَ لِي بِفَضْلِ اللَّهِ وَحَمْدِهِ نَجَاتٌ رِسَالَتِي الْوَرَقِ  
بِهِمَا النِّشْيَةُ غَلَا فِيهِ الْقَصِيحَةُ مَا لَكَ الْمَطْبَعُ وَاللَّهُ الْعَالَمِينَ

# التنبية

أيها المكفر من الذين اصروا على تكذيبى وهو ابترق جلايى اعلموا هذاكم الله ان هذه الرسالة معيار للتقيد  
امرى وامركم فان كنته لا تشاهون عن سبكم ولا تخافون قهر ربكم وتطعون انكم علام الشريعة <sup>بلاشع</sup>  
الطريقه وعلماء الملة ففعلوا لامة فاقوا برسالته من مثله انكنتم ضايقين وان لم تفعلوا واد الله لرفع  
نافق الله الذي ترجع اليه واتقوا نارا اذا اكل احشاء المجرمين - ووالله اتي ما افقت هذه الرسالة  
لكسر حقكم واطفاء شعله دعوتكم وكنتم اطيعون على روية ذلقى ومساغ محضه ولكن اردت ان اظهر كيف  
هلككم على المنصفين - فمثلت كفا نقي وقضيت مزدرب البيان لبا نقي فان ناو حتم واقيم بسلام من مثله  
فلكم الالف بل ازيد عليه عشرين درهما للنا البين - ووالله اتي ما ادى فيكم الا اجمالى القرايع واكداء  
الماع والماع وما ادى عندكم من ماء معين - واعجبني انكم مع كونكم خادى الخاضع من المعارج والارضية <sup>تستكبرون</sup>  
ولا تحبون ولا تتحجون محجة للتقين - فوالذي بعثته لاناكم واناكم لعد سئلت الله ان يحكم بيني وبينكم  
ويوهن كيد الكاذبين - وما عرضت عليكم درهما وحينا را الا اختيارا فان ناضلوني في تفسير او نظما فهو لكم  
حكما واعلم ان الله يحزنكم ويرى الخلق جهلكم ويرىكم ما كنتم تكذبون وتستغلون مستكبرين - وقد <sup>نظمتم</sup>  
هذه القصائد باربعين من غير افعال في بلدة عنبر سر وكان غم مشاهد حروب المسلمين ولكنى  
اهلككم الى شهرين من وقت اشاعت هذه الرسالة وارقبيا محبيون اولون الدبر وتكونون من المناضلين  
ان شيخ الباطل تدعاني غضبا فتهضمت اليه عجولان وقلت قم قماني اتيت لان ودانيت بالمصلح المسعد  
وكنتى اعلم لمة من ق م معين - وهذه رسالة قد اودت دقايق القران وضحت بطيب العرفان وسيتو اليه  
شرب من تسيم الجنان وسفرت عن مرأى وسيم وارج نسيم وتراءت بوجه حبين - لمعانها  
ازلت بالبحان وصليت القلوب بالانيران وهيمت البلايل في صدد والمعاندين وكتبته بالثلا  
يبقى للجدال مطرح ولا للمراسع وليتبين الحق وليستبين سبيل المجرمين - واخر دعوانا  
ان الحمد لله رب العالمين هـ



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار - وتتباعدا لافكار  
 عن فهم كنهم تباعد الليل من النهار - الذي جمع النابيل الفخ ورسوله المصطفى  
 الى ما دية الجفلى - من اهل الحضارة والفلا - والصلوة والسلام على  
 حبيب محمد خاتم النبيين وفخر المرسلين - الذي جاء بالحج والبراهين -  
 واسعف الناس بجائاتهم ويقيم اصلاح العالمين - فكم من مخلص الى  
 الهوى دخل في الروحانيين - وكم من ذي لسان سليل - وغنم مستشيط  
 صار من المهدبين المطهرين - اللهم فصل على هذا الرسول النبي الامي الذي  
 فاق الرسل كلهم كما لا تتم - وحاز كل فضيلة في سيرة وصفاته - والف بين قلوب  
 امم كانوا يداجون ولا يخلصون - واصلح قوما كانوا يشركون ولا يؤحدون - وطهر  
 اناسا كانوا ينجسون ولا يتقون - وينجون مطايا نفوسهم ولا يسبون

في سبيل الله ولا يتيقظون - وكان (صلى الله عليه وسلم) أمياً لم يقرأ شيئاً  
 من علوم الدنيا والدين وبلغ أشده في قوم أميين وعميين - ولم ير صلى الله عليه وسلم  
 وجه العالمين العارفين - بل لم ير من وجارته - ولا ظعن عن الفه وجارته -  
 ومع ذلك سبق العالمين والعالمين في عقله وعلومه وبركاته وفيوضه وأتواتره  
 حتى غميت مواهب هدايته المشارق والمغارب - والأجانب والأقارب -  
 وأطال كل ذي ذيل ذيله إلى بركاته - وامتدت أيدي الناس إلى أفادته وخيراته  
 قارى الناس سبيل السلام - ونجاهم من المسالك الشاغرة وطرق الظلم -  
 وطهرهم من شعب النفاق والشفاق والنزاع والمشاجرة وسببهم إلى السلام و  
 بصرهم - وأحسن الظنون - ونجى المسجون - حتى ألقى فروع الناس  
 الاستسلام - وثبط جذبات كفرهم وثبت الأقدام - ونشطهم إلى الثبات  
 والاستقامة وأقامه فأنصروا وواسلهم ومنازلهم وتخيروا المناخ - و  
 وردوا الورد النقاخ - وزكوا وعصوا وطهروا حتى سمو أختيار الناس - وخلصوا  
 من كل نوع الغاس - وكلوا في العلم الباطني والخبر الروحاني إلى أن استعوا بالعلم  
 الأكياس - وحصص فهم نور تبيين الناس - وبليت شيمهم وقراهمهم - وتوڑ  
 نفوسهم ونشرت مديحهم - واعتلقوا بالنبى الكريم اعتلاق الأثمار بالأعوام  
 ولووا اعتنهم من طرق الفساد إلى مناهج السداد - حتى وصلوا منازل القرب  
 والمحبة والوداد - وبلغوا وانتهوا إلى كمالات قدرها الله للعباد -  
 فالحمد لله الذي هدانا لهذا الرسول النبى الامى المبارك واحيى به  
 العالمين -



ابا بعد مدافع ہو کہ موافق اس سنت غیر متبدلہ کے کہ ہر ایک غلبہ یحییٰ کے وقت خدا تعالیٰ  
 اس آیت مرحومہ کی تائید کیلئے توجہ فرماتا ہے اور صحت عامہ کے لئے کسی اپنے بندہ کو حاس  
 کر کے تجدید دین متین کے لئے مامور فرماتا ہے یہ عاجز ہی اس صدی کے سر پر خدا تعالیٰ  
 کی طرف سے مجدد کا خطاب پا کر مبہوت ہوا اور جس نوع اور قسم کے فتنے و تباہییں پہل رہے تھے  
 ہتکے رفع اور دفع اور قلع قمع کے لئے وہ علوم اور وسائل اس عاجز کو عطا کئے گئے کہ جیتا تک  
 خاص عنایت الہی انکو عطا نہ کرے کیونکہ حاصل نہیں ہو سکتے مگر افسوس کہ جیسا قدیم سے ناتمام اور  
 ناقص الفہم علماء کی عادت ہے کہ بعض اسرار اپنے فہم سے بالاتر پا کر منہج اسرار کو کافر ٹھراتے رہے ہیں یہی  
 راہ پر اس زمانہ کے بعض مولوی صاحبوں نے بھی قدم مارا اور حیرت منظر خصوصاً قرآنیہ وحدیثیہ سے سمجھا گیا۔  
 مگر ایک ذرہ بھی صدق کی روشنی انکے دلون پر نہ پڑی بلکہ عکس اسکو تحقیر اور تکذیب کے بارہ میں  
 جوش کہلا یا کہ نہ صرف کافر کہنے پر کفایت کی بلکہ اقرار نام رکھا اور ایک مومن اہل قبلہ کے غلو و جہنم  
 پر فتوے لکھے اس عاجز نے بار بار خداوند کریم کی قسمیں کہا کہ بلکہ مسجد میں جو خانہ خدا ہے بیٹھ کر  
 اپنے ظاہر کیا کہ میں مسلمان ہوں اور محدث شاہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ پر ایمان لاتا ہوں  
 مگر ان بزرگوں نے قبول نہ کیا اور کہا کہ یہ منافقانہ اقرار ہے خاص کر انہیں سے جو میان محمد بن تالی  
 دین انہوں نے تو اپنی ضد کو کمال تک پہنچا دیا اور کہا کہ اگر دین مجسم خود نشان ہی دیکھو تو میں ہرگز  
 مسلمان نہ سمجھوں گا اور ہمیشہ کافر کہتا رہوں گا چنانچہ بعض نشان بھی ظاہر ہوئے مگر حضرت ابطالوی  
 صاحب نے انکا نام استدرج یا نجوم رکھا اور ہر ایک طور سے لوگوں کو دھوکے دینے چنانچہ منجملہ ان  
 دھوکوں کے ایک یہ بھی ہے کہ یہ شخص بالکل جاہل اور علوم عربیہ سے بالکل بے بہرہ ہے اور صحیح  
 و جاہل اور مغتری جو خدائی سے بھی کچھ مدد نہیں پاسکتا اور اپنی بی دانی کو بہت کر دفر سے بیان  
 کیا تا اس وجہ سے بسکی عظمت دلون میں جبر جادے اور عاجز کو ایک جاہل اور آدمی اور علوم عربیہ

بیگانہ اور ملعون اور مفتری قرار دیکر یہ چاہا کہ عوام پر تمام راہیں نیک طہنی کی بند ہو جائیں لیکن عجیب  
 قدرت خداوند تعالیٰ ہے کہ اس امر میں بھی اس نے نہ چاہا کہ بٹالوی صاحب کو انچہم شرب علیا کی  
 کچھ عزت اور ایسی ظاہر ہو جو سو اگرچہ میں حقیقت امیون کی طرح ہوں لیکن محض اس لئے فضل جو علم اور  
 دو قاتی و حقایق قرآن کریم میں میری وہ مدد کی کہ میرے پاس ایسی الفاظ نہیں ہیں کہ میں اس رخ انور  
 کا شکر ادا کر سکوں اور مجھے کو بشارت دی کہ اگر یہاں بٹالوی یا کوئی دوسرا اسکا ہم مشرب ملے پر  
 آئے تو شک و شبہ نہ ہوگا کہ اسے پہلے پہلے اختیار و پاکر میان بٹالوی چھوڑ  
 ہے کہ میرے مقابل پر قرآن کریم کی ایک سورت کی تفسیر عربی فصیح بلغ میں لکھے جو  
 جزو سے کم نہ ہو اور نیز ایک قصیدہ نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرے جو سطر  
 شعر ہو اور ایسا ہی میرے پر واجب ہوگا کہ میں ہی اسی سورۃ کی تفسیر عربی فصیح بلغ میں لکھوں  
 اور نیز شعر کا قصیدہ ہی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تیار کر دوں اور پھر اگر عندالمقابلہ  
 والموازۃ میان بٹالوی صاحب کی تفسیر اور ان کا قصیدہ میری تفسیر اور قصیدہ فصیح اور بلغ  
 اور اتم اور اکمل ثابت ہوا تو میں اپنے دعوے سے توبہ کر دوں گا اور سمجھ لوں گا کہ خدا تعالیٰ نے  
 بٹالوی صاحب کی تائید کی اور اپنی کتابیں جلا دوں گا اور اگر میں غالب ہوا تو بٹالوی صاحب کو اقرار  
 کرنا پڑے گا کہ وہ اپنے ان بیانات میں سراسر کاذب اور دھوکہ دہے کہ شیخ مفتری اور دجال  
 اور کافر اور ملعون ہے اور نیز علوم عربیہ سے ایسا جاہل کہ ایک صغیہ بھی درست طور پر نہیں آتا اور  
 ساتھ اس کے سینے یہ بھی لکھا تھا کہ اگر کوئی شخص ہم میں سے اس مقابلہ سے شہنہ پہرے یا بیجا  
 تختوں اور جیلوں سے اس طریق آزمائش کو ٹال دیوے تو اس پر خدا تعالیٰ کی قسطنطین  
 ہون مگر افسوس کہ بٹالوی صاحب نے ان لعنتوں کی کچھ بھی پروا نہیں کی۔ اور کئی عہد اور وعدے  
 تو لے کر آخر حیلہ جی کے طور پر یہ جواب دیا کہ اول ہم آپ کی عربی تالیفوں کو آزمائش کی نظر سے

پچہین گے کہ وہ سہو اور نیان سے متبرہین یا نہین اور کوئی غلطی ضرورتِ نحو کی رو سے انہیں پائی جاتی  
 ہے یا نہین اگر انہیں پائی جائیگی تو بہر بالمقابل تفسیر لکھنے اور تشوُّع کا قصیدہ بنانے میں کچھ عذرت ہوگا۔  
 گرواشمنوں نے سمجھ لیا کہ بطلالوی صاحب نے اپنی جان بچانے کیلئے چیلہ نکالا ہے کیونکہ ان کو خوب معلوم  
 کہ عربی یا فارسی کی کوئی مبدوء تالیف سہو اور غلطی سے خالی نہیں ہو سکتی اور جیلہ جو کیلئے کوئی نہ کوئی  
 لفظ گو سہو کا تب ہی سہی حجت پیش کر نیکی لئے ایک سہارا ہو سکتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ انہوں  
 نے بہت ہاتھ پیرا کر اوٹیل مشہور مرتا کیا نہ کرتا پر عمل کر کے یہ شرمناک عذر پیش کر دیا اور اپنے  
 دل کو اس بازاری چال بازی سے خوش کر لیا کہ کسی ایک سہو کا تب یا فرض کرو اتفاقاً کسی  
 غلطی کے نکلنے سے حجت ہاتھ آجائیگی کہ اب غلطی تمہاری کسی کتاب میں نکل آئی اسلئے بحث  
 کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن افسوس کہ بطلالوی صاحب نے یہ نہ سمجھا کہ مجھ اور کسی انسان کو  
 بجا نیایا علیہم السلام کے معصوم ہونیکا دعوائے ہے۔ جو شخص عربی یا فارسی پر مبدوء کتابت تالیف  
 کر لیا ممکن ہے کہ مستقبلہ مشہورہ قلماسلم کشا رکے کوئی صرنی یا سخوی غلطی اُس ہی ہو جائے  
 اور باعثِ خطا و نظر کے اُس غلطی کی اصلاح نہ ہو سکے اور یہی ممکن ہو کہ سہو کا تب کے کوئی غلطی  
 چھپ جا اور باعثِ فہول بشریت سے لف کی اسپر نظر نہ پڑے پہر اس بیکار نہختہ چینی مین فون  
 زریق کی علمی طاقتوں کا موازنہ کیونکر ہو۔ غرض بطلالوی صاحب کے ایسے بیہودہ جوابات سے  
 یقینی طور پر معلوم ہو گیا کہ علم تفسیر اور علم ادب میں قسام حقیقی نے انکو سمجھ ہی حصہ نہیں پایا اور  
 مجوہ لعن و لعن اور چال بازی کی مشق کے اور کچھ ہی ان کے دل اور دماغ اور زبان کو لازم آتا  
 نہین ملی اسبوجہ سے اول مجوہ ان کے اس قسم کے تعصبات کو دیکھ کر دل میں خیال آیا تھا کہ  
 اب ہمیشہ کے لئے ان سے اعراض کیا جائی لیکن عوام کا فیلط خیال دور کرنے کیلئے کہ گویا میان حسین  
 بطلالوی یا دوسرے مخالف مولوی جو اس بزرگ کے ہم شرب میں علم ادب اور حقائق تفسیر کلام

آلہی میں ید طولی رکھتے ہیں قرین مصلحت سمجھا گیا کہ آبِ آخری دفعہ **استماعت** کے  
 طور پر بطلالوی صاحب نے ان کے ہم مشرب سب سے علماء کی عربی دانی اور حقائق شناسی کی حقیقت  
 ظاہر کر نیکی کے لئے یہ رسالہ شائع کیا جا اور واضح رہے کہ اس سالہ میں **چار قصائد** اور ایک **نفسیہ**  
**سورۃ فاتحہ** کی ہے اور اگرچہ یہ تصانیف صرف ایک مہنتہ کے اندر بنائے گئے  
 ہیں بلکہ حق یہ ہے کہ چند ساعت میں لیکن بطلالوی صاحب نے انکو ہم مشرب مغالبہوں کیلئے  
 محض اتمامِ محبت کی غرض سے پوری ایک ماہ کی مہلت دیکر یہ اقرا شرعی قانونی شائع کیا جاتا ہے  
 کہ اگر وہ اس سالہ کی اشاعت کے ایک ماہ کے عرصہ کے مقابل پر اپنا فصیح بلغ رسالہ شائع  
 کر دیں جبکہ اسی تعداد کے موافق اشعار عربیہ ہوں جو ہمارے اس سالہ میں ہیں ادبیہ ہی حقائق  
 اور معارف اور بلاغت کے التزام سے سورہ فاتحہ کی تفسیر ہو جو اس سالہ میں لکھی گئی ہے تو  
 ان کو ہزار روپیہ **عام ویا جائیگا** ورنہ آئندہ ان کو یہ دم مارنے کی گنجائش  
 نہیں ہوگی کہ وہ ادیب اور عربی دان ہیں یا قرآن کریم کی حقائق شناسی میں کچھ یہی انکو  
 مس ہو اور سنیو شناس ہے کہ یہ گروہ علماء کا اپنے اپنے مکانات میں بیٹھ کر اس عاجز کو ایک طرف تو  
 کاذب اور وجال اور کافر ٹھراتے ہیں اور ایک طرف یہی کہتے ہیں کہ یہ شخص سراسر جاہل ہے اور  
 علم عربی سے بھلی بیخبر۔ سو اس مقابلہ سے تمام تر صفائی ظاہر اور ثابت ہو جائیگا کہ اس بیان میں  
 یہ لوگ کاذب ہیں یا صادق اور چونکہ ان لوگوں کے دلوں میں ینت اور خدا ترسی نہیں اسلئے  
 اب میں نہیں چاہتا کہ بار بار انکی طرف توجہ کروں۔ اور اگرچہ میں ایک صریح کشف کو روکے  
 ایسے متعصب اور کج دل لوگوں کے ساتھ مباحثات کر نیسے روکا گیا ہوں جسکا ذکر میری کتاب  
**ایتن مکملات اسلام** میں چھپ چکا ہے لیکن یہ مقابلہ نشان نمائی کے طور پر ہو اور ملحوظ  
 توجہ و تقوے آئندہ یہ عہد بھی کرنا ہوں کہ اگر اب میان محمد حسین بطلالوی یا کسی دوسرے مولوی نے



بغیر کسی حیلہ و حجت کے میرے ان قصائد اور تفسیر کے مقابل پر عرصہ ایچا ہوتا ہے قصائد اور تفسیر  
 شائع نہ کی تو پھر ہر شیشہ کے لئے اس قوم سے اعراض کر دینا۔ اور اگر اس سالہ کے مقابل پر یہاں  
 بطلانوی یا کسی اور کے ہم مشرب نے سید ہی نیت سے اپنی طرف سے قصائد اور تفسیر سورہ فاتحہ تا یف  
 کر کے بصورت رسالہ شائع کر دی تو میں سچے دل سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر اثالثوں کی شہادت کے  
 ثبوت ہو جاوے کہ ان کے قصائد اور انہی تفسیر جو سورہ فاتحہ کے دقایق اور حقایق کے متعلق  
 ہوگی میرے قصائد اور میری تفسیر سے جو اسی سورہ مبارکہ کے اسرار لطیفہ کے بارہ میں ہے  
 ہر پہلو سے بڑھ کر ہے تو میں ہزار و پچہ نقد انہیں سے ایسے شخص کو دوں گا جو فدا شاعت سے  
 ایچا ہ کے اندر ایسے قصائد اور ایسی تفسیر بصورت رسالہ شائع کرے اور نیز یہ سہی قرار کرتا ہوں کہ بعد  
 بالمقابل قصائد اور تفسیر کچھ کر نیکیے اگر ان کے قصائد اور انہی تفسیر بخوبی و صرفی اور علم بلاغت  
 کی غلطیوں سے متبرائے اور میرے قصائد اور تفسیر سے بڑھ کر نکلے تو پھر باوصف اپنی اس کمال کے  
 اگر میرے قصائد اور تفسیر بالمقابل کے کوئی غلطی نکالیں گے تو فی غلطی پانچ سو روپیہ  
 ہی دوں گا۔ مگر یاد رہے کہ نکتہ چینی آسان ہے ایک جاہل بھی کر سکتا ہے مگر نکتہ ثانی مشکل۔  
 تفسیر لکھنے کے وقت یہ یاد رہے کہ کسی دوسرے شخص کی تفسیر کی نقل منقول نہیں ہوگی بلکہ وہی  
 تفسیر لایق منظور ہوگی جس میں حقایق و معارف جدیدہ ہوں بشرطیکہ کتاب اللہ و فرمودہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے مخالف نہ ہوں۔ اللہ بشارت قرآن کریم کی تعریف میں صاف فرماتا ہے کہ ہمیں  
 ہر ایک چیز کی تفصیل ہے پر معارف اور حقایق کا کوئی حصہ کیونکر اس سے باہر رہ سکتا ہے۔ ماسوائے  
 خدا تعالیٰ کا قانون قدرت بھی یہی شہادت و گواہی ہے کہ جو کچھ اس سے صادر ہوا ہے خواہ ایک  
 مکہ ہی ہو وہ بے انتہا عجائبات اپنے اندر رکھتا ہے پھر کیا ایک ایماندار یہ راز ظاہر کر سکتا ہو کہ ایک  
 مکہ ہی یا پھر ہر کی بناوٹ تو ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے کہ اگر قیامت تک تمام فلاسفہ کو خواہ عجمیہ و عربیہ

کرنیکے بارہ میں سوچتے چلے جائیں تب بھی ان کو یہ دعویٰ نہیں پہنچتا کہ جس قدر  
 انہیں خواص تھے انہوں نے معلوم کر لئے ہیں لیکن قرآن کریم کی عبارتیں صرف سطحی خیالات تک  
 محدود ہیں جو ایک جاہل ملا آپرہر سری نظر ڈالکر دعویٰ کر سکتا ہے کہ جو کچھ قرآن میں تھا میں نے معلوم  
 کر لیا۔ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہرگز بدل نہیں سکتا اور اسکی مخلوقات میں ہر ایک پتہ ہی ایسا  
 جسکو چند معلومہ خواص میں محدود کہہ سکیں بلکہ اسکی ہر ایک مخلوق خواص غیر محدودہ اپنے اندر کہتی ہے  
 اور اسوجہ سے ہر ایک مخلوق میں صفت بنظیری پائی جاتی ہے اور اگر کلام نیا اسکی نظیر بنا چاہے  
 تو ہرگز اسکے لئے ہمیشہ ہو جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آپ فرمادیا ہے کہ کبھی بنانے پر ہی کوئی  
 قادر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قادر نہیں ہو سکتا اسکی یہی توجہ ہے کہ کبھی میں ہی اس قدر عجائبات  
 صلح ہیں کہ انسانی طاقتوں بلکہ تمام مخلوق کی توانوں سے بڑھ کر میں ہر خدا تعالیٰ کا کلام کہوں ایسا گرا  
 ہوا اور ادنیٰ درجہ کا سمجھا جائے کہ جو اپنے خواص اور حقائق کے رو سے کبھی کے درجہ نہیں کیا  
 یہی کلام نہیں جسکو حق میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے **قُلْ لَّيْسَ اجْتَمَعَتِ الْجَنُّ**

**وَالنَّاسُ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ**

**بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا** ایسے اگر جن انسان

اس بات پر اتفاق کر لیں کہ اس قرآن کی نظیر بنا دیں تو ہرگز بنا نہیں سکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کی  
 مدد ہی کریں۔ بعض نادان ملا اسلہم اسد کہا کرتے ہیں کہ بنظیری صرف بلاغت کو متعلق ہے  
 لیکن ایسے لوگ سخت جاہل اور دہلوان کے اندر ہیں اس میں کیا کلام ہے کہ قرآن کریم اپنی غلاف  
 اور فصاحت کے رو سے ہی بنظیر ہے لیکن قرآن کریم کا پیشا نہیں ہے کہ اسکی بنظیری صرف  
 اسوجہ سے ہو بلکہ اس پاک کلام کا پیشا ہے کہ جن جن صفات سے وہ متصف کیا گیا ہو ان تمام

صفات کے روح و بینظیر ہے مگر یہ حاجت نہیں کہ وہ تمام صفات جمع ہو کر بینظیری پیدا ہو بلکہ ہر صفت جدا گانہ بینظیری کی حد تک پہنچی ہوئی ہے اب ضروری سمجھ کر قرآن کریم کی صفات کاملہ جو اس پاک کلام میں مندرج ہیں جنکی رو سے قرآن کریم بینظیر کہلاتا ہے بطور نمونہ کسی قدر قرآن میں لکھی جاتی ہیں اور وہ یہ ہیں۔

ال تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ۔ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَى طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ۔ اِنَّ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ۔ لَمَن يَشَاءْ مَنَعْنَا اَنْ يَسْتَقِيمَ۔ مَا قَرْنَاهُ فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ۔ هٰذَا بَصَاوِرُ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ۔ فَلَا اَقْسَمُ بِمِيقَاتِ النِّجْمِ وَاِنَّهُ لَقَسَمٌ لِّوَلَّاعِلَمُونَ عَظِيمٍ۔ اِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ فَاَلْكِتَابِ مَكْنُونٍ لَا يَمِيشُهُ اِلَّا الْمَطهُرُونَ اَصْلَاهَا ثَابِتٌ وَفَرَعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي اَكْلَهَا كُلَّ حِينٍ۔ اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ اَقْوَمُ۔ اِنَّهُ لَقَوْلُ فَصْلٍ۔ لَا رَيْبَ فِيهِ۔ حَمَلَةٌ بِالْاِلْغَةِ۔ وَمَهْمِئِنَّا هَمَدْنَاهُ لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ۔ وَاِنَّهُ لَتَذْكُرٌ لِّلْمُتَّقِينَ۔ وَاِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ۔ وَمَا هُوَ اِلَّا الْغَيْبُ بَعْضُهُ لِمَن يَشَاءُ لَمَّا هُوَ نَزَّلَهُ نَزْلًا مُّبِينٍ۔ يَهْدِي بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔ هُوَ الَّذِي اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدَىٰ وَذِي الْحَقِّ لِيُظْهِرَ عَلَى الْاٰتِينَ كُلِّهِ۔ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ نُورًا مُبِيْنًا۔ الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنََكُمْ وَارْتَضَيْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمْ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ اَللّٰهُ نَزَّلَ احْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِي تَقْشَعْرُسُهُ جُلُودُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُودَهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ هُدًى لِّلّٰهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ۔ قُلْ اَللّٰهُ يَهْدِي اِلَى الْحَقِّ۔ اَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ۔

انزل من السماء ماءً افسالت اودية بقدرها۔ وما انزلنا عليك الكتاب الا لتبين  
 لهم الذي اختلفوا فيه۔ هو الذي ينزل على عبدہ آیات بينات ليجرحكم  
 من الظلمات الى النور۔ يا ايها الناس قد جاءكم موعظة من ربكم وشفاء لما  
 في الصدور۔ كتاب انزلناه اليك مبارك ليدبرواياته وليتذكر اولوا الالباب  
 وتذريه قومًا آذنا۔ وكل شيء فصللناه تفصيلاً۔ وبالحق انزلناه وبالحق نزل۔  
 وانه لكتاب عزيز لا ياتيہ الباطل من بين يديه ولا من خلفه۔ جعلناه نورًا  
 لنهدي به من نشاء من عبادنا۔ تبيانًا لكل شيء۔ ورحمًا من امرنا۔ بلسان عربي  
 مبين۔ فيها كتب قيمہ۔ قل لئن اجتمعت الجن والناس على ان ياتوا بمثل  
 هذا القرآن لا ياتون بمثله ولو كان بعضهم لبعض ظهيراً۔

**خلاصہ ترجمہ** ان تمام آیات کا یہ ہے کہ قرآن حکیم ہے یعنی حکمت سے بہرہ ور ہے۔ راہِ برست  
 کی تمام منازل طے کروا دیتا ہے اور ذکرِ عالمین ہے یعنی ہر ایک قسم کی فطرت کو اس کی کمالات مطلوبہ  
 یاد دلاتا ہے اور ہر ایک رتبہ کا آدمی اُس سے فائدہ اٹھاتا ہے جیسو ایک عامی و سیاہی ایک فلسفی  
 یہ اس شخص کیلئے اُترتا ہے جو انسانی ہمتقامت کو اپنے اندر حاصل کرنا چاہتا ہے یعنی انسانی خست  
 کی جس قدر شاخیں ہیں یہ کلام اُن سب بخون کا پرورش کر نیوالا اور حدِ اعتدال پر لانیوالا ہے۔ اور  
 انسانی قوی کے ہر ایک پہلو پر نپی تربیت کا اثر ڈالتا ہے۔ کوئی صداقت اس سے باہر نہیں۔  
 اسکی تعلیم بصیرت بخشی ہے اور ایمان لانیوالوں کو وہ راہ دکھاتی ہیں جس سے ایمان قوی ہوتا ہے  
 اور حانیت اور حیثیت الہی اُنکے شامل ہو جاتی ہے جس سے وہ ایمانِ عرفان کے درجہ تک  
 پہنچتے ہیں اور پھر اللہ کے فرمان ہے کہ میں مع اقع الجنوم کی قسم کہتا ہوں اور یہ بڑی قسم ہے اگر تمہیں  
 علم ہو اور قسم اس بات پر ہے کہ یہ قرآن عظیم الشان کتاب ہے اور اسکی تعلیمات سنتِ اللہ کے مخالف نہیں



بلکہ اسکی تمام تعلیمات کتاب کمون یعنی صحیفہ فطرت میں لکھی ہوئی ہیں اور اسکے وقایق کو وہی لوگ معلوم کرتے ہیں جو پاک کھو گئے ہیں (اس جگہ اسد جلشانہ نے موقع الخوم کی قسم کہا کہ اس طرف اشارہ کیا کہ جیسے تاری نہایت بلندی کی وجہ سے نقطوں کی طرح نظر آتے ہیں مگر وہ اصل میں نقطوں کی طرح نہیں بلکہ بہت بڑے ہیں ایسا ہی قرآن کریم اپنی نہایت بلندی اور علو شان کی وجہ سے کم نظروں کے آنکھوں سے مخفی ہے اور جن کی غبار دور ہو جاوے وہ آنکھ دیکھتے ہیں اور اس آیت میں اسد جلشانہ نے قرآن کریم کے وقایق عالیہ کی طرف ہی اشارہ فرمایا ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص بندوں سے مخصوص ہیں جبکہ خدا تعالیٰ اپنے اہل بیت سے پاک کرتا ہے اور یہ عمر میں نہیں ہو سکتا کہ اگر علم قرآن مخصوص بندوں کے خاص کیا گیا ہے تو دوسروں سے تو مافرا فی کلمات میں کیونکر مواخذہ ہوگا کیونکہ قرآن کریم کی تعلیم جو مدار بیان ہے وہ عام فہم ہے جسکو ایک کافر بھی سمجھ سکتا ہے اور ایسی نہیں ہے کہ کسی پڑھنے والے سے مخفی رہ سکے اور اگر وہ عام فہم نہ ہوتی تو کاخانہ تبلیغ ناقص رہ جاتا۔ مگر حقایق معارف چونکہ مدار بیان نہیں صرف یادت عرفان کے موجب ہیں اسلئے صرف خواص کو اس کو چہ میں راہ دیا کیونکہ وہ دراصل مواہب روحانی نعمتیں ہیں جو ایمان کے بعد کامل الایمان لوگوں کو ملنا کرتی ہیں۔) پہر یہ اسکے فرمایا کہ کلمات قرآن کے اثر و خست کی مانند ہیں جسکی جڑ ثابت ہو اور شاخیں اسکی آسمان میں ہوں۔ اور وہ ہمیشہ اپنے وقت پر اپنا پہل دیتا ہے یعنی انسان کی سلیم فطرت اسکو قبول کرتی ہے اور آسمان میں شاخوں کے ہونیسے یہ مراد ہے کہ جڑ بڑے معارف پر مشتمل ہے جو قانون قدرت کے موافق ہیں اور ہمیشہ پہل پہل سے یہ راہ دہی طور پر روحانی تاثیرات اپنا اندر رکھتا ہے۔ اور یہ فرمایا کہ قرآن اس سیدی راہ کی ہدایت دیتا ہے جس میں ذرا کچی نہیں اور انسانی سرشت کے بالکل مطابقت رکھتی ہے۔ اور حقیقت قرآن کی خوبون میں سے یہ ایک بڑی خوبی ہے کہ وہ ایک کامل اثرہ کی طرح بنی آدم کی تمام قوتوں

پر محیط ہو رہا ہے اور آیت موصوفہ میں سید ہی راہ سے وہی راہ مراد ہے کہ جو راہ انسان کی فطرت کے  
 نہایت نزدیک ہے یعنی جن کلمات کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے اور ان تمام کلمات کی راہ آگے و کہلا دینا  
 اور وہ راہیں اس کے لئے میسر اور آسان کر دینا جس کے حصول کیلئے اس کی فطرت میں استعداد اور کھپ گئی ہے  
 اور لفظ اقوام سے آیت یھدی للتی ہی اقوام میں ہیں راہی مراد ہے۔ پھر بعد اسکے  
 فرمایا کہ قرآن کریم تمام جہگڑوں کا فیصلہ کرتا ہے اور یہ قول ہی بہت کی طرف اشارہ ہے کہ ہمیں تمام  
 اقسام حکمت الہی کے موجود ہیں کیونکہ جو کتاب خود ناقص اور بعض معارف سے غافل ہو رہا عام طور پر  
 الہیات کے مخطیوں اور مصیبتوں کیلئے قاضی اور حکم نہیں ٹھہر سکتی بلکہ کئی وقت حکم ٹھہر گئی کہ جب  
 جامع جمیع علوم حکمیہ ہوگی۔ اور پھر فرمایا کہ یہ قرآن تمام شکوک سے پاک ہے اور اس کی تعلیمات میں شک و شبہ  
 کو راہ نہیں یعنی علوم مقینیہ سے مراد ہے۔ اور پھر فرمایا کہ یہ قرآن وہ حکمت ہے جو اپنے کمال کو پہنچی ہوئی  
 ہے اور تمام الہی کتابوں پر حاوی ہے اور تمام معارف دینیہ کا ہمیں بیان موجود ہے وہ ہدایت  
 کرتا ہے اور ہدایت پر دلائل لاتا ہے اور پہر حق کو باطل سے جدا کر کے دکھلا دیتا ہے اور وہ  
 پرہیزگاروں کو ان کی نیک استعدادیں جو انہیں موجود ہیں یاد دلاتا ہے اور اس کی تعلیم تقیین کے  
 مرتبہ پر ہے اور وہ غیوگی میں پھیل نہیں ہے یعنی انہیں امور غیبیہ بہت پہرے ہوئے ہیں اور پہر  
 صرف اتنا نہیں کہ اپنے اندر ہی امور غیبیہ رکھتا ہے بلکہ اس کا سچا پیرو بھی منجانب الہام پاکر  
 امور غیبیہ کو پاسکتا ہے اور یہ فیض اسی پاک کتاب کا ہے جو پھیل نہیں ہے اور وہ سب کی کتابیں اگرچہ  
 منجانب الہام ہی ہوں مگر اب انجیل کا ہی حکم رکھتی ہیں جیسے انجیل اور توریت کا اب انکی پیروی کرنیوالا  
 کوئی نور حاصل نہیں کر سکتا بلکہ انجیل تو عیسائیوں سے ایک ٹھٹھا کر رہی ہے کیونکہ جو عیسائی یا نندار مکی  
 علامتین انجیل نے ٹھرائی ہیں کہ وہ ناقابل علاج بیماروں یعنی ماورزا داندہوں اور مجذوموں اور  
 لنگڑوں اور بہروں کو اچھا کرینگے اور پھاڑوں کو حرکت دینگے اور زہر کھانیسے نہیں مرینگے علامتین

عیسائیوں میں نہیں پائی جاتیں بلکہ حضرت عیسیٰ نے یہ بات کہہ کر کہ اگر رائی کے دانہ کے برابر  
تم میں ایمان ہو تو یہ کام جو میں تم پر کر دوں گا بلکہ مجھ سے زیادہ کر دوں گا اس بات پر مہر لگا دی کہ تمام  
عیسائی بے ایمان ہیں اور جب بے ایمان ہوئے تو ان کو حق نہیں پہنچتا کہ کسی سے سچائی دین  
کے بارے میں بحث کریں جیتک پہلو اپنی ایمان داری ثابت نہ کر لیں کیونکہ انکی حالت گواہی  
دے رہی ہے کہ بوجہ نہ پائے جا کر قرار دادہ علامتوں کے یا تو وہ بے ایمان ہیں اور یا وہ شخص  
کاذب ہو جس نے ایسی علامتیں انکے لئے قرار دیں جو انہیں پائی نہیں جاتیں اور دونوں طور کے  
احتمال کی رو سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسائی لوگ سچائی سے بکلی دور و مہجور بے نصیب ہیں  
مگر قرآن کریم نے اپنی پیڑوں کے لئے جو علامتیں قرار دی ہیں وہ صد مسلمانوں میں پائی  
جاتی ہیں جس سے ثابت ہو گیا کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا برحق کلام ہے لیکن اگر عیسائیوں کو  
ایمان دار مان لیا جاوے تو ساتھ ہی ماننا پڑیگا کہ انجیل موجودہ کسی ایسے شخص کا کلام ہے کہ جو چوٹی  
پیشگو یون کے سہارے سو اپنے گروہ کو قائم رکھنا چاہتا ہے مگر یاد رکھئے اس تقریر حضرت  
یسح علیہ السلام پر ہمارا کوئی حملہ نہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اگر یہ باتیں حضرت یسح کی طرف سے  
ہیں تو انہوں نے ایمان داروں کی یہ نشانیاں لکھ دیں پہر اگر کوئی ایمان داری کو چھوڑ دے تو  
حضرت یسح کا کیا قصور۔ بلکہ حضرت یسح نے ان علامات کے لباس میں عیسائیوں کی بڑا ایمان  
ہو جائیگا زمانہ کی ایک پیشگوئی کر دی ہے یعنی یہ کہ دیا ہے کہ جب عیسائیو تمہارے پر ایسا زنا  
آوے کہ تم میں علامتیں نہ پائی جاویں تو سمجھو کہ تم بے ایمان ہو گئے اور ایک رائی کے دانہ کے  
برابر ہی تم میں ایمان نہ رہا۔ آمین شک نہیں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے  
عیسائیوں کے بعض خواص افراد میں علامتیں پائی جاتی تھیں اور حواقیق ان سے ظہور میں آتے تھے  
لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہشت میں جب وہ لوگ بہ باعث قبول کرنے اس کتاب

صدقہ کو بے ایمان ہو گئے اور ایک رائی کے دانہ کے برابر ہی ایمان نہ رہا تب عمار بے ایمانی کی علامتیں انہیں ظاہر ہو گئیں۔ مسلمانوں کو لازم ہے کہ جب تک عیسائی اقامہ اللہ اور الہ انجیل کا اپنے تئیں مصلحت ثابت نہ کریں یعنی ایمان داری کی علامتیں نہ دکھلائیں تب تک بار بار ان سے یہی مواخذہ کریں کہ وہ ان علامات قرار دادہ انجیل کے رو سے اپنا ایمان دار ہونا نہیں دکھلا دیں ان سے یہ پوچھنا چاہئے کہ تم کس دین کی طرف بلا تے ہو آیا اس انجیلی دین کی طرف جس کو قبول کر نیوالوں کی یہ علامتیں لکھی ہیں کہ روح القدس انکو ملتی ہے اولیٰ سے اس پر خوارق وہ دکھاتے ہیں اگر وہی دین ہے تو بہت خوب علامتیں دکھلاؤ۔ اور اول اپنے تئیں ایک ایمان دار عیسائی ثابت کرو اور پھر اس شون اور تل ایان کی طرف سے سرون کو بلاؤ اور جبکہ اس ایمان کی علامتیں ہی موجود نہیں تو نجات جسکا ملنا اسی ایمان پر مبنی ہے اسی طرح باطل ہوگی جیسا کہ تمہارا ایمان باطل ہے۔ اور جو بڑے ایمان کا ثمرہ سچی نجات نہیں ہو سکتی بلکہ جو بڑی نجات ثمرہ ہوگی جو جہنم سے بچا نہیں سکتی۔ غرض کوئی عیسائی بحیثیت عیسائی ہونیکے بحث کرنیکا حق نہیں رکھتا جب تک انجیلی نشانیوں کے ساتھ اپنی تئیں سچا عیسائی ثابت نہ کرے وانی اہم ذالک -

پہر ہم بقیہ آیات کریمہ کا ترجمہ کر کے لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ قرآن اور رسول ایک فرسہ جو تمہاری طرف آیا یہ کتاب ہر ایک حقیقت کو بیان کر نیوالی ہے خدا اسکو ساتھ ان لوگوں کی سلامتی کی راہ دکھلاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کی پیروی کرتے ہیں اور وہ انکو ظلمات سے نکلے کی طرف نکالتا ہے اور سید ہی راہ جو اس تک پہنچتی ہے انکو دکھلاتا ہے سو ہی خدا ہے جس نے اپنے رسول کو اس ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تا اس میں کو تمام مومنین پر غالب کرے - اے لوگو! قرآن ایک برہان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے تمکو ملی ہے اور ایک کہلا کہلا ہے جو تمہاری طرف آتا گیا ہے۔ آج تمہاری لئے دین کامل کیا گیا اور تم پر سب نعمتیں پوری کی گئیں



اور میری رضا مندی اس میں محدود ہو گئی کہ تم دین اسلام پر قائم ہو جاؤ۔ خدا نے نہایت کمال اور پسندیدہ کلام تمہارا ریط آمارا اس کتاب میں یہ خاصیت ہے کہ یہ کتاب متشابہ ہے یعنی اسکی تعلیمات نہ باہم اختلاف رکھتی ہیں اور نہ خدا تعالیٰ کے قانون قدرت کو منافی ہیں بلکہ جو کمال انسان کیسے اپنی فطرت اور اس کے قوی کے لحاظ سے ضروری ہے اسی کمال کے مناسبت اس کتاب کی تعلیم ہے اور یہ صفت تورات اور انجیل کی تعلیم میں نہیں پائی جاتی۔ تورت میں حد سے زیادہ سختی اور انتقام پر زور ڈالا گیا ہے اور وہ سختی مطیع اور نافرمان اور دوست اور دشمن دونوں کے حق میں ایسے طور سے تجویز کی گئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تورت کی تعلیم کو خاص قوم اور خاص زمانہ کے لحاظ سے یہ مجبوری پیش آگئی تھی کہ سید ہے اور عام قانون قدرت کے موافق تورت کی احکام ان قوموں کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتے تھے۔ اسی لحاظ سے تورت نے اندرونی طور پر یعنی اپنی قوم کے ساتھ سختی کی کہ انتقامی احکام پر زور ڈال دیا اور عفو اور درگزر گویا یہودیوں کے لئے حرام کی طرح ہو گئے۔ اور ذات کے عوض اپنے بہائی کا دست لٹال ڈالنا داخل ثواب سمجھا گیا اور حقوق امین بھی بہت سخت اور گویا فوق الطاقت تکلیفین جنس و عیشت اور تمدن میں جرح ہو کر کبی گنہیں ایسا ہی بیرونی احکام تورت کے بھی زیادہ سخت تھے جو ملکی رو سے مخالفوں اور نافرمانوں کے دیہات اور شہر بھونکے گئے اور کئی لاکھ بچے قتل کئے گئے اور بڑبڑوں اور اندھوں اور لنگڑوں اور ضعیف عورتوں کو بھی نہ تیغ کیا گیا۔ اور انجیل کی تعلیم میں حد سے زیادہ نرمی اور رحم اور درگزر فرض کی طرح ٹھہرائے گئے۔ چنانچہ بیرونی طور پر اگر دشمن دین حملہ کریں تو انجیل کی رو سے مقابلہ کرنا حرام ہے گودہ ان کے روبرو ان کے قوم کے غریبوں اور ضعیفوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دین اور ان کے بچوں کو قتل کر ڈالین اور انکی عورتوں کو چھکڑ لیا جائیں اور ہر طرح سے ہجرتی کریں اور ان کے معاذ کو پہنکائیں اور انکی کنابوں کو جلا دین غرض کیسے ہی انکی قوم کو تہ و بالا کر دین مگر دشمن مذہب کے

ساتھ لڑائی کا حکم نہیں۔ ایسا ہی اندرونی طور پر بھی انجیل میں قوم کی باہمی حفظ حقوق کے لئے یا مجرم کو پاداش جرم کیلئے کوئی سزا اور قانون نہیں۔ اور صرف رحم اور عفو اور درگزر کے پہلو پر اگرچہ جین مت ہو بہت کم مگر تاہم اس قدر زور ڈال دیا گیا ہے کہ دوسرے پہلوؤں کا گویا خیال ہی نہیں۔ اگرچہ ایک گال پر طمانچہ کہا کر دوسری ہی پیرو دنیا ایک ٹاڈان کی نظر میں بڑی عمدہ تعلیم معلوم ہوگی مگر افسوس کہ ایسے لوگ نہیں سمجھتے کہ کیا کسی مانہ کے لوگوں نے اس پر عمل ہی کیا اور اگر غیر من محال عمل کیا تو کیا یہی آبادی رہی اور لوگوں کی جان و مال اور امن میں کچھ خلل نہ ہوا۔ کیا تعلیم دنیا کے پیدا کر نیوالے کے اس قانون قدرت کے مطابق ہے جسکی طرف انسانوں کی طبع مختلف محتاج ہیں۔ کیا نہیں دیکھتے کہ تمام جرائم کی سزا دینے کی طرف بالطبع جھکا گئیں اور ہر ایک سلطنت نے اسداد جرائم کے لئے یہی قانون مرتب کئے جو مجرموں کو قرار واقعی سزا دیا جائے اور کسی ملک کا انتظام بجز قوانین سزا کے مجرور کے چل نہ سکے۔ آخر عیسائی مذہب نے ہی اس رحم اور درگزر کی تعلیم سے بیزار ہو کر وہ خوف زنیان دکھلائیں کہ شاید انکی دنیا میں نظیر نہیں ہوگی اور جیسے ایک پل ٹوٹ کر ارد گرد کو تہ آب کر دیتا ہے ایسا ہی عیسائی قوم نے درگزر کی تعلیم کو چھوڑ کر کام دکھلائے۔ سوان دونوں کتابوں کا ناتمام اور ناقص ہونا ظاہر ہے لیکن قرآن کریم اخلاقی تعلیم میں قانون قدرت کے قدم بہ قدم چلا ہے۔ رحم کی جگہاں تک قانون قدرت اجازت دیتا ہے رحم ہے اور قہر اور سزا کی جگہاں ہی اصول کے لحاظ سے قہر اور سزا اور اپنی اندرونی اور بیرونی تعلیم میں ہر ایک پہلو سے کامل ہے اور اسکی تعلیمات نہایت درجہ کے اعتدال پر قاعدہ ہیں جو انسانیت کے ساری درخت کی آبپاشی کرتی ہیں کسی آبپاشی کی۔ اور تمام قوے کی مرتبی میں کسی ایک قوت کی۔ اور حقیقت الٰہی اور موزونیت کی طرف اشارہ ہے جو فرمایا **کُنَا بَا مَتَشَابِهًا**۔ پھر بعد اس کے **مَتَّانِي** کے لفظ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن کریم کی آیات معقول اور

روحانی و نو طور کی روشنی اپنے اندر رکھتی ہیں۔ پہرے بعد اسکے فرمایا کہ قرآن میں اس قدر عظمت حق کی پہری ہوئی ہے کہ خدا تعالیٰ کی آیتوں کی سننے سے ان کے دلوں پر شعریرہ پڑ جاتا ہے اور پہر انہی جلدیں اور ان کے دل یاد الہی کیلئے بہ نکلتے ہیں۔ اور پہر فرمایا کہ یہ کتاب حق ہے اور نیز منزل حق یعنی یہ حق ہی ہے اور اسکے ذریعہ سے حق شناخت بھی ہو سکتا ہے۔ اور پہر فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے آسمان پر سے پانی اتار اپس اپنے اپنے قدر پر ہر ایک وادی بہ نکلی یعنی جس قدر دنیا میں طبع انسانی ہیں قرآن کریم انکے ہر ایک مرتبہ فہم اور عقل اور ادراک کی تربیت کر نیا لایا ہے اور یہ امر مستلزم کمال تام ہے کیونکہ اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہوا کہ قرآن کریم اس قدر وسیع دریا ہے معارف ہو کہ محبت الہی کے تمام پہلو سے اور معارف حقہ کی تمام تشنہ لب اسی سے پانی پیتے ہیں۔ اور پہر فرمایا کہ ہمنے قرآن کریم کو اسلئے اتارا ہے کہ تاجو پہلی قوموں میں اختلاف ہو گئو ہیں انہا اٹھا کر یک جا ہو۔ اور پہر فرمایا کہ یہ قرآن ظلمت کے نور کی طرف نکالتا ہے۔ اور ہمیں تمام بیماریوں کی شفا سے اور طرح طرح کی برکتیں یعنی معارف اور انسانوں کو فائدہ پہنچانے اور امور ہمیں بہرے ہوئے ہیں اور اس لایق ہے کہ اسکو تذکرے دیکھا جائے اور عقلمند ہمیں غور کریں اور سخت جھگڑا اس سے مکرم ہوتے ہیں اور ہر ایک کے کی تفصیل ہمیں موجود ہے۔ اور یہ ضرورت حقہ کے وقت نازل کیا گیا ہے۔ اور ضرورت حقہ کی ساتھ اترتا ہے اور یہ کتاب عزیز ہے باطل کو اسکے آگے چھ راہ نہیں اور یہ نور ہے جس کے ذریعہ سے ہدایت دی جاتی ہے اس میں ہر ایک شے کا بیان موجود ہے اور یہ تروح ہے اور یہ کتاب عربی فصیح بلعین میں ہے اور تمام صدائیں غیر متبادل اس میں موجود ہیں انکو کہہ دے کہ اگر جن انس اسکی نظیر بنانا چاہیں یعنی وہ صفات کاملہ جو اس کے بیان کیلئے ہیں اگر کوئی انہی مثل بنی آدم اور جنات میں سے بنانا چاہیں تو یہ ان کے لئے ممکن نہ ہوگا اگرچہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں \*

اب اس مقام میں ثابت ہوا کہ قرآن کریم صرف اپنی بلاغت فصاحت ہی کے رو سے  
 بینظیر نہیں بلکہ اپنی ان تمام خوبیوں کی رو سے بینظیر ہے جن خوبیوں کا جامع خود اپنی تین قرار دیتا ہوا  
 یہی صحیح بات ہے کہ کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ صادر ہے اسکی صرف ایک خوبی ہی ہمیشہ  
 نہیں ہونی چاہئے بلکہ ہر ایک خوبی ہمیشہ ہوگی۔ بلاشبہ جو لوگ قرآن کریم کو غیر محدود و حقائق اور  
 معارف کا جامع نہیں سمجھتے وہ مآخذ و القرآن حق قدر میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ کی پاک  
 اور سچی کلام کو شناخت کرنے کے یہ ایک ضروری نشانی ہے کہ وہ اپنی جمیع صفات میں بے مثل ہو  
 کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو چیز خدا تعالیٰ سے صادر ہوئی ہے اگر مثلاً ایک ہو گا، اذہ سے وہ بھی بینظیر  
 اور انسانی طاقتیں اسکا مقابلہ نہیں کر سکتیں اور ہمیشہ ہونا غیر محدود ہونے کو مستلزم ہے یسوی ہر ایک  
 چیز اسی حالت میں بے نظیر نظر آتی ہے جبکہ اسکی عجائبات اور خواص کی کوئی حد اور کنارہ نظر نہ آوے  
 اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں یہی خاصیت خدا تعالیٰ کی ہر ایک مخلوق میں پائی جاتی ہے مثلاً اگر ایک  
 کے پتے کی عجائبات کی ہزار برس تک یہی تحقیقات کی جائیں تو وہ ہزار برس ختم ہو جائیگا مگر اس پتے کے  
 عجائبات ختم نہیں ہونگے اور اس میں تریہ ہے کہ جو چیز غیر محدود و قدرت سے وجود پذیر ہوئی ہے اس میں  
 غیر محدود و عجائبات اور خواص کا پیدا ہونا ایک لازمی اور ضروری امر ہے اور یہ آیت کہ قل لو كان  
 البحر مدادًا لكلمات ربّي لنفد البحر قبل ان تنفد كلمات ربّي ولو جئنا بمثله مدادًا  
 اپنے ایک معنی کی رو سے اسی امر کی تریہ ہے کیونکہ مخلوقات اپنے مجازی معنوں کی رو سے تمام  
 کلمات اللہ ہی ہیں اور اسی کی بنا پر یہ آیت ہو کہ كلمة القاها الى مرسم کیونکہ ما بن مریم میں  
 دوسری مخلوقات میں سے کوئی امر زیادہ نہیں اگر وہ کلمۃ اللہ ہے تو آدم بھی کلمۃ اللہ ہے اور  
 اسکی اولاد بھی کیونکہ ہر ایک چیز کن فیکون کے کلمہ سے پیدا ہوئی ہے اسبطح مخلوقات کی صفات  
 اور خواص بھی کلمات ہی ہیں یعنی مجازی معنوں کی رو سے کیونکہ وہ تمام کلمہ کن فیکون سے نکلے ہیں



سوانِ محنون کے رُوسے اس آیت کا یہی مطلب ہو کہ خواص مخلوقات بچہ اور بے نہایت ہیں اور جبکہ ہر ایک چیز اور ہر ایک مخلوق کے خواص بچہ اور بے نہایت ہیں اور ہر ایک چیز غیر محدود عجائبات پر مشتمل ہے تو یہ کہو نیکو قرآن کریم جو خدا تعالیٰ کا پاک کلام ہے صرف ان چند معافی میں محدود ہو گا کہ جو چالیس چالیس یا مثلاً نہر ارجز و کی کسی تفسیر میں لکھو ہوں یا جس قدر ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زمانہ محدود میں بیان کئے ہوں نہیں بلکہ ایسا کلمہ منہ پر لاتا میرے نزدیک قریب قریب کفر کے ہے۔ اگر عداۃ اصرار کیا جائے تو اندیشہ کفر ہے۔

یہ سچ ہے کہ جو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے معنی بیان فرمائے ہیں وہی صحیح اور حق ہیں مگر یہ ہرگز سچ نہیں کہ جو کچھ قرآن کریم کے معارف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ان سے زیادہ قرآن کریم میں کچھ ہی نہیں۔ یا قوال ہمارے مخالفوں کے صاف دلالت کر رہی ہیں کہ وہ قرآن کریم کے غیر محدودہ عظمتوں اور خوبیوں پر ایمان نہیں لاتے اور ان کا یہ کہنا کہ قرآن کریم ایسوں کے لئے اترا جو امی تھے اور یہی اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ وہ قرآن شناسی کی بصیرت سے بکلی بے بہرہ ہیں۔ وہ نہیں سمجھتے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم محض امتیوں کے لئے نہیں بھیجے گئے بلکہ ہر ایک رتبہ اور طبقہ کے انسان انہی امت میں داخل ہیں اَللّٰہُ فَرَمَاہُ قُلْ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ الْبَکْرِ جَمِیْعًا پس اس آیت سے ثابت ہے کہ قرآن کریم ہر ایک استعداد کی تجلی کے لئے نازل ہوا ہے اور درحقیقت آیت وَ لَکِنْ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ میں ہی اسی کی طرف اشارہ ہے۔ پس یہ خیال کہ گویا جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے بارہ میں بیان فرمایا اس سے بڑھ کر ممکن نہیں بدیہی البطلان ہے۔ ہم نہایت قطعی اور یقینی دلائل سے ثابت کر چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی کلام کے لئے ضروری ہے کہ انکو عجائبات غیر محدود اور نیز ہمیشہ ہوں۔ اور اگر یہ اعتراض ہو کہ اگر

قرآن کریم میں ایسے عجائبات اور خواص مخفیہ تھے تو پہلوں کا کیا گناہ تھا کہ ان کو ان اسرار سے محروم رکھا گیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ بجلی اسرار قرآنی سے محروم تو نہیں رہے بلکہ حق پر مملکت عارفانہ خدا تعالیٰ کے ارادہ میں اُنکے لئے بہتر تھے وہ ان کو عطا کئے گئے اور جس قدر اس زمانہ کی ضرورتوں کے موافق اس زمانہ میں اسرار ظاہر ہونے ضروری تھے وہ اس زمانہ میں ظاہر کئے گئے۔ مگر وہ باتیں جو مدار ایمان ہیں اور جن کے قبول کرنے اور جاننے سے ایک شخص مسلمان کہلا سکتا ہے وہ ہر زمانہ میں برابر طور پر شائع ہوتی رہیں۔ میں متعجب ہوں کہ ان ناقص الفہم مولویوں نے کہا ان سے اور کس سے سن لیا کہ خدا تعالیٰ پر یہ حق واجب ہے کہ جو کچھ آئندہ زمانہ میں بعض آلہ و فناء حضرت ماری عتیقہؑ ظاہر ہوں پہلے زمانہ میں ہی ان کا ظہور ثابت ہو بلکہ اس بات کے ماننے کے بغیر کسی مسیح الحواس کو کچھ بن نہیں پڑتا کہ بعض نفاذ الہی پہلے زمانہ میں ایسے ظاہر ہو گئے ہیں کہ پہلے زمانہ میں ان کا اثر اور وجود پایا نہیں جاتا۔ دیکھو جن قدر صد ہا نباتات جدیدہ خواص اب دریافت ہوئے ہیں یا جس قدر انسانوں کے آرام کے لئے طرح طرح کے صناعات اور سواریاں اور مشینوں کی باتیں اب نکلی ہیں پہلے اُن کا کہاں وجود تھا۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ ایسے حقائق وقائق قرآنی کا نمونہ کہاں ہے جو پہلے دریافت نہیں کئے گئے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس سالہ کے آخر میں جو سورہ فاتحہ کی تفسیر سے اسکے پڑھنے سے تمہیں معلوم ہو گا کہ اس قسم کے حقائق اور معارف مخفیہ قرآن کریم میں موجود ہیں جو ہر ایک زمانہ میں اُس زمانہ کی ضرورتوں کے موافق ہیں +

بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ یہ قصائد اور یہ تفسیر کسی غرض خود نمائی اور خود ستائی سے نہیں لکھی گئی بلکہ محض اس غرض سے کہ تمہاری بطلان اور اُنکے ہم خیال لوگوں کی نسبت منصفانہ گون پر یہ ظاہر ہو کہ وہ اپنے اس اصرار میں کہ یہ عاجز مفتری اور دجال اور ساتہ اس کے بالکل علم ادب کے بے بہرہ اور قرآن کریم کے حقائق و معارف سے بے نصیب اور ہو گئے اعلیٰ درجہ کے عالم فاضل ہیں

کس قدر کاذب اور دروغگو اور دین اور دیانت سے دور ہیں اگر میان بطلوی اپنے ان بیانات اور ہدایات میں جو اس نے اس عاجز کے نادان اور جاہل اور مفتری ہونیکے بارہ بین اپنے انشاء السناتیں شائع کئے ہیں دیانت دار اور راست گو ہے تو کچھ شک نہیں کہ اب بلا حجت و جیلہ ان قصائد اور تفسیر کے مقابلہ پر اپنی طرف سے اس بقدر اور تعداد اشعار کے لحاظ سے چار قصیدے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں اور نیز سورۃ فاتحہ کی تفسیر ہی شائع کر گیا تا سب یہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد۔ اور ایسا ہی وہ تمام مولوی جن کے سر میں تجتر کا کٹر ہے اور جو اس عاجز کو باوجود بار بار اظہار ایمان کے کافرا و مرتد خیال کرتے ہیں اور اپنے نہیں کچھ چیز سمجھتے ہیں اس مقابلہ کے لئے مدعو ہیں چاہے وہ دہلی میں رہتے ہوں جیسا کہ میاں شیخ اکمل اور یا لکھو کے میں جیسا کہ میاں محی الدین بن مولوی محمد صاحب اور یا لاہور میں یا کلمی شہر میں رہتے ہوں اور اب ان کی شرم اور حیا کا تقاضا یہی ہے کہ مقابلہ کریں اور ہزار روپیہ لیون اکٹھا اختیار ہے کہ بالمقابل جو ہر علمی کہلانیکے وقت ہماری غلطیاں نکالیں ہماری صرف و نحو کی آزمائش کریں اور ایسا ہی اپنی ہی آزمائش کرادیں لیکن یہ بات بحیاتی میں داخل ہے کہ بغیر اسکے جو ہماری مقابل پر اپنا ہی جوہر دکھلا دیں بیکطرفہ طور پر استناد بن بیٹھیں۔

اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ شیخ بطلوی نے جس قدر اس عاجز کی بعض عری عبارت سے غلطیاں نکالی ہیں اگر ان سے کچھ ثابت ہوتا ہے تو بس یہی کہ اب اس شیخ کی خیرگی اور حیاتی اس درجہ تک پہنچ گئی ہے کہ صبح کی نظر میں غلط اور فصیح اسکی نظر میں غیر فصیح و کہانی دیتا ہے۔ اور معلوم نہیں کہ فیہ شیخ کہاں تک اپنی پروردہ درسی کرنا چاہتا ہے اور کیا کیا دقتیں اسکے نصیب بعض اہل علم ادیب اسکی یہ باتیں سنکر اور اسکی اس قسم کی نکتہ چینیوں پر اطلاع پا کر اسپر و تے ہیں کہ شخص کیوں اس قدر چل مر کب کے دلدل میں پہنسا ہوا ہے۔ مینے پہلے ہی لکھ دیا ہے اور اب

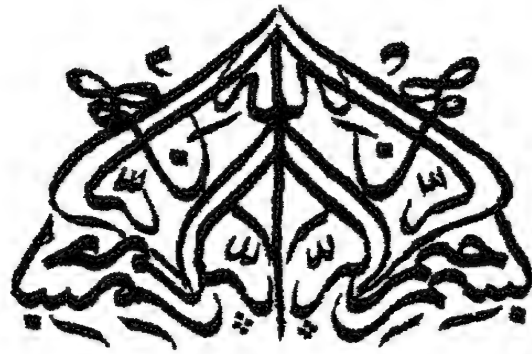
پہر ناظرین کے اطلاع کے لئے لکھتا ہوں کہ اگر میاں بٹالوی نے میرے ان قصائد پر بجا اور غیر  
 سورہ فاتحہ کا مقابلہ کر دکھلایا اور نصفون کی رائے میں وہ قصائد اور وہ تفسیر انکی صرفی نحوی اور  
 بلاغت کی غلطیوں سے متبرک انکی تو میں ہر ایک غلطی کی نسبت جو ان قصائد اور تفسیر میں  
 پائی جائے یا میری کسی پہلی عربی تالیف میں پائی گئی ہو یا پچودہ فی غلطی شیخ بٹالوی کی نذر  
 کر دینا اور میں ناظرین کو یقین دلانا ہوں کہ شیخ بٹالوی علم عربیت سے بکلی بے نصیب غلطیوں کا  
 نشانہ ان لوگوں کا کام ہوتا ہے جو کلام جدید اور قدیم عرب پر نظر محیط رکھتے ہوں اور محاورہ  
 عدم محاورہ پر انکو اطلاع ہو۔ اور ہزار ہا اشعار عرب کے ان کی نگاہ کے سامنے ہوں  
 اور تتبع اور استقراء کا ملکہ انکو حاصل ہو۔ مگر یہ بیچارہ شیخ جسے اردو نویسی میں ریش سفید  
 کی سے علم ادب اور بلاغت فصاحت کو کیا جانے کبھی کیسے دیکھا یا سنا کہ کوی دوچار  
 شعر عربی میں اس بزرگ نے نظم کر کے شائع کئے ہوں اور یہ تو ہرگز ہرگز اس قدر ہی امید  
 نہیں کہ ایک شعر بلیغ و فصیح ہی بنا سکتا ہو یا ایک سطر لوازم بلاغت و فصاحت کے ساتھ عربی  
 میں لکھ سکتا ہو ہاں اردو خوان ضرور ہے۔ ناظرین غور سے دیکھیں کہ اس بزرگ کی عربیت  
 کی حقیقت کہوں نے کیلئے اس عاجز نے پہلے اس سے اپنا اشتہار میں لکھا تھا کہ شیخ مذکور  
 میرے مقابل پر ایک تفسیر کسی سورۃ قرآن کریم کی بلیغ و فصیح عبارت میں لکھے اور نیز شعر کا  
 ایک قصیدہ ہی میرے مقابل پر بھیج کر تحریر کرے اگر شیخ مذکور کو عربیت میں کچھ ہی  
 دخل ہوتا تو وہ بڑی خوشی سے میرے مقابلہ میں آتا اور پہلو پہلو بیٹھ کر اپنی عربی دانی  
 کی لیاقت دکھلاتا۔ لیکن اسکے اشاعت شدہ نمبر ۸ جلد ۵ اکو صفحہ ۱۹۰ سے ۱۹۳ تک لغو  
 پڑنا چاہئے کہ کیونکر اس نے رکبیک شرط سے اپنا چما چوٹا یا ہے چنانچہ ان صفحات  
 میں لکھا ہے کہ اس مقابلہ سے پہلے کتاب دفع الوسوس کی عربی عبارت کی غلطیاں





شرائط اور جیلونکی اس جگہ ضرورت ہی کیا تھی نتیجہ طلب صرف اس قدر تھا کہ شیخ مذکور پر ان بیانات میں جہاں بجا شیعہ کر چکا ہے صادق ہے یا کاذب اور یہ عاجز بالمقابل عربی بلیغ اور تفسیر کچھ نہیں شیخ کو کم رہتا ہے یا زیادہ۔ کم رہنے کی حالت میں میں نے اقرار کر دیا تھا کہ میں اپنی کتاب میں جلد دو لگا اور توبہ کر دینا اور شیخ مذکور کی رعایت کیلئے اس مقابلہ کے بارے میں دن بھی چالیں مل مقرر کر دیتے تھے جنکے معنی شیخ نے خباثت کی راہ سے یہ کئے کہ گویا میرا چالیس دن کے مقرر کر نیے یہ منشاء ہے کہ شیخ مذکور چالیس دن تک مرجائیگا حالانکہ صاف لکھا تھا کہ چالیس دن تک یہ مقابلہ ہو نہ کہ یہ چالیس دن کے بعد شیخ اس جہان سے انتقال کر جائیگا۔ اب چونکہ شیخ جی نے اس طور پر مقابلہ کرنا نہ چاہا اور یہی وہ طور پر بات کو ٹال دیا اسلئے ہمیں اس مقابلہ کے لئے دوسرا پہلو بدلنا پڑا۔ اور ہم فرست ایمانیہ کے طور پر یہ پیشگوئی کر سکتے ہیں کہ شیخ صاحب اس طریق مقابلہ کو بھی ہرگز قبول نہیں کریں گے اور اپنی پرانی عادت کے موافق ٹالنے کے لئے کوشش کریں گے بات یہ ہے کہ شیخ صاحب علم ادب اور تفسیر سے سراسر عاری اور کسی نامعلوم وجہ سے مولوی کے نام سے مشہور ہو گئے ہیں مگر اب شیخ صاحب کے لئے طریق آسان نکل آیا ہے کیونکہ اس سال میں صرف شیخ صاحب ہی مخاطب نہیں بلکہ وہ تمام مکفر مولوی بھی مخاطب ہیں جو اس عاجز منتج اللہ اور رسول کو دائرہ اسلام سے خارج خیال کرتے ہیں۔ سولازم ہے کہ شیخ صاحب نیا زندگی کے ساتھ انکی خدمتیں جائیں اور آجکے آگے ماہرہ جوڑیں اور رو دین اور اسنے قدموں پر گر تریاں لگائیں نازک وقت میں انکی عربی دانی کی پردہ دری سے انکو بچالیں کچھ تعجب نہیں کہ کسی کو انپر رحم آجادی۔ مان اس قدر ضرور ہے کہ اگر حنفی مولوی کے پاس جائیں تو انکو کہہ دیں کہ اب میں حنفی ہوں اور اگر شیعہ کی خدمتیں جائیں تو کہہ دیں کہ اب میں شیعان اہلبیت میں ہوں چنانچہ یہی دتیرہ آجکل شیخ جی کا سنا ہی جاتا ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ اس عاجز کو شیخ جی اور ہر ایک مکفر بداندیش کی نسبت الہام ہو چکا





واعلموا يا معشر المسلمين ان هذا الشيخ قد كذبني واكفرني بغير علم وهتك واعتد  
في الاكفار وطقق يسيبني ويحسبني من الذين يدخلون جهنم خالدين فيها وليسوا  
منها بخارجين - فقلت ويحك ايها الشيخ الضال اقفوت ما ليس لك به علم  
والله يعلم اني من المؤمنين - وقد رقت في ربي وحببي واذا بني فاحسن ناديني  
ورحمتي واحسن مثلي واقي من المتعين ولم يزل نيتا بنو فيضانه ويتواتر علي  
احسانه حتى خرجت من البيضة البشرية - وادخلت في الروحانيين - ومن بعد  
انزلني ربي لاصلاح الضالين - لانصر الدين وارجم الشياطين واكذبت في شك  
من امرى فسوف يريك ربي آياتا فكن من الصابرين الذين يتقون الله ولا تكن  
من المستعجلين - فاني واستكبر واسراد ان يكون اول المكفرين وما اقتصر على  
التكفير بل سبني ولعنني وحسبني من الملعونين - والله يعلم قلبي وقلبي وهو  
خير المحاسبين - ثم دعوته للباهلة ليحكم الله بيننا وهو خير الحاكمين - علم  
يباهل وقرع على الفسار اصر - ولم يكن فراره بنية الصلاح بل لتوقلا فضا  
ملاقيه وان كان من المحاربين - وكان قد ادعى انه عالم ادب وانا من الجاهل  
فدعوته للنضال في كلام عربي مبين وقلت نقال ان ضلكت في النظم العربي نثرة



واقول ما تقول وفي كل واحد معك اجول وانما انشاء الله من الغالبيين - فاشاع  
 في شياطيننا انه قرن مجالي وقرين جدالي فلزقت به كالداء العضال  
 لبيارزني للنضال انكان من الصادقين - فخاف وابتلى - ونحت الحيل قوله  
 ولا يفلح الكاذب حيث اتى - فالهمني ربي طريقا اخر ليهلك من كان من  
 الهاكدين - وهو انني نظمت في هذه الايام قصائد وثقفتها في ثلاثة ايام او اقل  
 منها والله عليه شاهد وهو خير الشاهدين - وزيتها بالتكات المهدبة  
 والاستعارة المستعينة ملتزما جدا للقول وجزله وايدتي ربي وعلمي سبلها  
 وان كنت من الكاذبين - فالان وجب على الشيخ المذكور ان يناضلني في ذلك  
 وينظم قصيدة في ثلاث الامور بعدة ابيات هذه القصائد واساليبها  
 فان اتم شرط فلما الف من ذلك ما هم للرجوة انعاما مني عليه وكل من فاضلته  
 من العلماء المكفرين ومع ذلك واثم وثقا من الله لا كتب لهم فليدبرم كتابا في قلوبهم انهم العالمون  
 الاحياء وفي من الجاهلين الكاذبين المفسرين ولكن لا يجيبني ابقاء هذا الشرط واداء هذا الانعام  
 شهادة فربان الصاعقة وارباب البراعة وتصديقي من كان جسيما تنقيد الكلام من الاحياء  
 الصاهرين وان لم يفعلوا ولن يفعلوا فاعلموا انهم من الكاذبين الجاهلين المفسدين  
 وهذا اخر الحيل لسير قليب ذلك الشيخ المفضل فانه اهلك خلقا كثيرا بغوائله  
 فظلموا عميا وعورا وكانوا على علم متكئين - واسرجو بعد ذلك ان ينجيهم الله  
 من شره وهو خير المغيين - والان اكتب قصيدته واتوب في الا بالله الذي هو ربي  
 وقاصد معلني في كل حين -

# الفصيلة في تعزية الرسول صلى الله عليه وسلم

يا قلبى اذكر ارحم بدع منير زاهر الظلمون بظلمهم اطل نظير كماله نور من الله الذى جمعت مرابع الهاد اليوم يبع الكائنات يا قطر سارية وغا انا وجد ناله الملاق لا تنقى فوب الزمان كم من منازع سبت يا ايها الناس اتفقوا فان الله انى ما ضللت	عين الهدى ففى العدا فى كل وصف مجل قد كذبوه تمردا فستند من مله احب العلوم تجل فى وبله حيز اللذ يطغى هداة ويخل وقد عصمت من الردا فبعد كهف قد بدا ولا تخاف تهدا بينى واقوام العدا يوما يشيب فى هدا وما عدلت عن الهدى	بترأ كرميا محسنا احسانه يصبى القلوب والحق لا يسع الورى ما ازمانا مثله للناس المصطفى والمجتبى نسي الزمان رهاما والله يبدى نوره ربيت اشجار الاسر لا تنقى قوس الخطو ومندى اوقات اتقا حق انشيت مظفرا آلامه ما تنقضى لكننى منذ لم ازل	بجر العطايا والجد وحسنه يروى الصدا انكاره لما بدا مسهلا والمقتدا والمجتد من جود هذا المقتدا يوما وان طال اللذ بالفيوض وقردا ب ولا نبالى مرجدا الى المولى يدا وموقرا ومؤيدا واسيرة ما يقتد من اذ الهدى اختدا
--	---	--	---

لا ت فادر كني الهدي	كادت تعيقتني ضللا	قد عرفنا المقتدا	لله حمد ثم حمد
لنقطي نعيما محلا	هو ليلا القدر التي	اعطى لنا هذا جدا	يا صاح ان الله قد
حياء يا صيد الردا	هلا انتهي مجبة الا	تاسر كاسن الهدي	اقول فحق بات
ونسيت بما يعطي غدا	اخترت لذة هذه	ن اشد تفضا كالعدا	يا من غدا للمنى
وقفت اثار العدا	عاديت اهل ولاية	قد هككت تجلدا	يا خاطب الدنيا الدية
في زى احمد احدا	وترى بوقت بعدة	شقيا ملحا	اليوم تكفر في تحسني
ان كان فهما وصدا	السبر سهل هين	حق سرا باو اعتك	يا من قطي الماء من
قوجتني مسترشدا	ونظمت في سالك الرفا	ع وجدتني غير الهدي	والله لو كشف الغطا

## القصيدة الثانية

فدى لك روجي انت ترسي وازر	ايا محسنه اثني عليك واشكر
بنصر لك قد كسر الصليب المبطر	بفضلك انا قد غلبنا على العدا
يقوج اذا جاءوا فزهق التنصص	فتحت لنا فتحا مبينا تفضلا
واردى عدا انا فضلك لم تكثر	قتلت خنازير النصارى بصارم
وفي كل نادنيا فضلك اذكر	بوجهك ما انسى عطايك بعد
واناك مهما تحشر القلب محضر	تلبيك روجي دايما كل ساعة
فدى لك روجي انت دعي ومغفر	وتعصمني في كل حرب ترجا

ينور ضوء الشمس وجه خلايق  
 تحيط بكينه الكائنات وسرها  
 ونحن عبادك يا الهى وملجائى  
 نصرت لافحما النصر افرحتى  
 واخذتهم وكسرت اياك منضدا  
 فسيحان من بار النصر دينه  
 سقانى من الاسرار كساروية  
 غيور يبيد المجرمين بسخطه  
 وحيد فريد لا شريك لذاته  
 له الملك والملكوت والمجد كله  
 ودود يحب الطائعين ترحما  
 يحيط بكيد الكائدين بعلمه  
 ولم يتخذ ولدا ولا كفوا له  
 ومن قال ان له الها قاذل  
 وبشرى قبل المجد ال بلفظه  
 قفاضت موع العين منى تذلا  
 فجئت النصر ادى فى مقام جلوسهم  
 وظل النصر ادى ينصرون وكيام  
 رثيت مبارزهم كذئب بظلم

ولكن جنائى من سناك ينور  
 وتعلم ما هو مستبان ومضمرا  
 نخر ابا ملك خشية وتكبرا  
 وهدمت ما على الخمس يروى  
 والهمت وعودك فى صديقك  
 واخرى النصر ادى فخذ المتكثرا  
 وان كنت من قبل الهدى كاعتر  
 غفور ينجى التائبين ويعفو  
 قوي على مستعان مقدر  
 وكل له ما بان فينا ويظهر  
 عليك فيزج ذى شقا وحمير  
 فيهلك من هو قاسق ومزور  
 وحيد فريد ما دنا التكثر  
 سواه فقد نادى الردى ويدبر  
 فقال لك البشرى وانت المظفر  
 وقصدت عنبر سرى قطرى يطر  
 فتخيروا منهم خصيا وانظر  
 وكل تسليح صائلا لويقد  
 يصول على سبيل الهدى وينور



فخاصم ظلمي في ابن مريم واجترأ  
 وقال له ولد مسيح ابن مريم  
 وقال يا الله اسم ثلاثة  
 فقلت له انما ليس عيسى بخالق  
 اثبت في ملاك له من بريته  
 وان على معبودك الموت قد اتي  
 وليس لمستغنى الى الابن حاجة  
 اعيسى الذي لا يعلم الغيب ذرة  
 فاثنت على ابليس بالعلم والهدى  
 ويؤمن بالابن الوحيد تيقناً  
 فقلت له يا ايها الضال من هو  
 وما كان حامداً بصير قبلكم  
 فما تاب من هذيانه وضلاله  
 وكم من خرافات وكم من مفاصد  
 وقال لي ان الله خالق وخالق  
 فقلت له يا تارث العقل والنهي  
 اذا قل دين المرء من قياسه  
 وانى ارى في عيشة عشوان عقولكم  
 وانما اراكم في ظلمات داليم

على الله فيما كان يهذي ويحجب  
 فسبحان رب العرش عما تصلووا  
 ابك وابنه حقاً وسروح مطهر  
 وخالقنا الرب الوحيد الاكبر  
 من الارض او هو في السماء مدبر  
 والهنأحي ويبقى ويعمر  
 وحاشاه ما الاولا دشيئاً يوقر  
 اله وتعلم انه لا يقدر  
 وقال هو الشيخ الذي لا يتكر  
 ومذهبه مثل النصارى تنصر  
 اتشنى على غول يضل ويدخر  
 ولكنكم عمي فكيف التبصر  
 وكان كدجال يد احي ويمكر  
 تقول نجساً ذاك المتنصر  
 مسيحا عبداً ورب اكبر  
 اله وعبدك ذاك شيء منك  
 ومن يؤمن يرشده عقل مطهر  
 تقولون ما لا يفهم المتفكر  
 وما في يدكم من دليل يتوكل

وان هو الابدعة غير ثابت  
انعرف في العصف القديمة مثلاً  
اناجيل عيسى قد عفت آثارها  
نبتت سم هدايت وبراء ظهوركم  
انتم جلال الله في روح عاجز  
فقير ضعيف كالعباد وميت  
وان شاء ربكم سيد الفانظيرة  
وقد اصطفا في مثل عيسى ابن مريم  
انينا ميت وعيسى لم يميت  
توفي عيسى هكذا قال ربنا  
اتخذ العبد الضعيف مهيمنا  
الا انه عبد ضعيف كمثلهنا  
والله ياتي وقت تصديق كلمته  
فلا تسمع من زبانية وعقربا  
مقامي رفيع فوق فكر مفكر  
اذا قل علم المرء قل اعتقاده  
الارباب مجد قد يري مثل ذلة  
الم تعلمن آتي جري مبارز  
وبارزت احزاب النصاي كضيقم

واثباته مستنكر متعذر  
وقد جاء هدي بعد هدي منذ  
وحترقها قوم خبيث معير  
وهذا من الشيطان هداي اخر  
وهيحات لا والله بل هو احقر  
نعم من عباد الله عبد معز  
و ارسلني ربي مثيلاً فتنظروا  
فطوبى لمن ياتين صدقا ويصبر  
اجزتم حدود ايا بني الغول فاخذوا  
فلا تهلکوا متجلدين وفكروا  
اتعبد ميتاً ايها المتنصر  
فلا تتبع يا صاح قوماً تحسروا  
ويبدى لك الرحمن ما كنت تعلم  
يصول بوشب اوتدت وقابسا  
وقولي عميق لا يليه المصغر  
وما يمدح من حسنا ضرير مغدر  
اذا ما تعالى شأنه المتسكتر  
وان كنت في شك فبارز ففصر  
بايد وفي اليمنى حسام مشهور

وما زلت اريهم بزم مذرب  
وانا اذا قمنا الصيد او ابد  
وقتل خنازير البراري وخرشهم  
وفي محبتي جيش وازعم انه  
اذا ما تكلمنا وبارحنا صبي  
فاوجس مبهوتا وايقنت اني  
وادركته في حصتي فدعوته  
فرح علي بياطلات من الهوى  
وقال لعيسى حصتي في التاله  
وان ابن مريم مظهر لاب له  
فقلت له هذا اختلاق وقرية  
وان الهك مات والله سرمد  
وما لا يحرك كيف حلد كالود  
وليس تقاس صفاته بصقاتنا  
تعاليت شئون الله عن مبلغ النهي  
وان عقيدتكم خيال باطل  
وللخلق خللاق قد عون ذكره  
ومن ذاق من طعم المنايا بقولكم  
وقد نوس الفرقان خلقا بنورا

الا ان ابان الحق والحق انهم  
فلا الظبي متروك ولا العير ينظر  
اشاش لقلبي بل مرام الكبر  
يكافي جيش القدس وهو اكش  
ولاحت براهيني كنار قزهر  
نصرت وايد في قدير مظفر  
الى مشرب صاف وماء يطهر  
ووالله كان كذبي ضلال يزور  
وفي هذه سر على العقل عيس  
فحسبه ربا كما هو يظهر  
وما جاء في الانجيل ما انت تذكر  
قديم فلا يفني ولا يتغير  
ووجه المهيم من محال مطهر  
ولا يدركه بصر ولا من يبصر  
فكيف يصور كنه متفكر  
وما في يدكم من دليل يوفى  
وتدعون مخلوقا ولم تتفكروا  
فكيف كمي سرمد يتصور  
ولكنكم عي فكيف ابصر

الا انه قد جاء عند مقاسد  
 ترى صورة الرحمان في خدر سؤ  
 تراء النالحق المبين بقوله  
 قل الان هل في كتبكم مثل فؤ  
 وان كنت تزعم ان فيها دلائلا  
 وان قلت امنا بما لا نعقل  
 وسل اليهود وسل اكابر قومهم  
 ومهما يكن في كتبكم ذكر عجزه  
 جعارك خيط فانق اليه والردا  
 اقلبك قلب او صلاية حرة  
 اكلت خشارة كل قوم مبطل  
 اباريت يا مسكين ذا الرمح بالعصا  
 اترغب عن دين قويم منور  
 وان لم تد اورجشرة البخل والهوى  
 واني كما عند سلم وقلت  
 اذا ما نصبتا في موطن خيمته  
 ولو ابهتت وقلت اني ضيغم  
 الا ايها الصيد الرليك الاعور  
 اعيسى الذي قد مات رب خالق

اذا ما انتهى الليلاء فاصبح بحشر  
 فهل من بصير بالتدبر ينظر  
 واياته درر ومسك اذفر  
 وفكر ولا تعجل ونحن نذكر  
 فجهلك جهل بين ليس يستر  
 فهذه الهدى عند النهى مستنكر  
 اسلم فيهم ابنك المتخير  
 وان خلته يحفى على الناس يخي  
 آلسوت يا صيد الرحا تتجعر  
 اجملك جهل او دخان مغبر  
 فتاكل ما اكلوا ولا تتخفر  
 واني اجار دنا واني محسر  
 وتتبع دينا قد دفاه الكدر  
 فتهو خيفاً في الهلاك وتخطر  
 وفي الحرب نار جعظي مشعر  
 فلا ترجع عند الوغا ونجم  
 ففي اعيني ما انت الا جوذر  
 الام تخامى عنك سهمي وتافر  
 اهنا هدم الا نجيل او تستأثر



أَعْيَشِي إِلَهَ أَيُّهَا الْعَمَى مِنْ هَوَى  
ظَنَنْتُمْ فَا نْتُمْ تَعْبُدُونَ ظَنُونَكُمْ  
تَرَكْتُمْ طَرِيقَ الْحَقِّ شُحًّا وَخِيسَةً  
عَسَى أَنْ يَزِيلَ اللَّهُ شُحَّ نَفْسِكُمْ  
وَمَنْ كَانَ ذَا حِجْرٍ فِردَى حَقِيقَةً  
سَتَلْعَبُ بِأَحْجُورِ قَوْمٍ مُحَقَّرٍ  
قَدْ اسْتَحْمَرَ الشَّيْطَانُ نَفْسَكَ كُلَّهَا  
إِلَّا أَنْ رُبِّي قَدْ رَأَى مَا صَنَعْتَ  
أَتُطْفِئُ نُورًا قَدْ أَرِيدَ ظُهُورُهَا  
وَأَنِّي أَرَى قَدْ بَادَ كَيْدُكَ كُلَّهُ  
أَتَتْرَكَ أَعْنَابًا وَتَنَقَّفَ حَظَلًا  
تِيَاهِيرَ قَفْرِ فِي عِيُونِكَ مَرِيعٍ  
عَقِيدَتَكُمْ قَدْ صَارَ لِلنَّاسِ ضَعْفَةٌ  
رَأَى النَّاسُ بِالْحَقِيقِ مَا فِي بَيُوتِكُمْ  
وَلَا يَظْهَرُ أَنْ أُخَيِّلَكُمْ نَهْجَ الْهُدَى  
وَمَنْ تَبِعَهُ مَا وَجَدَ رِيحَ تَيْقِنٍ  
وَمَا فِيهِ إِلَّا مَا يَضِلُّ قُلُوبَكُمْ  
وَمِنْ أَيْنَ طِفْلٌ لِلذَّيْبِ هُوَ الْهَرُّ  
وَلَكِنَّا لَا نَعْرِفُ اللَّهَ هَكَذَا

وَأَيْنَ ثُبُوتٌ بِلِ حَدِيثِ يُوثَرُ  
كَشْفِ نَفْسٍ مَرَّ عَاشِقٍ لَا يَصْبِرُ  
وَسَيَعْلَمُنْ كُلُّ إِذَا مَا بَعَثُوا  
وَلَكِنَّهُ بَغْرٌ شَدِيدٌ مَلِكٌ مَرٌّ  
وَمَنْ كَانَ مَحْبُوبًا فِيهِدِي وَيَهْجُرُ  
وَمُحْضِرًا يَعِدُّ وَلَا يَتَحَسَّرُ  
فَأَنْتَ لِقَوْلِ التَّائِبِ عَبْدٌ مُسْتَغْفَرُ  
فَنَفْسُكَ سَوْفَ تَهْجُرُ وَتُخَوَّرُ  
لَكَ الْيَهْرُ فِي الدَّارَيْنِ وَالنُّورُ فِيهِمَا  
وَيَهْتِكُ رَبِّي كُلَّمَا هُوَ تَسْتَرُ  
وَهَذَا وَبِالْأَنْتَ فِيهِ مَتَبَرُ  
وَأَسْرُكُمْ سَقَطَ اللَّوْطُ وَحَبُوكُ  
وَيَضْحَكُ جَمُورٌ عَلَيْهِ وَيَتَكَبَّرُ  
وَأَجَامُ رَيْبِيٍّ مِنْ بَعِيدٍ يَظْهَرُ  
وَهَذَا بِجَهَنَّمَ وَقَوْلُ مَكُورُ  
وَلَكِنْ إِلَى الْإِحَادِ وَالشَّكِّ يَدْرُ  
وَيَهْدِي بَيْتَ نَجَاتِكُمْ وَيَدْرُ  
اللَّهُ زَوْجَ أَيُّهَا الْمُسْتَمْدَرُ  
وَحِيدٌ فَرِيدٌ قَادِرٌ مُتَكَبِّرُ

وَذَلِكَ لِلَّذِينَ الْقَوِيمِ كَرَامَةٌ  
 وَيَشْغَفُكَ اللَّهُ الْعَزِيزُ مَحَبَّةً  
 فَطَوَّبَ لِمَنْ صَافَا صِرَاطَ مُحَمَّدٍ  
 وَصَلَّنَا إِلَى الْمَوَالِي يَهْدِي نَبِيِّنَا  
 وَفِي كُلِّ أَقْوَامٍ ظِلَامٌ مُدْمِرٌ  
 وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَهْجَةٌ مَهْجَتِي  
 قَدْ دَعَى كُلَّ مَلْفُوظٍ بِقَوْلِ مُحَمَّدٍ  
 وَلَيْسَ طَرِيقُ الْهَدْيِ إِلَّا اتِّبَاعُهُ  
 وَمَنْ رَدَّ مِنْ قُلِّ الْحَيَاءِ كَلَامَهُ  
 وَمَنْ يَرْتَفِقْ غَيْرَ هَدْيِ رَسُولِنَا  
 وَمَا خَنَ إِلَّا حَزْبَ رَبِّ غَالِبٍ  
 وَوَاللَّهِ إِنَّ كِتَابَنَا بِحَرِّ الْهُدَايَةِ  
 وَيَبْقَى إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ دِيْنًا  
 وَنُوثِرُ فِي الدَّارَيْنِ سَانِ رَسُولِنَا  
 فَلَمَّا عَرَفْتَ الْحَقَّ دَعَى ذَكَرُ الْبَاطِلِ  
 إِلَّا أَيُّهَا الثَّرَاخُفُ قَهْرًا هَرٍ  
 فَلَا تَقْفُ مَا لَا تَعْرِفُ وَجْهَهُ  
 وَوَاللَّهِ مَا كَانَ ابْنُ مَرْيَمَ خَالِقًا  
 وَلَا تَجِبُ مِنْ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ آدَمَ

إِذَا مَا تَبِعْتَ هَذَا قَالَ اللَّهُ يُوشِ  
 وَيَأْخُذُ قَلْبَكَ حُبُّ حُبِّ رِيَاظٍ  
 وَمِثْلُ هَذَا النُّورِ مَا بَانَ نَيْزٌ  
 فَرَعَ مَا يَقُولُ الْكَافِرُ الْمُتَنَصِّرُ  
 وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ بِدَرْجٍ مَنْوَرٍ  
 وَمَنْ ذَكَرَ إِلَّا حِلِّيَّ كَانَتْ مَتَرٌ  
 وَقَدْ رَسَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ تَنْجِيًا وَتَغْفِيرًا  
 وَمَنْ قَالَ قَوْلًا غَيْرَ فَيَتَأَيَّرُ  
 فَقَدْ رَدَّ مَلْعُونًا وَسَوْفَ يَمْدَرُ  
 قَدْ لَكُمْ الشَّيْطَانُ يَعْتُو وَيُشْغَرُ  
 إِلَّا أَنْ حَزْبَ اللَّهِ يَبْلُو وَيَنْصَرُ  
 وَقَالَ اللَّهُ إِنَّ نَبِيَّنَا مُتَّبَقَرٌ  
 لَهُ مِلَّةٌ بَيْضَاءُ لَا تَغْيِيرُ  
 وَسُتَّتْ خَيْرُ الرِّسَالِ خَيْرَ وَاهِرٍ  
 وَلَوْلَا صِدَاقَتُ مِثْلِ بَكْرِ تَنْهَرُ  
 وَيَعْلَمُ رِيَّ مَا تَسْتَرُ وَتُخْشَرُ  
 وَتَأْيِيدُ عَلَى الْحَقِّ الَّذِي هُوَ أَظْهَرُ  
 فَلَا تَهْلِكُوا بَغْيًا وَتُوبُوا وَاحْذَرُوا  
 وَمِثْلُ هَذَا الْخَلْقِ فِي الدُّودِ تَنْظَرُ

بل الدود اعجب خلقاً من سيحكم  
 الارب دود قد تروى في مرتج  
 وليست لها ام بارض ولا اب  
 وانكنت لا تدع الجبال وتمكر  
 وان لنا المولى ولا مولى لكم  
 ووالله اني اكسر صليبكم  
 ووالله ياتي وقت فتحي ونصرتي  
 ووالله يثني في البلاد اماننا  
 وما في يدك بغير قول مولى  
 وكتبك ففرحشوها الكفر والردا  
 فتلك براهين على سخف دينكم  
 لقد زين الشيطان اقواله لكم  
 وقد ذكر الاخيار من قبل قومكم  
 وكيف يساوى دين عيسى لديننا  
 وقد جاء يوم الله فاليوم مرتبنا  
 وقلت له لا تحسم العبد خالفاً  
 وقلت له لا تستر الحق عادماً  
 وقلت له لما اسبى ان شاننا  
 وان كنت لم تسمع فزد في تجاسر

ويخلق ربي ما يشاء ويقدر  
 تكون في ليل وتنمو وتكثر  
 ففكر هذا لك الله هاداكين  
 فبادرنا انا الى الحرب نعلن  
 فتتظرا ناغلبين وننصر  
 ولو منقت ذرات جسمي واكسر  
 ووالله اني فائز ومُعز  
 امام الانام المصطفى المختار  
 تكد وتستقرى المحال وتفجر  
 محرفته في كل عام تغير  
 وقد قلت تحقيقاً ولوانت تبسر  
 يوسوسكم في كل حين ويمكر  
 ولا خريات الناس نحن نذكر  
 ولا يستوى دخن ونجم ازهر  
 يدقق اجزاء الصليب ويكسر  
 وكل امرء عن قوله يستفسر  
 سيبدى المهين كل ما كنت تيسر  
 بلاغ قبلغنا وانك منذر  
 لتعرف ان الله شام تدمر

فرد في جرات وزد في تقاعس  
 وليس عذاب الله عذاباً لما ترى  
 غير رفاخذ مشركاً بذنوبه  
 رفيع على كيف يدرك كنهها  
 اتصون بغياً من به الخلق آمنوا  
 وكيف يكون العبد كابن لربه  
 وقد مات عيسى ليس حيّاً واتّنا  
 واخبر في ربي بموت مسيحكم  
 وكم من دواب الارض يحيى مدة  
 وان جنود الانبياء وحن بهم  
 فان كان للرحمن ولد كقولكم  
 ابدل سنة ربنا بعد مدة  
 وقانون سامن الله في بعث رسله  
 وان لم تر اليوم الهدى فترى غداً  
 اتلج جهلاً رتبة العقل والبنه  
 اقترك ما جاء به الرسل من هدى  
 عليكم بسبل الله من قبل ساعة  
 عذاب اليم لا انتهاء لحرقة  
 ينبئك العلامة ما كنت تضمن

وزد في عمايات فقنني وتبتر  
 سيحرق في نار اللظى من يفجر  
 وليس له احد شفيعاً وما زل  
 اذا ما ترقى عتينا تتخير  
 اتسبون يوماً ما به الناس اندروا  
 فبها كان رب العرش عما تصوروا  
 نرد على من قال جحيم وخبير  
 وكان هو الاول والافى واحداً  
 على ظهركها فاعجب لهذا افكروا  
 الوفاء هل ترين كابدك آخر  
 فشجرة نسل الله تنمو وتلكش  
 ايمان في سامن القديم تغير  
 مبين فهل ابصرت اولاً تبصر  
 ظلاماً مهيباً فيه تهوى وتندب  
 لا قوال قوم قد اضلوا ودّ مروا  
 لا تتجن قوم اهدوا وتبقروا  
 تريكم لظى النار التي هي تسعرك  
 وان ينضج جلد فيخلق اخر  
 ويبدى لك النور الذي اليوم



ألا ايها الناس اتقوا الله ربكم  
 العيا تكلم نذر وايات ربكم  
 وكل نبأ مستقر ومظهر  
 ويحكم رب العرش بيني وبينكم  
 وقوم مضوا من قبل ضالين  
 اخذتم طريق الشر والفسق والزل  
 فارسلني ربي اليكم لتقصدوا  
 فان شئت ما عا الله فاقصدوا هله  
 واغلظ حجب ما تراك على الهدى  
 وفيك فساد لو علمت اجتنبت  
 ذببت عن الدين الحنيفي شكوككم  
 وقلتم لنا دين يعيد من النهي  
 وكل امرء بالعقل يفهم امره  
 وعقل الفتى نصف ونصف سواه  
 تصديت في نصر الضلال تعمد  
 وما انت الا عابدا المحرورا لهوا  
 لم ايت لك الرويا وانك ميت  
 وعدة وعد الله عشر وخمسة  
 وتحي وتخص عند ذي العرش مجزا

وان عذاب الله ادهى واكبر  
 نري بغيكم ودموعنا تتحد  
 ولكل ما ياتيكم وقت مقد  
 وها انا قبل عذاب بي اخبر  
 فانتم قبلتم كلما هم نوروا  
 وثرت خطاياكم فلم تستغفروا  
 ولتقبلوا ما قال ربي وتغفروا  
 فيعطاك من عين وعين تنور  
 تعال على قدم الضلال فتزهر  
 وذاكم الشيطان يغوي ويحصر  
 وازعجت اصل اصولكم ثم تنكر  
 وهذا فساد ظاهرا ليس بيسر  
 كما بالعيون يشاهدون ويصبر  
 وكصفق ايد منهما العلم يظهر  
 فبارز لحرب الله ان كنت تقدر  
 تشمر يداك للحطام وتهجر  
 وان كلام الله لا تتغيب  
 اذ اما انقضت فاعلم بانك محضر  
 وتسال عما كنت تهدر وتكفر

وما قلت من تلقاء نفسي تجاسرا  
 فبلغت تبليغا وآليت حلفة  
 فان اك صديقا فريعي زني  
 واعلم ان مهيمنة لا يضعني  
 فتوقد السفهاء من اهل الهو  
 ذو عافطنة يدرون بحشي ومحشه  
 وان يسلمن يسلم ولا فحيت  
 والله هذا من الهى ومن عيش  
 وتحت رداء الله روحى ومهجتي  
 ولست بربي كاذبا تارك الهدى  
 وهنا في ربي بنفسي محبة  
 وذلك من بركات روح رسولا  
 رؤف رحيم امر مانع معا  
 له درجات لا شريك بها  
 تحيرة الرحمن من بين خلقه  
 وكان جلال في عرائين وبله  
 رؤف رحيم كهف امم جميعها  
 الا ما هرفنا في ثناء رسولنا  
 وان امان الله في سبل هدي

بل الان نبأ في العليم المقدس  
 على صدق ما اظهرت فانظر وتنظر  
 وان الكذبا فسوف احقر  
 واعلم ان مويدى سوف ينصر  
 وكل امرئ عند الخصام ليسر  
 وما في السماء فسوف يبدر ويظهر  
 وهذان منا آياتان ونشكر  
 الى اشهر منذ كورة فسينظر  
 وما يعرفني احد ودي بيصر  
 ولست بربي كالذى هو بهذا  
 على ما تضوع مسك فتى وعنبر  
 نبى له نور منير وازهر  
 بشير نذير في الكروم بشير  
 له فيض خير لا تضاهيه اجرا  
 ذكاء مجلوت ويدر مسورا  
 خفي الفار من انفاقهن المطر  
 متفجج الورى سلا اذا ما اخجوا  
 له رتبة فيه المدائح تحصر  
 فطوبى لشخص يقتفى ما يور

سقى فيهم العرفان كل محتك  
 وقد راح والمخلوق في ظلماته  
 فأكلهم قولا وفعلا وميسما  
 رسول كريم ضئف الله شأنه  
 وكافح امر المسلمين بنفسه  
 بأمت احف من الاب بآبته  
 فمن جاء طوعا وصدقا فقد غنا  
 ولم يتقدم مثله في كماله  
 فدع ذكر موسى واترك ابن مريم  
 له رتبة في الانبياء رفيعة  
 وعسكرة في كل حرب مباركة  
 وجاء بقرآن مجيد مكمل  
 كتاب كريم حاز كل فضيلة  
 وفيه رأينا بينات من الهدى  
 كعين كحيل زينت صفحاته  
 طري طلاوته ولم تعف نقطة  
 فيها عجبا من حسنه وجماله  
 وان سروري في ادارة كاسه  
 ورياءه قد فاق الحدائق كلها

فنبشوا الصهباء سرفا والبشرى  
 وجهالاته مثل الاوابد ينصر  
 وايقظهم فاستيقظوا وتطهروا  
 وبدر منير لا يضاهيه نير  
 وعلمهم سنان الهدى فتجروا  
 شفيح كريم مشفق ومحذر  
 ومن اعرض عن احكامه فيدثر  
 واتحلاقه العليا ولا يتأخر  
 ودع العصا لما تراعا المفقرون  
 فطوبى لى لقوم طاعوه وخيرا  
 اذا ما التقى الجمع كان فانظر  
 منير فنور عالمها وبنور  
 ويسقى كوئس معارف ويوفر  
 وفيه وجدنا ما ليقة ويبيض  
 بناظر من عين خلد ينظر  
 لما صانه الله القدير الموقر  
 ارى انه در ومسك وعنبر  
 فهل في الندامى حاضر من يكر  
 نسيم الصبا من شأنه تنجير

اذ اما تلا من آية طالع الهدى  
 وفيه من الله اللطيف عجب  
 اعجب من هذا سفيه مشر  
 الى قوله يرون الحكيم تلهذا  
 كتاب جليل قد تعالى شأنه  
 هو السيف في ايدي رجال طين  
 كلام يفيل المرفقات بحدته  
 يدية قوم منك مغلولات  
 بيا هون من حين جهلا وغوة  
 قد لك روي يا جيبى وسيد  
 وما انت الا ناسب الله في الوعد  
 ويعجز عن تحميد حسنة من  
 يكفرني شيخ وتتلوه آية  
 يرى ظهرك عند النضال كغلب  
 غبي عتي اضرم الجهل غبطة  
 وكفى لي بالحقد من غيرة  
 وليسعي لا يذائ ويسعى بنزوة  
 عجبت له ما يتق الله ذرة  
 فطوبى ليرة البينات وقارة

يرى نوره يخرج كعين عطر  
 اشاهدها في كل وقت انظر  
 والهالة عن نور ظلام ملك  
 ويعرض عنه الجاهل المتكبر  
 يد في رؤس المنكرين ويكسر  
 فلن يعصم درع منه فوجا ومغض  
 يبشرنا في كل امر وينذر  
 وهدت هراواهم وسروا وكسروا  
 وسوف تراهم مدبرين فتبشر  
 قد لك روي انت وروى منظر  
 واعطاك ربك هذه ثم كوشرا  
 فكيف محمدك الذي هو كفى  
 وما ان اراه كعاقل يتدبر  
 وكالذي يعصى حين يهدى  
 كجاموح صخر جهل لا يغير  
 فقلت لك الويلات انك اكفر  
 على حريص كالعدو يقدر  
 اشقوة هذا المرء امر مقدر  
 جرف قول المصطفى ويغير



قصدت هذه ترجماً فليلا  
 وقال يمين الله مالا فناصر  
 ولما أريد علاجه من نصيحة  
 وجاهدت لله الكريم لهدى  
 عجبت لاختار الله كيف اضله  
 خيالاته كالنائمين ضعيفات  
 وانا نسهده وداذا وشفقة  
 له كتب السب والشتم خشوها  
 يغوص كل لوع عند خوض في جحيم  
 بعيد من التقوى فتسمع الله  
 لقد زين الشيطان اقواله له  
 واكفرني بخلاً وجهلاً ودناً  
 يقولون انا قادرون على الاذى  
 قيا علماء السوء ما العذل في علي  
 وما غيظكم الا لعيسى واسمه  
 وما تغفلون شئون ربى وفضله  
 انما ربى في يدكم محاطة  
 انحنى من النبي وبأ به  
 انترك قلنا كريم ما ودره

على الرجس والبلوى فكيف اظهر  
 فآليت ان الله معنا فنظف  
 يسب ويبدى كلما كان يضرنا  
 فما قل من اوهامه بل تكثر  
 يرخ التصوص كانه لا يبصر  
 نؤمن فيبغض كل من هو يسهر  
 فيهجون من جهل ولا يتحقر  
 شري فيستقرى الشرور ويغتر  
 جماً وما يسقيه ماء تفكر  
 كبا قوله الاضح بعيد يضر  
 يسوسه وقتاً ووقتاً يكون  
 وواقفه خلق فريس مدعثر  
 فقلنا اخسوا ان المصمين اقد  
 ايلعن مثلي مسلم ويكفر  
 ايدعى بهذا الاسم شخص محقق  
 ويعلم ربى كل نفس وينظر  
 ويفعل ربى ما يشاء ويظهر  
 خف الله يا صيد الرد كيف تحب  
 فما لك لا تدري صلاحاً وتفجر

اخترت جسماً بعد خمسين حجة  
 وتعلم اني حذر ان و متقى  
 تبصر خبيثه هل ترى من دلائل  
 اخن تركنا قبلة الله شقوة  
 انرغب عن دين النبى المصطفى  
 سيخرى المهيم كاذبا تار الهدى  
 وان انا الرحمان فاصبر حربه  
 هذا الهام من الله تعالى  
 وما كان ان تخفى الحقائق دائما  
 وليس خفاء مغلق فى ديننا  
 سيكشف سر صدورنا وصدركم  
 فمن كان يسع اليوم الدين فمفسدا  
 وانا على نور وانتم على الظلم  
 ومن كان محجوبا فيا فى موسوس  
 وما يصطفى الله العالم من ورا  
 فذرني وخللا في لست مصيلا  
 وآثرني سري واختر اخا لقي  
 اليست تقات الله شرطا لمون  
 وعدوت حتى قلت لست يايب  
 اتقى بما لم ينزل الله من هدي

وقد كنت تشهد ان احمد اطهر  
 وتعلم زارو بعد التتم  
 على ما تقول وفكرن كيف تكفر  
 اتنيد صحف الله كفر ونهجر  
 ودينا مخالف دينه نتخير  
 كلا اما ما الله والله ينظر  
 ومن كان من حزبي فيعلى وينصر  
 وما يكتسم الانسان فالدهر عظيم  
 وما جاء من هذي بين فنوثر  
 بيوم ميقود الى المليك ويحشر  
 فيقر في يوم لظاء تسعر  
 وما يستوى محي وقوم يصبر  
 فيكتبه في هوة ويد مسر  
 وما يحجب الفساق رب اطهر  
 حلي ولا حكم وقاض قتامر  
 فقد ضاع يا مسكين ما كنت تبذر  
 فما لك يوم الاخذ لا تتذكر  
 وان الهدى بعد القلى متوقعا  
 وتكفر من القى السلام وتجسد

ووالله بل قاله لو كنت مخلصاً  
 ولو قبل الكفاري سألت امانة  
 ولكن ظننت ظنوناً سوء يجعلني  
 هل العلم شيء غير تعليم ربنا  
 كتاب كريم احكمت آياته  
 يدع الشقة فلا يمش نكاته  
 ومتعته من فيضه لطف خالق  
 كريم فيوتي من يشاء علوماً  
 واني نظمت قصيدتي من فضله  
 تعال بميدان النضال شجاعة  
 تريدون ذلتنا ونحن هو انكم  
 انطلب مني آية الخزي والردى  
 وحمدتني من قبل ثم ذمتني  
 واني انا الخطار ان كنت طاعناً  
 وانا جهرنا بشردين محمدين  
 متعندن منك ترجأ تتباعد  
 وسيلك صعب لكن انت غثاء  
 وما ان ارفيك القنوق في التقه  
 ومن كذب الصديق هتك سره

اريتك اياتي لكن تزور  
 لعمر عهديت وصرت شيخاً يصير  
 كغول هوى والغول لا يتطهر  
 واني حديث بعده نتخير  
 وحياته يحيي القلوب يزهو  
 ويروي التقه هد فيفتو  
 فاني رضيع كتابه ومخفر  
 قد مر فكيف تلتن بن وتسكر  
 لتعلم فضل الله كيف يختر  
 ليظهر علمك في الجدل التيسر  
 فيكم ربي من يشاء وينصر  
 ويأتيك امر الله فجأ فستتر  
 فقد لاح انك ختيعول مزور  
 وما حي مثقفة وسيغى مذكر  
 وانت تسهب وفي السبب جهل  
 وزيد حل العقد رحا فتحر  
 وخيتك حمر لكن انت تدعثر  
 وان الفتى يخشع اذا ما يذعرك  
 ومن اكثر التكفيرين ما سيكفر

وان تضربن على الصلابة  
 فهل في اناس مكفرين مدبرين  
 والله اتي آيس من صلاحهم  
 وقلت لشيخ قد تقدم ذكره  
 تعال نياهل في مقام معين  
 حلفت يميناً من لعان مولد  
 فاذا اتى بعد لترصد يومنا  
 خرجنا وخلق كان يسع وراءنا  
 فجاء ولكن لم يياهل مخافاً  
 ولم يتما لك ان يياهل كالفتنة  
 وجاشت اليه النفس خوفاً وخشية  
 ووجدته مجراً ومحبس خيفة  
 فقلت له لما ابي ان يحسب  
 وان شئت سل من كان فينا ظمراً  
 وباهلته من غن نوطين مكفر  
 فقلت بصحبي للذعام هبللاً  
 فصعد صرخ الصاقرين الى السما  
 فاعجب خلقاً جيشهم بكاهم  
 وظل المباهل يقذفن مكفر

فلا الصغر بل ان النجا جنة تكسر  
 يد بري في قولي وفي الكتيب ينظر  
 وما ان اري شخصاً كيف يحذر  
 الام تكفرنا وهجو تصغر  
 ليهاك من هو كاذب ومنور  
 فاني بميدان اللعان ساخضر  
 فمقت ولم اكسل وما كنت افسر  
 لينظر كيف يياهلن ويكفر  
 واعرض حتى لام من هو يصبر  
 وظل يرينا ظهر جبين ويدبر  
 وقد خفت ان يعشني عليه وتحظر  
 كان حسامي يهجم ويبتر  
 لقد تم والله العليم سيما  
 وما قلت الا ما هو المنتظر  
 وقوا لدى شجرات ارض يشجر  
 وكان محي ري يرا في وينظر  
 لما اخذتهم رقّة وتاثر  
 فبكوا ببكاهم وقام المحشر  
 فيا عجبا من دينهم كيف كفر



قد رهم يسير كيف شاءوا وكبروا  
وقد شدوا العبد رب صبي

وما الكفر الا ما يسمي مرتبنا  
وانا توكلنا على الله ربنا



والجرح عوانا انك تحمك كل  
لرب يرعاه وقله ينصرنا



# الْقِسْمَةُ الْمَبْلُوكَةُ فِي نَعْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فوق لي ان اثنى عليك واجدا  
ونحنى غير يقا في الضلالتة مقيدا  
فما لك في عبد الله ترددا  
وتعلم من حاج النوى ومحرجا  
نغراما ماك خشية وتعبد  
وتعلم ان النحاس وعسجد  
واخذتهم وكسرت ايا منضدا  
با عين خالق لولاء وذن حيدا  
وتهد من قهر منيف مودا

يا كالحول يا قيوم يا منيع الهدى  
تتوب على عبد يتوب تنديا  
كبير المعاصي عند عفوك فها  
تحيط بكه الكائنات وسرها  
ونحن عبادك يا الهى وملجنا  
وما كان ان يخفى عليك مخاسنا  
وكم من دهي اهلكتم من شرورنا  
وكم من حقير في عيوز جعلتم  
وتعبر اطلالا بفضل ورحمة

ومما كان مثلك قدرة وترحمًا  
 فسبحان من خلق الخلاق كلها  
 غير يكيد المجرمين بسخطه  
 فلا تمان من بسخطه عند ربه  
 وإن شاء يبليها لشدة خلقه  
 وحيد فريد لا شريك لذاته  
 ومن جاءه طوقها وصدق فقد نجا  
 له الملك في الملكوت والمجد كله  
 ومن قال إن له الها قاذرًا  
 هذا العالمين وأنزل الكتب حجة  
 وأنت إلهي ما مني ومفازي  
 عليك توكلنا وأنت ملائكة  
 ولك آيات في عباد حمرهم  
 له في عبادة ربه غيلة مجل  
 ومن وجهه جل بعيد واقربا  
 له آيتا موسى وروح ابن مريم  
 وكان الحجاز وما سواه مكنت  
 وكان مكادحة وفسق شعاعهم  
 فلم يبق منهم كافر إلا الذي

ومثلك ربي ما أرى متفحرا  
 وجعل ككشمة واحد متبذرا  
 غفور ينجي التائبين من الردى  
 ولا يتيسر من رحمه أن تشدا  
 وإن شاء يعطيهم طريقا ومثلا  
 قوي عليك في الكمال توحد  
 وأدخل وردا بعد ما كان ملبدا  
 وكل له ملاح أرواح أو غدا  
 سواه فقد تبع الضلالة وأخذ  
 وأرسل رسلا بعد رسل وأكدا  
 ومالي سواك معاون يدفع العدا  
 وقد مستأضرو جنتك للندا  
 ولا سيما عبد تسميه أحدا  
 وفاق قلوب العالمين تعبد  
 وأصاب وأبلة تلاحا وجد جلد  
 وعرفان ابن هيم ديننا وصد  
 شفيع الوري أحيى وأدنى المبعدا  
 يباهون مرتجيين في سبيل الرد  
 بصري يشقون ته على ما تقو دا

شریعتہ الغلء مور معبد  
 واتی بصحف اللہ لاشک انہا  
 فمن جاءہ ذلالتعظیم شاکہ  
 فیاطالب العرقان خذیل شریع  
 یز کے قلوب الناس من کل ظلمت  
 ولما قبل نور التام للور  
 ترا اجمال الحق كالشمس فی الضحی  
 وقد اصطفیت بحجتي ذکر حمدہ  
 وفوضني ربی الی فیض نورہ  
 وهذا من اللہ الکریم المحسن  
 واللہ هذا کله من محمد  
 وفي محجتي نور وجیش لامدحا  
 کریم السجایا کمل العلم والنہ  
 تبصر خصیہ هل تری من مشکاکہ  
 بشیر نذیر آمر مانع معاک  
 هدی الہائین الی صراط مقوم  
 له طلعت یحلو الظلام شعاعها  
 له درجات لیس فیها مشاکہ  
 وما هو الا نائب اللہ فی الور

غیور فاحرق کل دیر و جسد  
 کتاب کریم یرفد المسترفدا  
 فیعطی له فی حضرت المقدس سودا  
 ودع کل متبوع لهذا المقتدا  
 ومن جاءہ صدقاً فنورہ الہدی  
 ولوح وجه المنکر ربی سوا  
 ولاح علینا وجهه الطلوسرمد  
 وكاف لنا هذا المتاع تزودا  
 فاصبت من فیضان احد احمد  
 وماکان من الطافہ مستبعدا  
 ولعلم ربی انه کازمشدا  
 سلالۃ انوار الکریم محمد  
 شفیع البرایا منبع الفضل الہی  
 بتلك الصفات الصالحات باكمل  
 حکیم بحکمتہ الخلیلة یقتدا  
 ونور افکار العقول وایدا  
 ذکاء منیر یرجہ کان یرجد  
 شفیع یرکینا وید فی المبعدا  
 وفاق جمیعاً رحمة وقودا

تختين الرحمن من بين خلقه  
وقد كان وجه الارض جها مشوا  
وارسله الباري بآيات فضله  
وملك تابط كل شر قوم  
بلوبة مكة ذات حقف عقتل  
وما كان فيها من زرع وودوة  
تكتف عقوق دار ذات ليلة  
فادر كتائب رب مهيم  
تذكرت يوم ما فيه اخراج سيد  
الى الآن انوار بركة يثرب  
فوجه المدينة صار منه منورا  
حقا في جناحي نور من ضياءه  
وارسلني سرِّي لتأييد دينه  
له صحبة كانوا عجائز حبه  
واروا نشا طاعند كل مصيبة  
واذا مرينا اهاب بغمه  
وكان وصال الحق في نياتهم  
وراوا حيات نفوسهم فموتهم  
وجاشت اليهم من كروني نفوسهم

واعطاه ما لم يعط احد من الندي  
فصار به نور منيرا واغيدا  
الى حن قبحهم كان لك ومفسدا  
وكل تلا بغيا اذا راح او غدا  
بلاد ترى فيها صفيحا مصدا  
تري كالظلم ثرا اذ عراريدا  
جماعت قوم كان لدا ومفسدا  
ونجا عون الله من صولة العدا  
ففاضت دموع العين بمندي  
نشاهد فيها كل يوم تجدا  
وبارك حر الرمل وطئا وقردا  
فاصبحت ا فم سليم وهدا  
فجئت لهذا القرن عبدا محبدا  
وجعلوا ثري قل ميه للعين اثمدا  
كعوجاء مرقل تواري تخدا  
فراعواله صوت المهيب توددا  
وخطر تههم فلا جله مدد اليلدا  
فجاءوا بميد ان القتال قبلدا  
وانذرهم قوم شقة نهدا



فظلوا يتادون الدنيا يا بصد قهم  
 وقاضيت لتطهير الاناس دماهم  
 واحيو الياليهم مخافة رهم  
 تناهوا عن الاهواء خوفا وخشية  
 تلقوا اعلو ما من كتاب مقدس  
 كنوق كرائم ذات تحصل تجلدا  
 التعرف قوم ما كان ميتا كملهم  
 فايقظهم هذا السب فاصبحوا  
 وجاؤا ونور من وراء عيسى قهم  
 ولو كشف باطنهم ترى في قلوبهم  
 تداركهم لطف الاله تفضلا  
 ففاقوا بفضل الله خلق زمانهم  
 وهذا من النور الذي هو اجمع  
 امرت من الله الذي كان مرشدا  
 وجئت لتنجيت الامم من الهوى  
 وتومرت قدامك لله قائما  
 جذبت الى الدين القويم بقوى  
 واسمك الباري بآيات فضله  
 يحب جناتي كل ارض وطئتها

وما كان منهم من لبي او ترددا  
 من الصدق حتى اثر الخلق مرصدا  
 واذا بهم يوم يشيب ثوب هذا  
 وباتوا المولود قياما وسجدا  
 حكيم فصافاهم كريم ذو الندي  
 وترجعوا كلاً الاسرة اخيرا  
 نؤمن ما كانت به يوم بلندا  
 منيرين محسودين في العلم والهدى  
 اليه ونور من امام مقودا  
 يقينا كطبقات السماء منضدا  
 وزكى بروح منه فضلا وايدا  
 بعلم وايمان ونور وبالهدى  
 فدى لك وحى يا محمد صلعم سرورا  
 فاحرق بدعات وقومك صدا  
 فواها لمن يحى خالص الخلق من ردى  
 ومثلك رجلا ما سمعنا تعبدنا  
 وما ضاعت الدنيا اذ الدين مشيدا  
 لك تنقذ الاسلام من فتن الهدا  
 فيا كليت لي كانت بلادك مولدا

والفر في قومي فحجتك لا هفا  
 عجبت لشين في البطالة مفسد  
 سلوة يميناهل اتاني ميا هلا  
 فخذ يا الهي مثل هذا المكذب  
 اضل كثير من صراط منوي  
 قد اختار من جهل بضائع خلا  
 وما كان لي بغض ربي شاهد  
 يسوع ادرى على ما يستبني  
 نعم لشهدك ان ابن مريم ميت  
 وهل من دلائل عندكم توثقها  
 اني تخالف سبل دير بنينا  
 سيكشف سر صدقنا وصدقكم  
 فمن كان يسعي اليوم في الارض مفسدا  
 ليس تقات الله فيكم كذرة  
 وقد كان ربي قد رلا مرحة  
 رايت تغيطكم فلم آل حجة  
 ولست بذي علم ولكن اعانتني  
 ووالله اني صادق غير مفتر  
 وما قلت الا ما امرت بوجيه

وكيف يكفر من يوالي محمد  
 اضل كثير ايا الشرور وبعدا  
 وقد وعد جز ما شتم نكت تعدا  
 كما خذ لك من عادك وليا وشدا  
 تباعد من حق صريح وابعدا  
 وكان رضى الباري اهم واوكدا  
 وفي الله عادينا اذ حال مرصدا  
 ايلعن من احب صلاحا وحيدا  
 اهنا مقال يحيل البين ملحا  
 فان كان فائق في بتلك قبلا  
 وقد ضل سعيامن قل في احدا  
 بيوم يسود وجه من كان مفسدا  
 فيعرق في يوم النشور من ودا  
 اتخشون لومة حاكم ومفتدا  
 فحصد باذن الله ثوبا مقددا  
 ووطئت ذوقا مغرا متوقدا  
 علير آتي مستهما ما فايدا  
 وايدني ربي وما ضاعني سدا  
 وما كان هجس بل سمعت مندا

ألكتمحقا كالمداحي الخا من  
 تعالى مقامى فاختفى من عيونهم  
 وفى الدين اسرار وسبل خفية  
 وهذا على الاسلام ادهى مصيب  
 اتكفر رجلا قد اثار صلاحه  
 اتكفر رجلا ايت الدين حجة  
 اخن نفر من الرسول ودينه  
 ووالله لو احب وجه محمد  
 ففى ذالك آيات لكل مكذب  
 وكم من مصائب للرسول اذوقها  
 ونعم يفوق ظلام ليل مظلم  
 وضرب الفاس صلات سيفه  
 فاسم تلك المحن من ذوق محبة  
 وموئيد المصطفى خير محبة

مخافة قوم لا يريدون مرصدا  
 وربى يرى هذا الجنان المجردا  
 يلاحظها من زادة الله فى الهدى  
 يكفر من جاء الانام محبدا  
 ومثلك جهلما رايت ضفندا  
 وداقا رؤس الصائلين وارحبا  
 ويبدو لكم آياتنا اليوم او عذا  
 لما كان لى حول كالمح احمد  
 حريص على سبوى كالعيد  
 وكم من تكاليف ستمت قد دأ  
 وهول كليل السلى نبيك تهجد  
 وخوف كاصوات الصراخ قد بدل  
 واسئل ربى ان يزيد تشددا  
 فان فزتها فسا حشر بالمقتد

سادخل من عتبة بركة تقبر  
 وما تعلم هذا السر يا تارك الدنيا



# الفصحة

وتكفر من هو مو من وتونب  
 فاين الحيا انت امرؤ وعقرب  
 الا انتى اسد وانك ثعلب  
 فكدنى بما زورت فالحق يغلب  
 ستعرف يوم العيد العيد اقرب  
 وهذا اعطاء الله والخلق يعجب  
 ولست بفقل الله ما انت تحسب  
 اهذا اظلاما ومن الله كوكب  
 فيفصح من هو كاذب ويكذب  
 ومن هو عند الله بش مقرب  
 وتستجلب الحق اليه وتحذب  
 وعليك وذرا الكذب انك تكذب  
 على كفرنا او تحزن وتتعب  
 فتحسسن من بنا هم ما عقبوا  
 وتترك ما امنت جينا وتهرب

الا ايها الواشى الام تكذب  
 واليت اتى مسلمك ثم تكفر  
 الا انتى تبروانت مذهب  
 الا انتى فى كل حرب غالب  
 وبشرى ربي وقال مبشرا  
 ونعمتى ربي فكيف ارداه  
 وسوف ترى انى صدوق مويد  
 ويبدى لك الرمان امرى فينجلي  
 يرى الله ما هو محتفى فى قلوبنا  
 ويعلم ربي من هو الشر منزلا  
 الام ترى زورا كصدق محقق  
 وقاسمتهم ان الفتاوى صيحة  
 وهل لك من علم ونصر محكم  
 كمثلك ام قد ابعدوا بذبهم  
 اتعدت فى حربى قنا عا دوننا

وما البعث الا ما علمت في وقته  
وما في يدك بغير قلبي منه  
وشاهدت انك لست اهل معار  
متي بدا خلافا فتبد ذميمة  
وعاديتني وطويت كشما على الاذ  
وكنت تقول ساغلبين محجة  
ولست بعاد مسرف بل ابي  
واني امام الله في كل ساعة  
فان كنت عاديت الخبيثين  
واكنت قد جاوزت حد قوع  
فسوف تزي في هذه ضرب ذلة  
ومن كان لا عن موين متعمدا  
اتام بالتقوى وتعمل ضيدة  
ولي لك في عشار قلبي لو عت  
الا ايها الشيخ اتق الله الذي  
اذا ما ترقد قهره يهلك الربي  
اتعوى كمثل الذئب والله اني  
وما ان اري في خيطك بد قوة  
الم تعرفن بوياتي كيف تحققت

وتلك وهاد للست يا تقرب  
تضل ايماء بالنسب وتغلب  
وتلهو وتهذي كالسكارى وتلعب  
وتترك ما هو مستطاب وطيب  
ورميت حقدا كلما كنت تحجب  
وما كنت تدري انك اليوم تغلب  
عرف على ايداء كرا محتجب  
وينظر بي كلما هو اكسب  
فتكرم عند مليكنا وتقرب  
وقفوت ما لم تعلمن فتعجب  
ويوم تكال الله اخري واعطى  
فعليه ذلة لعنة لا تنك  
وتنكث عهدا بعد عهد تهرب  
فكفر وكذب اني لست اغضب  
يهت عمارات الهوى ويخرب  
فما حيص من ابر حسام يعضب  
اراك كائنك ارنب او ثعلب  
ويصلح ربي ما تهت وتشغب  
واصدقارويا موين لا يكذب



و یا نیک من آقا دصد قی بکثرة  
 فان كنت کذا بافانت منعم  
 اتکفرني فی امر عیسیٰ تجاسرا  
 تو فی عیسیٰ هکذا قال ربنا  
 و کیف تکذب آية هی قوله  
 نهی خالق ان یخیمین ابن مریم  
 ولم یبق له فی موقه یجربیت  
 اقول ولا اخشے فانی مثیل  
 و الله انی جئت حین محشی  
 وقد جاء فی القرآن ذکر وفاته  
 ولو کان فی القرآن امر خلافه  
 ولكن کتاب الله یشهد انه  
 امن غیر منیع هدی نطلب الهدی  
 فنؤمن بالله الکریم و کتابه  
 و یعلم ربی کلماتی عیبته  
 وهذا هدی الله الذی هو ربنا  
 وان سراجی قوله و کتابه  
 وان کتاب الله بحر معارف  
 و کم من نکات مثل غید تمتعت

فلیرقبین اوقاتها المترقب  
 وان كنت صدیقاً فسوف تعدب  
 و کذبتنی خطأ و لست تصوب  
 صریحا فصدقنا و لست تریب  
 و تصدیق کلمته اهم و واجب  
 و تلك التي کفرت منها و مضرب  
 لما اللهم ملک صدوق موب  
 و لو عند هذا القول بالسيف صر  
 و هو فارس حقا و انی محق  
 و ما جاء فیہ هو الذی هو اصل  
 لا ثرت دینا ولا اتجنب  
 تناول من کاس الملتا یا فتجب  
 و کل من الفرقان یطهر هو  
 فاین بمقدارک یا مکفر تذهب  
 علیم فلا یخفی علیه مغیب  
 فان كنت ترغب عن هدی لا ترغب  
 فان اعصفتنا من این اطلب  
 و یخدن فیہ عیون ما نستعد  
 بها یجھتی من هدی ربی فجزوا

اذا ما نظرت الى ضياء لاله  
 ربيت بنور نوره فتبينت  
 يصدر عن الطغوى ويهدى الى التقى  
 يجر الى العليا وجاء من العلا  
 وسر لطيف في هذه وتلك  
 ومن يات به يقبل ومن يهد قلبه  
 يضيء القلوب يدفعن ظلامها  
 فقلت له لما شربت زلاله  
 وكمن من حمير قد كشفت غطاءهم  
 الاربع خصموا خاض فيه عدوا  
 وان يفطن عينك وهاب الهدى  
 وانى كعقل الناس نور كنوره  
 وداله حيرت تحت نهر الهدى  
 ومن يعين الانظار في الفاظه  
 من يطلب الخيرات فيه يستلذ  
 ومن يطلب سبيل الهدى في غيره  
 من بعض فرقانا كريما فانلا  
 وما العقل الا خط عشواء ما يصب  
 ومهما تكن من عين ماء بارد

فاذا الجمال على سنا البر تغلب  
 حلي حقائقه ففيها اقلب  
 خفي الى طرق السلامه تجلب  
 كما هو امر ظاهر ليس بحجب  
 كنجم بعبد نورها تتغيب  
 الى ما من الفرقان لا يتذبذب  
 ويشفي الصدور سواده ويهدب  
 فدى لك وحى انت عيني ومشرّب  
 ونجيتهم عما يعف وبتغيب  
 فالهاه عن خوض سناه النوب  
 فكايّن ترى من سره لك معجب  
 وان النعمه بديانه يتهدب  
 ومن اكثر الامعان فيه فيشرب  
 فالى سناه التام يصيب ويسحب  
 ويرى اليقين التام والشك يهرب  
 يكن سعيه لعماد عليه فيعطب  
 يطعم السعير في الجحيم تغيب  
 حبه وما يحطى في هدى ويلغيب  
 تله حثيثا عين صا در فيشرب

وقد جئت بالماء المعين عذبة  
 وسوف يرليك الله نور تطهري  
 خف الله عند الطعن في اوليائه  
 تعال وتب ما صنعت فانني  
 لست مدعثر من جفابل اني  
 وفي السلام والاسلام اني سابق  
 واذا انضار يتم فسيبقى قاطع  
 وان المزود لا يخفيه مكره  
 تذكري صيغته غزوي صالح  
 وكمن امور الحق قلبت جرأة  
 وان كنت ذي علم فارغماله  
 وانني على علم وزدت بصيرة  
 خف الله حزميا ابن مرع الحيتي  
 وما يمنعك من رجوع وتوبتي  
 وانكنت ذا عسر وضمير عيلا  
 والله ان شقاك هيج لي الكا  
 لا تعرفن قصص الذين قردوا  
 اندام بين الاقربين كبا طير  
 ومثلك جاني قد خلا ومكذب

فاين النهي لا تشرب وتثرب  
 ويريك من مناصدك وطيب  
 اولئك قوم من قلاهم فيشجب  
 اصانع من يتلق حبا واصحب  
 عروف على ايدائك ان تحب  
 واذا اتى اميت فسهى مثقب  
 واذا انطا عن قفر محي مذب  
 وان يخف في غار عميق فتغيب  
 وعليك سبل الرفق والرفق اغيب  
 فسوف ترى يوما لك ما تقلب  
 وما ينفعن بعد الغزاة تصيب  
 من الله في امرى وانت مكذب  
 فدع ما يلزمه عدو ومحجب  
 البيت جهلا حلفت ثرب  
 فان شاء ربي ترزقن فتخطب  
 لدى عين احياء موت تتغيب  
 فما لك تدري سم ذنب فتذب  
 وان غداة البين ادلك واقرب  
 فابا دهم رب قد بين معذب

سيسلب من الضعف والشيبة  
 فاكفر وكذب ايها الشيخ ذاك  
 والهيبي ربي واعطه معارف  
 اتفضل من قهر الحبيب واخذه  
 بخداك من جذبات نفسك <sup>مشكل</sup>  
 الى الله مرجعنا فيظهر خبايا  
 فقد كذبوا بالحق لما جاءهم  
 وقد كنبت قبل عباد ذوا التقى  
 فلما نسوا فحوا ما ذكرناه  
 تحامون بالحقد المدمر كلهم  
 وكيف اخاف عناد قوم مفند  
 فابغى رضا ربي وما خشى العدا  
 وكل نبياً مستقر معين  
 وان هدى الله العليم هو الهدى  
 ويدري اناسا كفرنا وكذبوا  
 قلاني الوري حنة الاقارب كلهم  
 وما انتقته حراً ابتلاك الهواجر  
 واني محضرتة اموت بفضل  
 الاكل مجد قد طرحت كجيفة

وما ان امر عند الغوامية تسلب  
 ولاني بفضل الله رجل مهذب  
 فبنورة الاجل الى الحق اندب  
 وتذعرنا من جور خلق وترعب  
 ينزل الغلام الخضر بكر هوذب  
 على الاشقياء وكل امرئ تب  
 فسوف يريهم ربنا ما كانوا  
 فصبروا على ما كانوا وترقبوا  
 اسف وجوه قلوبهم ما قبلوا  
 وامهم الشيخ السفيها المحجب  
 ويغتنا من ربي عليهم وليصحب  
 ولحرب اعداء الهدى اتاهب  
 وما تبسل نفس قبل وقت يكتب  
 ويعلم ما تدعن وما نحن تكسب  
 اذا اداركوا النضالهم وتخرّبوا  
 فمنهم كشعبان ومنهم عقرب  
 وفي الله ما نودى ونرمي ونجذب  
 فان لم ينلنا العز فالذل الحبيب  
 وفي كل اوقاتي الى الله اجلب

واليه اسعى من جتاني ومهجته  
واني اعيش بهذا كمسافر  
وما الى غير المهيم رغبة  
الا ايها الشيخ الذي يتجنب  
ولست براض ان الاعن لاعنا  
ربيت بسايتين الهدى من تذلل  
تسب وان اعذر شيئا تسبني  
تصول علي لهتك عرضي واعتل  
تري عزتي يومًا فيوما فتنشوي  
اري ان تشزي فيا وكالرح لا ع  
ولو لم يكن في القلب غير تعيظ  
ولا تخسب قلبي الى الضعف مائلًا  
كمثلك عاد ما ريت ولا عمنًا  
اردت وبالي لكن الله صانعي  
ولست على مسيطر ومحاسبا  
ترفق فان الرفق للناس رجوه  
ولا تشربن جهلا اجاج عداوة  
ومن كان لا تباد بن من ناصح  
ايالا عني ما كنت بدعا من الهوى

ولغيره من القلا والتجنب  
وفي كل آن من هو لي تقرب  
وعن كل ما هو غير ربي ارفع  
تري ان تتبعتي الهوى والتجنب  
فاختارهم العفو والقلب غضب  
واني بالامى عذيق مرحب  
ولكن اما ما الله تعصى وتذنب  
واعطاني الرحمن ما كنت اطلب  
وتهدى كائنك بالهراوى تضر  
ويلا عمنك شاكنا المترقب  
فلا القلب الاجرة تتلهب  
تعاشب البضى تحللة وتخيب  
اقولك قول اوسنان مذكرا  
تندم فقد فات الذي كنت تطلب  
وما يعطين الربا انت تسلب  
وما يترك سيف فبالرفق تجلب  
ووالله ان السلم حلوا عذب  
قله دواهي الدهر نعم الموح  
لكل من العلماء رأي وفذهب



عليّ لربي نعمة بعد نعمة  
وان رسول الله شمس منيرة  
جرت عادة الله الذي هو ربنا  
كذلك في الدنيا نرى قانونه  
خف الله يا من بارز الله منه  
ولا تطلب من ربحان دنيا مختصة  
يزيد الشقي شقاوة طول امنه  
اذا ما قصدت اشاعة الحق في الورى  
وانت ترى الاسلام قفلا كانه  
تصول العدل من جهلهم وعنادهم  
وهدي كسطة لولوء وزبرجد  
ومن كل طرف تمطر سهامهم  
نرى هذه من كل قوم بعيننا  
فقلت فعاد لي عدائي ومعشري  
ولم يبق الا حضرة الوتر ملجأ  
فان ملاذي مستعان يفتني  
غير فياخذ راس خصمه اذا اعتد  
واني بري من رياحين غيرة  
يجب التذلل والتواضع ربنا

فلا زلت في نعمائه اتقلب  
وبعد من سواي اللهب ذو كوكب  
يرى وجه نور بعد نور يذهب  
نجوم السما تبدوا اذا الشمس تعرب  
وان الفتى عند التجاسر يهرب  
وشوك الفيا في منه شهى وطيب  
ويرخي المهين حبله ثم يجذب  
صدحت وتبدى كل خبيث فتشابه  
مقابر اموات وارض سبب  
على صحف مولينا وكل يكذب  
به الطفل يلهو من عناد ويجذب  
فهذا علم الاسلام يوم عصب  
فتدفع عين الروح والقلب شجب  
فلمن جميع الناس لعن مركب  
ومن ياب خلاق الورى اين اذهب  
ولسقين من كاس الوصال فاشرب  
غفور فيعقر رلتي حين اذنب  
وعذاب شوك منه عذب وطيب  
فمن ينزلن عن فرس كبير يركب

وللصالحين يوسع الله رحمة  
 تعرفت حتى اتقنت معارف  
 رثينا من نور النبي لمصطف  
 له درجات في المحبة تامة  
 ذكاء منير قد اثار قلوبنا  
 وفي الليل بعد الشمس قد منور  
 والله الطاف على من احبته  
 وشيمته قد افرحت في فضائل  
 ورعى واتى الصعب لينا سائغا  
 وليس التقى في الدين الا اتباعه  
 ولو كان ماء مثل غسل بطمه  
 مدحك يا محبوب من صدق محبة  
 وانا الجعنا في عطائك راغبنا  
 والله محبك للنجاة لمومن  
 وآثر حبك بعد محبة  
 ونستغفر الدنيا وخضراءها معا  
 الا ايها الشيخ الذي اكفرتني  
 قتلك يعون الله متي قصيدة  
 وهذي ثلث قد نظمنا وهديت

ويفتح ابواب الجدي ويقرب  
 وان الفتى في شوله لا يكعب  
 ولو لاه ما تبنا ولا نتقرب  
 له لمعات زال منها الغيب  
 وله الى يوم النشور معقب  
 كما في الزمان نشاهدك ونجرب  
 قوايله في كل قرن يسكب  
 وقد فاق احلام الوري افقجب  
 وليس كراعي الغنم يرعى ويحلب  
 وكل بعيد من هذا لا يقرب  
 فوالله بحر المصطف منه اعذب  
 ولو لك ما كنا الى الشعر نرغب  
 ومن جاء بابك سائلا لا يثرب  
 دليل وعنوان فكيف نخيب  
 ونصيب جناحي من سناك وتجلب  
 فلا نخبت منها ولا نستخلب  
 واني بزعمك كافر ثم هديت  
 محبرة ونظيره منك اطلب  
 به بحر خفيف للاحباء انسب

فان كنت ذليلاً فأت نظيرها

وان تعجزن جهلاً فكلن عجز



الحمد لله الذي خضعت الاعناق لكبرياءه - وتحيرت الابصار من مجده  
وعلاؤه - المقدس عن الاثداد والاصداد والشركاء - المنزه عن  
الاشباب والاقربان والنظراء - هو الذي ارسل رسلاً لاصلاح الورى  
ونجا كل من قفا اثرهم واقتدى - واختار من اختار مهيعهم وتبعهم  
وما انشئ - فرضى عنه - وثنا - والصلوة والسلام على سيد الرسل و  
خاتم الانبياء محمد المصطفى الذي هو سيد قوم انكسرت ابدانهم  
البشرية وازيلت حركاتهم الطبيعية وجرت في بواطنهم الاجرام الروحانية  
ونفخ الله فيهم روحه واولا وصفاهم امام مصاليت الله الذين خيبتنا  
ذالمركايد حتى آخفق اخفاق المصادئ - وهو الذي كلف عن العيش  
والنزء ذيباً لكل غنم انبياء بني اسرائيل ولسا الحق وعصم وهدى  
فالسلا على هذا الجري البطل المظفر في الاولى والاخرى -

اما بعد فاعلم ارشدك الله تعالى ان هذا الكتاب بلغة لكل من اراد

ان يسلك في حداث فافتحة الكتاب يعلم حقايق ككاته وشاكنه سعارف  
على نهج الصواب وكلما اودعته من درر البيان فاني تقدرت به من سوا هب  
الله الرحمن وفهت من الملهم المنان - وليس فيه شيء من لغافات موائد  
المتقدمين ولا من خشاعة ملفوظات السابقين - وختار الماضين الا النادر  
الذي هو كالمعجم وما عدا ذلك فهو من ربي الذي اسيع علي من  
ياكرمة العطاء والهمني من نكاته ما لم تعط احد من العلماء ليشد ازرى ويضع  
عنه ودرسي ويؤيدني في ان سراء القادحين - ويتمم حتى على المنكرين  
المستكبرين فالحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان  
هدانا الله هو ربنا وملجأنا انا تبنا اليه وهو ارحم الراحمين

واعلم ايها الناظر في هذا الكتاب انا تركنا تفسير  
البسلة ولم نكتب فيه شيئا لان تفسير الفاتحة قد احاطت بتفسيرها واغنا  
عنها ببيان مبين - والان نشرع في المقصود وهو **تفسير** جلي الله لتفسير  
المعين \*

**الحمد لله** - هو الثناء باللسان على الجميل للمقتدر والنبيل  
على قصد التمجيل - والكامل التام من افرادة مختص بالرب الجليل وكل  
حمد من الكثير والقليل يرجع الى **مرتبنا** الذي هو هادي الضال ومعين  
الذليل وهو مجموع المحمودين \*

والشكر يفارق الحمد بخصوص صيغته بالصفات المتعدية عند  
اكثر العلماء والمدح يفارقه في جميل غير اختياري كما لا يخفى على البلغاء

## ولاد باع الماهرين

وان الله تعالى افصح كتابه بالحمد لا بالشكر ولا بالثناء لان الحمد  
يحيط عليهما بالاستيقاء وقد ناب منابهما مع الزيادة في الرفاء وفي  
الترثين والتحسين - ولان الكفار كانوا يجدون طول اغيبتهم  
بغير حق ويوثرون لفظ الحمد لمدحهم ويعتقدون انهم منبع المصالح  
والجوائز ومن الجوادين - وكذا الكان موتاهم يجدون عند  
تعدد النوادب بل في الميادين والمآدب كحمد الله الرازي المتواضعين  
فهذا رد عليهم وعلى كل من اشرك بالله وذكر المتوسمين - وفي ذلك  
يلوم الله تعالى عبدة الاوثان واليهود والنصارى وكل من كان من  
المشركين - فكانه يقول ايها المشركون لم تجدون شر كاءكم  
ونظرون كبراءكم اربابكم الذين ربوكم وابناءكم ام هم  
الراحمون الذين يرحمونكم ويردون بلاءكم ويدفعون ما ساءكم  
وضرأكم ويحفظون خير اجاءكم ويرحضون عنكم قشف الشدائد  
ويداؤون داءكم ام هم ملاك يوم الدين - بل الله يربو ويحم  
بتكميل الرفاء وعطاء اسباب الاهتداء واستجابة الدعاء والتجسية  
من الاعداء وسيعطى اجر العاملين الصالحين -

وفي لفظ الحمد اشارة اخرى وهي ان الله تبارك وتعالى يقول  
ايها العباد اعرفوني بصفاتي وتعرفوني بكمالاتي فاني لست كالتا قصيين  
بل يزيد جدي على اطراف الحامدين - ولن تجد عوامدا في السموات



ولا في الارضين الا وتجد هاتي وجهي وان اردت احصاء محامدي  
 قلن تحصيلها وان فكرت بشق نفسك فكلفت فيها كالمستغرقين فانظر  
 هل ترى من حمد لا يوجد في ذاتي وهل تجد من كمال بعد مني ومن  
 حضرتي فان زعمت كذا لك فما عرفتني وانت من قوم عيين بل انني  
 اعرف محامدي وكما لاقي ويرى وابلي بيبس بكاتي - فالذين حسبوني <sup>مستجمع</sup>  
 جميع صفات كاملة وكما لايت شاملة وما وجدوا من كمال وما رآوا من  
 جلال الى جولان خيال الا وتسبوها الي وعزوا الي كل عظمة ظهرت في  
 عقولهم وانظارهم وكل قدس ترعت امام افكارهم فهم قوم يمشون  
 على طرق معرفتي والحق معهم واولئك من الفائزين - فقوم واعاقل الله <sup>واستقر</sup>  
 محامدا عراسه وانظروا واعتوا فيها كالاكياس والمتفكرين - واستنفضوا  
 واستشفوا انظاركم الى كل جهة كمال وتحمسوا منه في قبض العالم  
 وجهه كما يتحسس الحريص امانيه بشجوه فاذا وجدتم كماله التام ورياه - فاذا  
 هو اياه - وهذا ستر لا يبدي والاعلى المستر شدين

قد اكبركم ومولكم الكامل المستجمع لجميع الصفات الكاملة  
 والمحامد التامة المشاملة ولا يعرفه الا من تدبر في الفائقه واستعان بقلب  
 حزين - وان الذين يخلصون مع الله نية العقد يعطونه صفقة العهد <sup>ويطهر</sup>  
 انفسهم من الضغن والحق قد فسر عليهم ابوابها فاذا هم من المبصرين -

ومع ذلك فيه اشارة الى انه من هلاك بخطاه في امر معرفت الله تعالى  
 او اتخذ اله غير الله فقد هلك من رفض رعايته كما لا تترك التائب في عجايباته

والغفلة عما يليق بذاته كما هو عادّة المبطلين - الا انظر الى النصارى انهم  
دعوا الى التوحيد فما اهلكهم الا هذه العلة وسوت لهم النفس المضلة و  
الشهوة المنزلة ان اتخذوا عبد الهوا وارتضوا عقار الضلالة والجهالة ونسوا  
كمال الله تعالى وما يجب لذاته وختوا الله البنات والسبنين - ولو انهم امنوا  
انظروا في صفات الله تعالى وما يليق له من الكمالات لما اخطأ توهمهم وما  
كانوا من الهالكين - فانشأ الله تعالى هم هذا ان القانون العاصم من الخطا  
في معرفت البارى عز اسمه امعان النظر في كماله وتنتج صفات تليق بذاته  
وتذكرهم اولى من جدوى واخرى من عدوى وتصور ما اثبت بافعاله من قوته وحى  
وقهره وطوله فاحفظه ولا تكن من اللافتين - واعلم ان الربوبية كلها لله والربوبية  
كلها لله والرحمية كلها لله والتكلم في يوم المجازات كله لله فايك وتابيك من  
مطأوعة مريبك ولكن من المسلمين الموحدين - واشاد في الآية الخاتمة تعالى  
ماتة من تجدد صفة وحول حالة ولحق وصمة وحوّر بعد كور بل قد ثبت الحمد  
له اولا واخرًا وظاهرًا وباطنًا الى ابد الابد - ومن قال خلاف ذلك فقد  
احرف وكان من الكافرين -

وقد علمت ان هذه الآية رد على النصارى وعبدية الاوثان  
فانهم لا يوفون الله حقه ولا يرجون له بركة بل يندفون عليه ستارة الظلام  
ويلقونه في سبيل الآلام ويبعدونه من الجمال التام ويشركون به كثير من  
المخلوقين - فهذا هو الظن الذي ارداهم والتقليد الذي ابادهم - واهلكهم بهما  
عزوا على اقول المفترين - وزعموا انهم من الصادقين وقالوا ان هذه في الآثار

المتقاة المدونة عن التفات وما توجهوا الى عشا آباءهم وجهل علمائهم تشييع  
وتغريبهم من رزقنا ليم النبیین - وتيهم في كل داهائهم - والعجب من  
فهمهم وحقلهم انهم يعلمون ان الله كامل تام لا يجوز فيه نقص وشذو و شوب  
وذوول وتغير وحول ثم يتحولون فيه كثيرون منها وينسبون اليه كل شقوة وخسر  
وعيب ونقصات ويكذبون ما كانوا صدقة اولاً ويهدون كالمه نين -

وفي لفظ الحمد لله تعليم للمسلمين انهم اذا سئلوا قيل لهم من الهكم فجب  
على المسلم ان يجيبه ان الهى الذى له الحمد كله وما من نوع كمال وقدرة الاوله  
ثابت فلا تكن من الناسين - ولولا حظ المشركين حظ الايمان واصابهم طل  
من العرقان لما طاح بهم ظن السوء بالذى هو قيوم العالمين - ولكنهم حسبه  
كن جل شأخ بعد الشبا بحتاج بعد صمد يته الى الاسباب وقتت عليه شدا بدقول  
وقول وقشف محول ووقع في الاتراب بل قرب من الباب وكان من المترين -

**رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ يَوْمَ الدِّينِ**  
اعلموا لان العالم ما يعلم ويخبر عنه وما يدل على الصانع الكامل الواحد المدب  
بالارادة ويليخص الطالب الى الايمان به وينصيه الى المؤمنين -

واما اخبار اسرار اسماء ذكرها الله تعالى في هذه الايات واودعها انواع  
النكات فاصغ الى الكشف لك فتاعها اكننت استحققت وجنتى كالمخلصين فاحلك  
هذه الصفات لفيض الله الكاملة النازلة على اهل الارض والسماء وكل صفة  
متبع لقسم فيض بترتيب رجع الله آثارها فى العالم ليرى توافق قوله بفعله ويكون  
اية للتفكرين - **والقسم الاول** من اقسام الصفات الفيضانية صفة

يسمى بها ربنا رب العالمين وهذه الصفة اوسع الصفات في الافاضة ولا بد  
من ان نسمى فيضانها فيضاننا اعلم لان صفة الربوبية قد احاطت بالحيوانات  
وغير الحيوانات بل احاطت السماوات والارضين وفيضانها اعم من كل فيض  
ما خاد انسانا ولا حيوانا ولا شجرة ولا حجرا ولا سماء ولا ارضا بل نزل ماءه على  
كل شيء فاحياه واحاط بالكنائس كلها ظواهرها وبواطنها فكل شيء صنيعته من الله الله  
اعطى كل شيء خلقه وبدع خالق الانسان من طين - واسم ذلك الفيض ربوبية  
وبه يبذل الله تعالى ينزل السعادت في كل سعيد وعليه يتوقف استنصار الخيرات  
وبروز مادة السعادات واثار الورع والحنامة والتقاة وكلما يوجد في الرشيد  
وكل شق وسعيد وطيب وخبيث يأخذ حظا كما شاء ربه في المرتبة الربوبية  
فهذا الفيض يجعل من يشاء انسانا ويجعل من يشاء حمارا ويجعل ما يشاء سخيا  
ويجعل ما يشاء ذهابا وما كان الله من المسؤولين - واعلم ان هذا الفيض  
جاء على الاتصال بوجه الكمال ولو فرض انقطاعا طرفة عين لفقدت  
السماوات والارض وما فيها من لكن احاط بجميعها ومريضها وبقاعها وحضيضها  
وشجرها وحجرها وكلها في العالمين - وقد علم الله هذا الفيض في كتابه وضعه لتقديمه  
في عالم اسبابه طبعاً فليس هذا التقديم محددا في توشية الكلام <sup>محصولا</sup>  
في رعايت الصفاء التام بل هي بلاغة حكمية لامرأة النظام من حيث انه تعالى  
جعل اقواله مرآة لروية افعاله الموجودة في طبقات الانام لتطئن به قلوب  
العارفين **والقسم الثاني** من الصفات الفيضانية صفة يسميها  
ربنا الرحمن ولا بد من ان نسمى فيضانه فيضاننا عاما ورحمانيه وله مرتبة بعد

مرتبة الفيضان الأهم وهو انحصار الفيضان الأول ولا ينتفع من الاذو و  
الروح من اشياء السماء والارضين - وان الله في وقت هذا الفيض لا ينظر الاستحقاق  
والعمل والشكر بل ينزل فضلًا منه على كل ذي روح انسانا كان او حيوانًا عجميًا كان  
او عاقلًا مؤمنًا كان او كافرًا وينجي كل روح من هلكة دانت منها بعد ما كادت  
تقوى فيها ويعطي كل شيء خلقًا ينفعه لان الله جواد بالذات وليس بظنين فكما  
نزل في السماء من الشمس والقمر والغيوم والمطر والهواء وما ترى في الارض من  
الانهار والاشجار والثمار والادوية النافعة والالبان السائغة والعسل المصفى  
فكلها من رحمة الله عز وجل لا من جعل العاملين - والى هذا الفيضان اشار  
الله تعالى في قوله ورحمته وسعت كل شيء وفي قوله تعالى الرحمن علم القرآن  
وفي قوله تعالى من يكلأكم بالليل والنهار من الرحمان وفي قوله تعالى  
ما يمسكهن الا الرحمن - تذكرة للنتقين - ولولا يكن هذا الفيضان لما كان  
لطيران يطير في الهواء - ولا لحوت ان يتنفس في الماء ولا بادل كل معيل ضفقه وكل  
ذي قشف شطفه وما بقي سبيل لا ما طبت كما لا يخفى على المستطلعين  
الان ترى كيف يحيي الله الارض بعد موتها ويكون الليل على النهار ويكون النهار  
على الليل وسفر الشمس والقمر كل يجري لاجل مسمى ان في ذلكايات رحمانية  
للمتدبرين - وجعل لكم الليل لتسكنوا فيه والنهار مبصرًا وجعل لكم الارض قرارًا  
والسما عتاءًا وصوركم فاحسن صوركم ورزقكم من الطيبات فذا لكم الرحمن ربكم  
مربى المساكين - والذين كفروا برحمتي فنجعلوا لله عليهم سلطانا مبينًا - وما  
قدروا الله حق قدره وكانوا من الغافلين - الا يرون الى الشمس التي تجري من الشرق



الى المغرب اكان خلقها وجريها من عملهم او من تفضل الرحمن الذي وسعت رحابته  
 الصالحين والظالمين - وكان الله ينزل الله ماءً في اوقاته فينشي به زرعاً  
 وانهاراً فيهما فواكه كثيرة افهذه النعماء من عمل عامل او رحمة تخالصة من الله  
 تعالى الذي نجانا من كل احتياص للمعيشة واعطانا سلباً لكل حاجة محتاج فيها  
 الى الارتقاء وارثيته - محتاج اليها للاستسقاء فبينما كان الله الذي انعم علينا  
 برحمته وما كان لنا عمل نستحق به بل خلق نعمائه قبل ان تخلق فانظر هل ترى  
 مثله في المنعجبين - فحاصل الكلام ان الرحمانية رحمة عامة لمنوع الانسان والحيوان  
 وكل ذي روح وكل نفس منفوسة من غير ارادة اجوع ومن غير لحاظ استحقاق  
 عبد بصلاحه وتوحيده في الدين -

**والقسم الثالث** من الصفات الفيضانية صفة يسميها ربنا الرحيم ولا يد  
 ان يسي فيضاً نهياً فيضنا خاصاً ورحمياً من الله الكريم للذين يعملون  
 الصالحات ويشمرون ولا يقصرون ويذكرون ولا يغفلون ويبصرون ولا يتعمنون  
 وليستعدون ليوم الرحيل - ويتيقنون سخط الرب للجيل - ويبيتون لربهم متجسداً  
 وقياً ما ويصبحون صائمين - ولا ينسون موتهم ورجوعهم الى مولاهم الحق بل  
 يعتبرون تبعي يسمع ويرتاعون لالف يفقد ويذكرون مناياهم من موت الاحياء  
 ويهولهم هيل التراب الى التراب فيلتاعون ويتنبهون ويديهم اختراص الاحبة  
 موت انفسهم فيتوبون الى الله وهم من الصالحين - فلعلك فهمت ان هذا <sup>لفيضاً</sup>  
 ينزل من السماء على شريطة العمل والتورع والسمت الصالحات والتقوى والايمان ولا وجه  
 له الا بعد وجود العقل والفهم وبعد وجوب كتاب الله تعالى وحدوده واحكامه وكذا

المحرمون من هذه النعمة لا يستحقون عتاباً ومواخذة من قبل هذه الشرائط فظهر ان  
 الرحيمية توأم لكتاب الله وتعليمه وتفهمه فلا يؤخذ احد قبله ولا يترك احداً  
 عطب القهر لا بعد ظهور هذه الرحيمية ولا يثبت فاسق عن فسقه الا بعد ما أخذ  
 هذا التزمينه وهو مد على المنتصرين - فانهم قائلون بلسع الذنب من آدم الى انقطاع  
 الدنيا ويقولون ان كل عبد مذنوب سواء عليه بلغه كتاب من الله تعالى واعطى له عقل  
 سليم او كان من المعذورين وزعموا ان الله تعالى لا يغفر احداً الا بعد ايمانه بالمسيح وزعموا  
 ان ابواب النجات مغلقة لغيره ولا سبيل الى المغفرة بمجرد الاعمال فان الله عادل والعدل  
 يقتضي ان يعذب من كان مذنباً وكان من المجرمين فلما حصص الياس من ان يظهر  
 الناس بأعمالهم ارسل الله ابنه الطاهر ليؤزر الناس على عنته ثم يصلب فينجي  
 الناس من اوزارهم فجماع الابن وقتل ونجا الضالين قد خلوا في حداثات الفجاءة فرحين -  
 هذه عقيدتهم ولكن من لقدها بعين للعقول ووضعها على معيار الحقيقات سلمها مسلكاً  
 للذبيات - وان تعجب ما تجد اعجب من قولهم هذا لا يعلمون ان العدل اسم وواجب الزم  
 فمن ترك المذنب واخذ المعصوم ففعل فعلاً مابق منه عدل ولا رحم وما يفعل مثله لك  
 الا الذي هو اصل من المجانين ثم اذا كانت الواخذاً مشروطاً بوعده الله تعالى ووعده  
 فكيف يجوز تعذيبه قبل اشاعة قانون الاحكام تشييداً وكيف يجوز اخذ الاولين والآخرين  
 عند صدور معصية ما سبقها وعيد عند ارتكابها وما كان احد يعلمها من المطلقين -  
 فالحق ان العدل لا يوجد اثره الا بعد نزول كتاب الله ووعدة ووعدة واحكامه وحدوده  
 وشرائطه واذن العدة المحيطة الى الله تعالى باطل لا اصل لها لان العدل لا يتصور  
 الا بعد تصور الحقوق وتسلیم وجوبها ولبس لا حد حق على رب العالمين - الا ترى ان الله

يخرج كل حيوان للإنسان وإباح وماء هالآدنى ضرورته - فلو كان وجوب العدل  
 حقاً على الله تعالى لما كان له سبيل لا جراء هذه الأحكام ولا فكان من الجائزين  
 ولكن الله يفعل ما يشاء في ملكوته يخر من يشاء ويذل من يشاء ويحيي من يشاء ويميت من  
 يشاء ويرفع من يشاء ويضع من يشاء - ووجود الحقوق يقتضيه خلاف ذلك  
 بل يجعل يداه مغلولة وانت ترى ان المشاهدة تكذبها وقد خلق الله مخلوقة عتقا  
 الملتب فبعض مخلوقه افر من حمير وبعضه جمال ونوق وكلاب في ابي غمور وجعل  
 لبعض مخلوقه سمعاً وبصراً وخلق بعضهم ما جعل بعضهم قلاى حيوان خزان يقوم  
 ويخاصم ربه انه لم خلقه كذا ولم يخلق كذا - نعم كنى الله على نفسه حق العباد  
 بعد انزال الكتب وتبليغ الوعد والوعيد وبشر بجزاء العاملين - فمن تبع كتابه ونبه  
 ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هي المأوى - ومن عصى ربه واحكامه وابى فسيكون  
 من المعذبين - فلما كان ملاك الامر الوعد والوعيد العدل العقيدة الذي كلف على الله  
 الوحيد - انهم من هذا المنيق الممر الذي بناه النصارى من اوهامهم فثبت  
 ان ايجاب العدل الحقيقي على الله تعالى خيال فاسد ومتاع كاسر - لا يقبل الا  
 كان من الجاهلين - ومن هنا نجد ان بناء عقيدة الكفارة على عدل الله بناء فاسد  
 على فاسد فتدبر فيه فانه يكفيك لكسر صليب النصارى اكننت من المناظرين  
 واسم هذه المصفة في كتاب الله تعالى رحيمية كما قال الله تعالى في كتابه العزيز  
 وكان بالمؤمنين رحيماً وقال والله غفور رحيم - فهذا الفيضان لا يتوجه الا  
 الى المستحق ولا يطلب الا ما ملا وهذا هو الفرق بين الرحمانية والرحيمية - والقرآن  
 ملو من نظائره ولكن كفاك هذا القدر انكنت من العاقلين +

**القسم الرابع من الفيضان** فيضان نسميه فيضاً نافعاً خصباً ومظهرًا تاماً  
 للملكية - وهو أكبر الفيوض وأعلوها وأرفعها وأتمها وأكملها ومنتهىها وثمرة  
 أشجار العالمين - ولا يظهر إلا بعد هدم عمارات هذا العالم الحقير الصغير  
 ودروس طلاله وآثاره وشجوب سخنه ونضوب ماء وجنته - وأقول بحجبه  
 كالمغربين - وهو عالم لطيف ذو سريرة وكثرت أنواره يحار فيها فهم  
 المتفكرين - وإن قلت لم قال الله تعالى في هذا المقام ملائكة الذين ما قال عادل يوم الدين - فاعلم  
 أن السر في ذلك أن العدل لا يتحقق إلا بعد تحقق الحقوق وليس لأحد من حق  
 على الله رب العالمين - ونجات الآخرة موهبة من الله تعالى للذين آمنوا به وساءلوا  
 الواسطة له وتقبل أحكامه وعبادته ومعرفة بسرته فمجببة كما أنهم كانوا  
 في نجاة حرركاتهم ومسائح غدد وانهم وردوا عنهم ممتطين على هوجاء شملت  
 وفوق شملت وإن لم يتموا إلا طاعة وما عبدوا حق العبادات وما عرفوا  
 حق المعرفة ولكن كانوا عليها حريصين - وكذلك الذين عصوا ربهم وإن  
 لم تبلغ شقوقهم مداها ولكن كانوا إليها مسارعين - وكانوا يعملون السيئات ويريدون  
 في جرائعهم وما كانوا من المنتهين - فكل يرى ما كان في نيته رحمة من الله  
 أو قهراً فمن نأوح مقبل بسيم الرحمة فيجد حظاً منها خالداً فيها ومن تقابل صراط القهر  
 فسيقم فصد ما نها وما هذا إلا الملكية لا العدل الذي يقضيه الحقوق فتدبر  
 ولا تكن من الغافلين

وأعلم أن في ترتيب هذه الصفات بلاغمة أخرى يزيد أن نذكرها لتكمل من  
 محل المتبصرين - وهوان الآيات التي رصع الله بعد هاكلها مقسومة على تلك الصفات



برعايت الحما ذات ووضع بعضها تحت بعض كطبقات السموات والأرضين - <sup>تفصيل</sup> والله تعالى ذكره أولاً ذاته وصفاته بترتيب يوجد في العالمين - ثم ذكر كل ما هو <sup>سبب</sup> بشيء  
 البشرية بترتيب يشاهد في قانون الله ومعدن الك جعل كل صفة بشرية تحت  
 صفة الهيّة وجعل كل صفة انسانية مشرباً وسقياً من صفات الهيّة التي تنبعث  
 منها وارى التقابل بينها بترتيب وضعي يوجد في الحيات فتبارك الله احسن المتربين  
 وتشرجه التامان الصفات مع اسم الذات خمسة آخراً قد تقدم ذكرها في صدر  
 السورة اعني الله - ورب العالمين - والرحمن - والرحيم - وما لك يوم الدين <sup>فجعل</sup>  
 لك خمسة من الصفات ما ذكر من بعد وقابل الخمسة بالخمسة وكل واحد من الصفات يشرب من  
 صفة تشابهه وتناوذه وتأخذ مما احتوت على معان تسر العارفين - مثلاً  
**اولها بحر اسم الله تعالى** وتغترف منه جملة اياك تعبد التي خذته وصارت  
 كالحاذين - وحقيقة التعبد تعظيم المعبود بالتذلل التام والاحتذاء بمثاله  
 والانصياع بصغره والخروج من النفس والانانية كالقائمين - وسر ان العبد  
 قد خلق كالمرضى والعليل والعطشان وشقاءه وتسكين غلته وارواء كبد في ماء  
 عبادت الله فلا يبرء ولا يرقى الا اذا اثنى اليه انصبا به ويفرط صبا به ويسبح اليه  
 كالمتسقين - ولا يظهر قريحته ولا يلبد عجاظته ولا يحل عجاظته الا ذكر الله  
 الا يذكر الله تطمئن قلوب الذين يعبدون الله وياتقونه مسلمين - ففي اياك تعبد  
 اقرار لمعبودية الله الذي هو مستجمع بجميع صفات الكمالية ولذلك وقعت هذه  
 الجملة تحت جملة الحمد لله فانظر انكنت من الناظرين -  
**وثانيها بحر رب العالمين** وتغترف منها جملة اياك المستعينين - فكل العبد



إذا سمع أن الله يرزق العالمين كلها وما من عالم إلا هو مربيه ورأى نفسه إنما بالسوء فتضرع واضطر القأ إلى يابه وتعلق بأهدابه ودخل فماد به برعايت أدابه ليدركه بالرؤوبية ويحسن إليه وهو خير المحسنين - فإن الرؤوبية صفت تعطى كل شئ خلقه المطلوب لوجوده ولا يغادره كالناقضين -

وقال **الشيخ** **اسم الرحمن** وتغترف منه جملة هذا الصراط المستقيم <sup>ن</sup> ليكون العبد من المهتدين المرحومين - فإن الحانية تعطي كلها محتاج إليه الوجود الذي ربي من صفة الرؤوبية فهذه الصفت تجعل الأسباب موافقة للمرحوم واثار الرؤوبية تسوية الوجود وتخليقه كما يليق وينبغي واثار هذه الصفة انما تكسب ذلك الوجود لباساً يوارى سوائته وتذهب له زينته وتكحل عينته وتغسل وجهه وتعطي له في سائر الكروب وتزويه طرق الفارسيين - ومن تبتها بعد الرؤوبية وهي تعطى كل شئ عموماً بوجوه وتجعله من الموفقين -

ورابعها **اسم الرحيم** وتغترف منه جملة صراط الذين انعم عليهم ليكون العبد من المنعمين المخصوصين - فإن الرحيمية صفت مدنية إلى الانعامات الخاصة التي لا شريك فيها للمطيعين - وإن كان الانعام العام محيطاً بكل شئ من الناس إلى الأفاضل والفقيرين - وخامسها **اسم مالك يوم الدين** - وتغترف منه جملة غير المغضوب عليهم والضلالتين فإن غضب الله وتركه في الضلالة لا تظهر حقيقة على الناس على وجه الكمال إلا في يوم الحازات الذي يجاليم الله فيه بغضبه وانعامه ويبحرهم بتدليله والراية ويجلي عن نفسه إلى حد ما جعله مثله وترأى السابقون كفر من مجلي وتزنت

الجلالة بعيتهم المبين - وفيه يعلم الذين كفروا انهم كانوا مورد غضب الله وكافوا  
 قومًا عيّن - من كان في هذه اعمى فهو في الآخرة اعمى ولكن عمي هذه الدنيا  
 مخفى وقيتين في يوم الدين - فالذين ابوا وما تبعوا هدي رسولنا ونكرتنا بنا وكانوا  
 لطوا خبيثتهم متبعين - فسوف يرون غضب الله وتغيظ النار وزيورها  
 ويرون ظلمتهم وضلالهم بالاعين ويحذرون انفسهم كالظالم الاعور ويدخلون جهنم  
 خالدين فيها وما كان لهم احد من الشافعين - وفي الايت اشارة الى انهم  
 ما لك يوم الدين ذوالجهتين بضل من يشاء ويهدي من يشاء فاستغلو ان  
 يجعلكم من المهتدين -

هذا ما ارجو ان بيان بعض نكات هذه الآية ولطائفها الادبية  
 التي هي للناظرين كالايات وبلاغتها الرائعة المتكررة المحبرة المحتوية على محاسن  
 الكدايات مع درر حكمية ومعارف نادرة من دقائق الالهيات فلا تحذر نظيرها  
 في الاولين والآخرين - فلا شك ان ملح ادبها بارعة وقدحها على اعلام العلوم قاد  
 وهي يصيب قلوب العارفين - وقد علمت ترتيب خمسة اجهر التي تجري بعضها  
 تلويح فتنسله ولكن من الشاكرين - واما ترتيب المغترقات فتعرفه بترتيب اجهرها  
 ان كنت من المغترقين

**إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ** قدم الله عز وجل قوله إِيَّاكَ  
 نعبد على قوله إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ إشارة الى تفضله الرحمانية من قبل الاستعانة  
 فكان العبد يشكر ربه ويقول يا رب اني اشكر الله على نعمائك التي اعطيتني من قبل  
 دعائي ومثلته وعمل وجهدي واستعانتني بالربوبية والرحمانية التي سبقت

سؤل السائلين شمس اطلب منك قوة وصلاحة وفلاحا ومقاصدا  
 التي لا تعطى الا بعد الطلب والاستعانة بالدعاء وانت خير المعطين - وفي هذه  
 الايات حش على شكر ما أعطى والدعاء بالصبر فيما تمنى وفرط الهج الى ما هو اتم  
 واعلى لتكون من الشاكرين الصابرين - وفيها حش على نفى الحول والقوة والاستعانة  
 بين يدي سبحانه مترقبا منتظرا مديما للسؤال والدعاء والتضرع والثناء و  
 الاقتدار مع الخوف والرجاء كالطفل الرضيع في يد المظفر الموت عز الخلق  
 وعن كل ما هو في الارضين - وفيها حش على اقرار واعتراف باننا الضعفاء لا نعبد  
 الا بك ولا نعتمد عليك الا بعونك - بك نعمل وبك نتحرك وبك نسعى  
 كالنواكل متحرقين وكالعشاق متلذذين - وفيها حش على الخروج من الاختيال  
 والزهو والاعتصام بقوة الله تعالى وحوله عند اعتياص الامور وهجوم المشكلا  
 والدخول في التكرس - كانه تعالى شانه يقول يا عباد احسبوا انفسكم كالميتين  
 وبالله اعتضدوا كل حين - فلا يزدده الشاب منكم بقوة ولا ينقصه الشيخ بهرأته  
 ولا يفرج الكيس بدهانته ولا يثق الفقيه بصحة علمه وجودة فهمه وذكراته  
 ولا يتكلم الملهم على الهامه وكشفه وخلوص عانه فان الله يفعل ما يشاء ويحكم  
 من يشاء ويدخل من يشاء في المخصوصين - وفي جملة اياتك نستعين اشارة  
 الى عظمت شر النفس الامارة التي تسع كالعسيرة فكأنها افعى شرها قد طم فجعل  
 كل سليم كعظم اذارم وتراها تنفت السم او هي ضغامة ما نكل ان هم ولا حول  
 ولا قوة ولا كسب ولا لم الا بالله الذي هو يرجم الشياطين -  
 وفي تقديم لعباد على نستعين نكت اخري فنكتب للذين هم مشغوقون

بآيات المثاني لابرنات المثاني ويسعون اليها شائقين - وهي ان الله عز وجل  
 يعلم عباده دهاء فيه سعادتهم فيقول يا عباد سلوني بالاكسار والعبودية  
 وقولوا ربنا اياك نعبد ولكن بالمعانات والتكلف والتشيم وتفرقة الخاطر  
 وتوبيحات الخناس وبالروية الناصية والادها والناصية والتفككات المظلة  
 كما مكد من سبل او كحاطب ليل وان نتبع الاظنا وما نحن بمستيقنين -  
 واياك نستعين يعني نستعينك للذوق والشوق والحضور والايهان الموقور  
 والتلبية الروحانية والسرور والنور وتوشيم القلب بحلي المعارف وحلل الحبور  
 لتكون بفضلك منسباً قين في عرصات اليقين الى منتهى المارب واصدين -  
 وفي بحار الحقائق متوردين - وفي قوله تعالى اياك نعبد تنبيه آخر وهو انه يرغب  
 فيه عباده الى ان يبذلوا في مطاوعته جهد المستطيع ويقوموا بملئتين في كل حين  
 تلبسته المطيع فكان العباد يقولون ربنا انا لانالو في المجاهدات وفي امثالك  
 وابتناء المصنات ولكن نستعينك ونستكفي بك الافتنان بالعجب والرياء ونستو<sup>هب</sup>  
 منك توفيقاً قايماً الى الرشيد والرضا وانا ثابتون على طاعتك وعبادتك  
 فالتبنا في المطاوعين - وهذا الشارة اخرى وهي ان العبد يقول يا رب انا حص<sup>ل</sup>  
 بمعبوديتك وانثرناك على كل اسوالك فلا نعبد شيئاً الا وجهك وانا من  
 الموحدين - واختار عز وجل لفظ المتكلم مع الغير اشارة الى ان الدعاء لجميع  
 الاخوان لا لنفس الداعي وحده فيعني مسالمة المسلمين واتحادهم وودادهم  
 وعلى ان يعنوا الداعي نفسه لنصح اخيه كما يعنوا لنصح ذاته ويهتمون بخلق حاجاته  
 كما يهتمون بخلق نفسه ولا يفرق بينه وبين اخيه ويكون له بكل القلب المناصبين



تكانه تعالى يوحى ويقول يا عبادي تهادوا بالدعاء تهادى الاخوان والمحبين -  
وتناشوا دعواكم وتبناشوا بينكم وكونوا في المحبة كالاخوان والآباء والبنين

## إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

هذا الدعاء رد على قول الذين يقولون ان القلم قد جف بما هو كائن خلافاً لثبوت  
في الدعاء فالحمد لله تبارك وتعالى يبشر عباده بقبول الدعاء فكانه يقول يا عبادي اادعوني  
استجب لكم وان في الدعاء تأثيرات وتبدلات والدعاء المقبول يدخل الداعي في  
النعيم وفي الآية إشارة الى علامات تعرف بها قبولية الدعاء على طريق الاصطفاة واما  
الى اثبات المقبلين لان الانسان اذا احب الرحمن وقوى لايماناً بالله استقر حاله على حسن  
اعتقاد في امر استجابة دعواته ولكن الاعتقاد ليس كعين اليقين وليس الخبر كالمثبت  
ولا يستوى حال اولى الابصار والعين -

بل من يدرب باستجابة الدعوات حق التدرب فكان معه اثر من  
المشاهدات فلا يبقى له شك ولا ريب في قبولية الادعية والذين يشكون فيها  
فسبب حرماتهم من ذلك الحظ ثم قلت التقاتم الى ربهم وابتلاءهم بسلسلة  
اسباب توجد في واقعات الفطرة وظهورات القدرت فما ترققت اعينهم فوق الاسباب  
المادية الموجودة امام الاعين فاستبعدوا ما لم يخطبها السمع وما كانوا محدثين  
وفي هذه السورة نكات شتى نريد ان نكتب بعضها ومنها ان الفا تحسب ايات  
اولها الحمد لله رب العالمين واخرها غير المغضوب عليهم ولا الضالين وفي الآية الاولى



بيانات بعد المتأنق وفي آخره استدراك الى فوج أقوم ابتداء عليه عطايا الله من البر والبر والبر في  
 تعيّن مسيح ابنا شاذة او اذ هو الذي سبعة كما ان ابنا سبعة وما تدرى حقيقة السبعة على  
 التحقيق هي آلاءه كما في اوفيه ذلك وكما نعلم انه من بني السبعة اولا واحدا قد اراد الله تصرفات  
 جديدة بعد انقضائها بتمامها فيكون له اول عند اختتامها ويخلق الآخرين وفي الآية السادسة يبيّن  
 الذين انعمت عليهم نكتة وهي ان آدم قد خلق في يوم الاثنين منم عليه نقيض روح الحيات في  
 الجمعية بعد العصر كذلك خلق رجل في الالف الشاس وهو آدم قوم اصناعوا ايمانهم فوجي قلوبهم  
 ويهيئ لهم لحرا زلغضا طريا ويجعلهم بعد قومه من المستيقظين \*

وفي آية اهدنا الصراط المستقيم شارة وحش على دعاء وصحت المعرفة كانه  
 يعلمنا ويقول ادعنا الله ان يريكم صفاته كما هي وشيئا من الشاكرين لكن الامم الاولى مناولوا  
 الا بعد كونهم عميا في معرفة صفاته الله تعالى انه كما انه ورضائه فكانوا يفتنون الايام فيما يزيد  
 الاثم فحل غضب الله عليهم فضررت فيهم الذلة وكانوا من الهالكين واليه اشار الله تعالى  
 في قوله غير المغضوب عليهم وسيلاق كلامه يعلم ان غضب الله لا يتوجه الا الى قوم انعم الله عليهم  
 من قبل الغضب المراد من الغضب عليهم في آية قوم عصوا وفتعوا وآلاء رزقهم الله تعالى  
 واتبعوا الشراوات ونسوا المنعم وحقق وكانوا من الكافرين واما الضالون فهم قوم ارادوا ان  
 يسلكوا مسلك الصواب ولكن لم يكن معهم من العلوم الصادقة والمعارف المنيرة الحق والحق والحق  
 العاصمة الموقفة بل غلبت عليهم خيالات وهمية فركنوا اليها وجهلوا طريقهم واخطوا  
 مشركهم الحق فضلوا وما سرحوا افكارهم في مراعى الحق المبين والعجب من افكارهم  
 وعقولهم وانظارهم انهم جوزوا على الله وعلى خلقه ما ياتي منه الفطر الصحيحة والاشراقات  
 القلبية ولم يعلموا ان الشرايع تخدم الطبايع والطبيب معين للطبيعة لا منازع لها فيا حسن

عليهم ما الهامهم عن صراط الصادقين وفي هذه السورة يعلم الله تعالى عبادة المسلمين  
يقول يا عباد انكم ربيتم اليهود والنصارى فاجتنبوا شبه اعمالهم واعتصموا بحبل الله  
والاستعانة ولا تتسوا نعاء الله كاليهود فيجعل عليكم غضبه ولا تتركوا العلوم الصادقة والدعاء  
ولا تفتنوا من طلب الهداية كالنصارى فتكونوا من الضالين - وحش على طلب الهداية  
اشارة الى ان الثبات على الهداية لا يكون الا بدوام الدعاء والتضرع في حضرت الله ومع  
اشارة الى ان الهداية امر من لدن العبد لا يجتدي ايد من غير ان يهديه الله ويدخله في  
المهديين - واشارة الى ان الهداية غير متناهية وترقى النفوس اليها باسم الدعوات ومن  
ترك الدعاء خاضع سلة فاما الحري بالاهتداء من كان وطب اللسان بالدعاء وذكر ربه  
وكان عليه من المداومين من ترك الدعاء وادعى الاهتداء قصه ان يتزين للناس بما للشيئين  
ونقع في هوة الشرك والرياء ويخرج من جماعة المخلصين - والمخلص يتزكى يومافينو ما حق يصير  
مخلصا بفتح اللام وتقبل العنايته سرا يكون بين الله وبينه ويدخل في المحبوبين - ويتنزل منزلة  
المقبولين - والعبد لا يبلغ حقيقة الايمان من غير ان يقوم حقيقة الاخلاص ويقوم عليها ولا يكون  
مخلصا وعنده على وجه الارض شيئا عليه او يخافه او يحسبه من الناس من لا يخو احد من غفل  
النفس وشروها لا بد ان يتقبل الله باخلاصه بعينه بفضل وحوله وقوته ويدنيه من شراب  
الروحانيات لانها خبيثة وقد انتهت الى غاية الخبث صارت منشأ الاهوية  
المضلة الرديئة المردية فعلم الله تعالى عبادة ان يفرد اليه بالدعاء عاين من شروها  
بدوا هيكل خلم في زمر المحفوظين - وان مثل جذبات النفس كمثل الحميات الحادة  
فكما تجد عند تلك الحميات اعراضا هائلة مستندة مثل النافض والبرد والقشعريرة  
ومثل العرق الكثير والعاف المفطر والقي العنيف والاسهال المضعف والعطش الذي لا يطاق

ومثل السبات الكثير والارق اللازم وخشونة اللسان وقمل القدم ومثل العطاس الملح  
والصداع الصعب والسعال المتواتر وسقوط الشهوة والفواق وغيرها من علامات الحمى  
كذلك للنفس جذبات علامت موادها تقور واما حيا تمور واعراضها تدور وبقراتها  
تخور واسيرها يسير وقل من كان من الناجين خطيب الهداية كمثّل الرجوع الى الطبيب الحق  
ولا استطرح بين يدي المعالجين ولا نعام الذي اشار الله اليه لعبادة هو تبتل العبد الى الله واحدا  
ودادة ودوام اسعاده ورجوع الله اليه ببركاته ما دام استجابا وجعله طوعا من الجوده واخاله <sup>المحفظين</sup> في عبادة  
وقوليا ناكوفي برذاوسلا مكاله ابراهيم وجعله من الطيبين الطاهرين فهذا هو لشفاء  
من حي المعالجه والعلاج يا وفق الادوية والاغذية والتدبير اللطيف الذي لا يعلم الا رب <sup>العالمين</sup>  
ثم اعلم ان الله في هذه السورة المباركة يبين للثومنين ما كان اخر شان  
اهل الكتاب فيقول ان اليهود عصول بهم بعد ما نزلت عليهم الانعامات وتواترت لهم فضلا  
فصاروا قوما مغضوبا عليه والتصادى نسوا صفات ربهم وانزلوه منزل العبد الضعيف  
العاجز فصاروا قوما صالحين -

وفي السورة اشارة الى ان امر المسلمين سيؤول الى امر اهل الكتاب في اخر الزمان  
فيشابهونهم في افعالهم واعمالهم فيدركهم الله تعالى بفضل من لذه والنعيم من عنده ويحفظهم  
من الاغراض السبعية واليهيمية والوهمية ويدخلهم في بناة الصالحين  
وفي السورة اشارة الى بركات الدعاء والى انه كل خير ينزل من السماء والى انه من  
الحق وثبتت نفسا على الهدى وتهدى بصلح فلا يضيع الله ويدخله في عبادة المنعمين -  
والذي عصمه ربه فيكون من الهاكين

وفي السورة اشارة الى ان السعيد هو الذي كان فيه جيش الدعاء لا يعبأ ولا يلتفت ليعيب

ولا يقيس ويثيق بفضل ربه الى ان تدركه عناية الله فيكون من الفائزين

وفي السورة اشارة الى ان صفات الله تعالى موثقة بقدر ايمان العبد بها واذا توجه العارف الى صفة من صفات الله تعالى وابصر لا ببصر روحه وامن ثم امن ثم امن حتى فتا في ايمانه فتدخل روحانية هذه الصفة في قلبه وتأخذ منه غيري السالك باله فارقا من غير الرحمان وقلبه مطمئنا بالايمان وعيشا حلاوا بذكر المنان ويكون من المستبشرين - فتجلى تلك الصفة له وتستوي عليه حتى يكون قلبه هذا العبد عرش هذه الصفة وينصب له لقلب يصيغها بعد ذهاب الصبغ النفسانية وبعد كونه من الفائزين -

فان قلت من اين علمت ان هذه الاشارة توجد في الفاتحة فاعلم ان لفظ الحمد لله يدل عليه فان الله تعالى ما قال قل الحمد لله بل قال الحمد لله فكانه انطق فطرتنا واسرائنا ما كان مخفيا في فطرتنا وهذه اشارة الى ان الانسان قد خلص على فطرة الاسلام وادخل في فطرته ان يحمد الله ويستيقن انه مرد العالمين ورحمن ورحيم ومالك يوم الدين وانه يعين المستعين ويهدي الدارين - فثبت من ههنا ان العبد عجول على معرفته ربه وعبادته وقد اشرب في قلبه محبة فتظهر هذه الحالة بعد رفع الحجب وتجرؤ ذكر الله تعالى على اللسان من اختيار وتكلف وتثبت شجرة المعارف وتثمر وتؤتي اكله كل حين وفي قوله تعالى صراط الذين انعمت عليهم اشارة اخرى وهو ان الله تعالى خلق الآخرين مشاكليين بالاولين فاذا اتصلت ارواحهم بارواحهم بكامل الاقتداء ومناسبة الطبائع فينزل الفيض من قلوبهم الى قلوبهم ثم اذا تم انقضاء المستفيض الى المفيض وبلغ الامر الى غاية الوصل فيصير وجودها كشئ واحد وواحد نصيب احدهما في الاخر وهذه الحالة هي المعبر عنها بالاتحاد وفي هذه المرتبة يسمى السالك في السماء تسمية الانبياء المشايخ تاياما في جوهرهم وطبعهم كما لا يخفى على العارفين -



وحاصل الكلام ان الله تعالى يبدئكم مئة تبتينا صلى الله عليه وسلم فكانه يقول يا عباد  
انكم خلقتم على طوائف المتعدين السابقين وفيكم استعداد اثم فلا تفتنعوا الاستعدادات  
وجاهدوا القصيل الكلمات واعلموا ان الله جواد كريم وليس بخيل ضنين - ومن  
لهنا يقم سر نزول المسيح الذي يختصم الناس فيه - فان عبدا من عباد الله اذا <sup>قتله</sup>  
هدى المهتدين وتبع سنن الكاملين وتاهب للانصبغ بصنغ المهديين وعطف  
اليهم بجميع ارادته وقوته وجنانه وادى شرط السلوك بحسب مكانته وشفع الاقوال بالاعمال  
والمقال بالمحال ودخل في الذين يتعاطون كاس المحبة للقداد في الجلال ويقعدون  
ذناد ذكر الله بالتضرع والابتهال ويكون مع الباكين - فهنا لك يقور بحر رحمة الله  
ليطهر من الاوساخ والادران ولترويه يا فاضلة التهتان ثم يا خديدة ويرقيه الى  
اعلى مراتب الارتقاء والعرفان - ويدخله في الذين خلوا من قبله من المصلحاء والاولياء  
والرسل والتبيين - فيعطى كما لا يمثله كما لهم وجمال كما لهم وجلال كما لهم وجلالهم  
يقضه الزمان والمصلحتان يرسل هذا الرجل على قدم نبي خاص فيعطيه له علما كعلمه وعقلا  
كعقله ونورا كنوره واسما كاسمه ويجعل الله ارواحا كمرآيا متقا بلت - فيكون النبي <sup>صلى</sup> كلاما  
والولي كالظل من مرتبة يا خذ من روحانية يستفيد حتى يرتفع منها الامتياز والغيرية  
وترد احكام الاول على الآخر يصيران كشيء واحد عند الله وعند ملائكة الاعلى وينزل  
على الآخر اراحة الله وتصرفه الى جهة وامره ونهي بعد عبوره على ربح الاول وهذا  
سر من اسرار الله تعالى لا يفهمه الا من كان من الروحانيين - واعلم ان ذلك الرجل الذي  
يتشابه قلبه بقلب نبي مشابها قوية شديدة تامة كاملة لا ياتي الا اذا اشتد <sup>الضرورة</sup>  
لمجيئه فلما قامت الضرورة لوجود مثل ذلك الرجل ليستأثر الله عبدا من عباده لهذا الامر



فقد ابتدأ رحمة ما كانت حانت مودته وينزل عليه سر روحه وحقيقة جوهره وصفاء  
سيرته وشأن شمله ويجعل ارادته في اراحته وتوجهاته في توجهاته حتى يتجلى في  
جميع شئونات النبي المشبهة به ويصير مغموراً في معنى الاتحاد فيصير ان حقيقة واحدة يقع  
عليها اسم واحد وينسبون الى مثال واحد كان النبي المشبه به نزل من السماء الى اهل  
الارضين - فهذا معنى قول النبي صلى الله عليه وسلم في نزول عيسى ابن مريم عليه السلام وهو  
الحق لا يخالف القرآن ولا يعارضه وقد مضى مثله في الاولين - فلا يحتاج الى تغيير الحق ولا  
من المنكرين - قد توفي عيسى كما توفي الذين خلوا من قبله وجاءوا من بعده فلا تخف  
قوماً تركوا الكتاب الله ونصوصه وانزوا غير القرآن على القرآن واثروا الشك على اليقين -  
ونحن الله وقهراً واعتزل تلك الفرق كلها واعتصم بحبل الله المتين - ومنصرف عنان  
التوجه الى هذه الآية وامعن فيه حتى الامعان فيرى انها شاهد على بياننا هذا ويكون  
من المذعنين .

فلا تغزوني بعد ما قلت سرّاً	واثبت بدلائل الفرقان
وقد بان برها في بقول واضح	وانا صديقي عند ذي العرفان
وعليك بالصبر والتقوى وسبله	ولوانه القائل في النيران

ثم اعلنان الله تعالى صفات ذاتية ناشية من اقتضاء ذاته وعليها مدار العالمين كلها  
وهي اربع ربوبية ورحمانية ورحموية وما لكية كما اشار الله تعالى اليها في هذه السورة  
وقال رب العالمين الرحمن الرحيم ملك يوم الدين - فهذه الصفات الذاتية سابقة  
على كل شيء ومحيط بكل شيء ومنها وجود الاشياء واستقلالها وقابليتها ودصولها الى  
كلاهما واما صفت الغضب فليست ذاتية لله تعالى بل هي ناشية من عدم قابلية

بعض الاعيان للكمال المطلق وكذلك صفت الاضلال لا يبدد ولا يعجز عن الضالين -  
 واما حصر الصفات المذكورة في الاربع فنظر على العالم الذي يوجد فيه آثارها الا ترى  
 ان العالم كله يشهد على وجود هذه الصفات بلسان الحال وقد تجلت هذه الصفات <sup>بشكل</sup> بنحو لا  
 فيها بصيرة الا من كان من قوم عيين - وهذه الصفات اربع الى انقراض النشأة الدنيا  
 ثم تجلي من تحتها اربع أخرى التي من شأنها ان تظهر الا في العالم الاخر راول مطالعها  
 عرش الرب الكريم الذي لم يتدنس بوجود غير الله تعالى وصار مظهر اتمام الانوار رب العالمين  
 وقوائم اربع ربوبية ورحمانية وملكوتية يوم الدين - ولا جامع لهذه الاربع  
 على وجه الظلية الا عرش الله تعالى وقلوب الانسان الكامل وهذه الصفات اربعة لصفات  
 الله كلها ووقت لقوائم العرش الذي استوى الله عليه وفي لفظ الاستواء اشارة الى هذا  
 الانعكاس على الوجه الاتم الاكمل من الله الذي هو احسن الخالقين - وتنتهي كل قائمة من  
 العرش الى ملائكة هو حواملها ومدبر امرها ومورد تجلياتها وقاسم راع على اهل السماء والارض <sup>صالحين</sup>  
 هذا معنى قول الله تعالى <sup>فيهم</sup> عرش عرش عرش ثمانية فان الملائكة يحلون صفات ايمانها حقيقة  
 عرشية والسر في ذلك ان العرش ليس شئاً من اشياء الدنيا بل هو برزخ بين الدنيا  
 والاخرة وميدان قديم للتجليات الربانية والرحمانية والرحيمية والملكوتية لاظهار التفضيل  
 وتكميل الجزاء والدين - وهو داخل في صفات الله تعالى فانه كان ذا العرش من قديم ولم  
 يكن معه شئ فكن من المتدبرين - وحقيقة العرش استواء الله عليه سر عظيم من اسرار  
 الله تعالى وحكمة بالغة ومعنى روحاني وسمي عرشاً لتفهيم عقول هذا العالم ولتقريب الامر الى  
 استدلال انهم وهو واسطة في وصول الفيض الالهي والتجلي الرحاني من حضرة الحق الى الملائكة  
 ومن الملائكة الى الرسل ولا يقدح في وحدته تعالى تكثر قوابل الفيض بل التكثر هنا يوجب البرزخ

ليجئ آدم ويعينهم على القوة الروحانية وينصرهم في الجاهلات والرياءات الموحية لظهور  
 المناسبات التي بينهم وبين ما يصلون اليه من النفوس كنفس العرش والعقول المجردة الواثق  
 يصلون الى المبدء الاول وعلة العلل ثم اذا اعان السالك المزيان الالهية والنسيم  
 الروحانية فيقطع كثيرا من حجب وينجيه من بعد المقصد بكثرة تقبانه واقافته وينور  
 بالنور الالهى ويدخله في الواصلين فيكمل له الوصول والتهود مع دريته عجائبات  
 المنازل والمقامات ولا شعور له هل العقل بهذه المعارف والنكات ولا مدخل للعقل فيه  
 والاطلاع بامثال هذه المعاني انما هو من مشكوة النبوة والولاية وما شئت العقل راى هذا  
 كان لعقل ان يضع القدم في هذا الموضع الالهي من جذبات لبعالمين -

واذا انقكت الارواح الطيبة الكاملة من الابدان ويتطهرون على وجه الكمال من  
 الاوساخ والادراك يعرضون على الله تحت العرش بواسطة الملائكة فيأخذون بطور جديد  
 حظا من ربوبيته يغاثون بربوبية سابقة وحظا من رحمنية مغاثون رحمانية اولى وحظا  
 من رحيمية وما لكية مغاثون ما كان في الدنيا فهنا لك تكون ثما في صفات كلها  
 ثمانية من ملائكة الله باذن احسن الثقلين فان كل صفة ملائكة وكل قدر خلق لتوزيع  
 تلك الصفات على وجه التدبير ووضعها في محلهما واليه اشارة في قوله تعالى والمدبرات امرا  
 فتدبر ولا تكن من الغافلين -

وزيادة الملائكة العاملين في الاخرة لزيادات تجليات ربانية ورحمانية  
 ورحيمية وما لكية عند زيادة القوابل فان النفوس المطهنة بعد انقطاعها ورجوعها الى العالم  
 الثاني والرب الكريم تترقى في استعدادها فتتموج الربوبية والرحمانية والما لكية  
 بحسب بلبيتها تم واستعدادهم كما تشهد عليه كنف العارفين - وان كنت من الذين على

لهم حظ من القرآن فتجد فيه كثيرا من مثل هذا البيان - فانظروا النظر الدقيق - لتجد  
شهادة هذا التحقيق من كتاب الله رب العالمين -

ثم اعلوأت في آية اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم  
اشارة عظيمة الى تزكية النفوس من دقائق الشرك واستيصال اسبابها ولاجل  
ذلك غلب الله في الآية في تحصيل كمالات الانبياء واستفتاح ابوابها فان اكثر الشرك  
قد جماع في الدنيا من باب طراء الانبياء والاولياء وان الذين حسبوا انبيهم وحيدا  
فريدا ووحدة لا شريك له كنات حضرة الكبرياء فكان مآل امرهم انهم اتخذوا الهًا  
بعد مدة وهكذا فسدت قلوب النصاري من الاطراء والاعتداء فآلهه يشير في هذه  
الآية الى هذه المفسدة والغواية ويوصي الى ان المنع من المرسلين والنبیین والمحدثين  
انما يعشرون ليصلح الناس بصنع تلك الكلام لان يعبد هم ويتخذهم الهة كالا صنم  
فالغرض من ارسال تلك النفوس المهدبة ذوى الصفات المطهرة ان يكون كل متبع  
قريب تلك الصفات لا قارع الجبهة على هذه الصفات فآوئى في هذه الآية لاوئى الفهم  
والدلالة الى ان كمالات النبيين ليست كمالات المرسلين وان الله احد صمد وحيد  
لا شريك له في ذاته ولا في صفاته واما الانبياء فليسوا كذلك بل جعل الله لهم وازين  
فامتهم ورثاء هم عبيدون ما وجد انبياءهم ان كانوا لهم متبعين والى هذا اشار في قوله  
عز وجل قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله فانظر كيف جعل الامة احباء الله  
بشرط اتباعهم واقتداءهم بسيد المحبوبين - وتدل آية اهدنا الصراط المستقيم  
صراط الذين انعمت عليهم ان تراث السابقين من المرسلين والصديقين خروا صاحب  
غير محمد وذو فرض الاخقيين من المؤمنين الصالحين الى يوم الدين - وهم يرثون الانبياء

ويجيدون ما وجدوا من انعامات الله ﷻ وهذا هو الحق فلا تكن من الممتزين -

واما ستر ذلك التوارث ولقيت الميراث والوارث فتتكشف من

تلك الاية التي تعلم التوحيد وتعلم الرب العجيد فان الله للمعين وارحم الراحمين اذا علم

حقائق التوحيد وبالع في التلقين وقال اياك نعبد واياك نستعين - فاراد هذا

التعليم والتفهم ان يقطع عروق الشرك كلها فضلا من لدنه ورحمة من على امة خاقه

النبيين - ليخفي هذه الامة من افات ودرت على المتقدمين - فعلنا دعاء مبررة

وعطاء ارجعنا منه من المستخلصين - فخر ندعوا بتعليمه ونطلب منه تفهيمه فرحين

برفده مفعولين بمحمد قايدين اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم

غير المغضوب عليهم ولا الضالين - ونحن نسئل الله لنا في هذا الدعاء كلما اعطى

للانبياء من النعماء ونسئله ان نثبت كالانبياء على الصراط ونجتافي عن الاشتطاط

وتدخل معهم في مريع خطيرة القدس متطهرين من كل انواع الرجس ومبادرين الى

ذراسر العالمين فلا يخفى ان الله جعلنا في هذا الدعاء كالظلال الانبياء وارثنا

واعطانا المعلوم والمكتوم والمعكوم والمختوم ومن كل الآلاء والنعماء فاحملنا منها

وقرنا ورجعنا بما يسد فقرنا وسالت اوديت بقدرها فاحللتنا محل الفائزين وهذا

هو سر اسما ل الانبياء وبعث المرسلين والاصفياء لتصبغ بصغ الكرام وتنتظم فوسلك

الاتياع وزدت الاولين من المقربين المنعمين -

ومع ذلك قد جرت سنت الله انه اذا اعطا عبدا كمالا وطقق المبال

يعتد ضللا ويشركونه بالرب الكريم عزة وجلال لا يل يحسبونه ربا فعلا فيخلق الله مثله ويسميه

بتسميته ويضع كماله في فطرته وكذلك يجعل لغبرته ليطل ما خطر في قلوب البشر كين



يفعل ما يشاء ولا يستل عما يفعل وهم المسئولين - يجعل من يشاء كالذر السائح للاعتداء  
 او كالذرة البيضاء في المعان والصفاء ويسوق اليه شرباً من التسليم ويضحي بالطيب  
 العظيم حتى يسفر عن مرآى وسيم واج نسيم للناظرين - فالحاصل انه تعالى اشار  
 في هذا الدعاء لطلاب الرشاد الى محبة العامة والوداد فكأنه قال انتي رحيم وسعت  
 رحمتي كل شئ اجعل بعض العباد وارثا لبعض من التفضل والعطاء لا سد باب للشرك  
 الذي يشيع من تخصيص الكمالات ببعض افراد من الاصفياء فهذا هو سر هذا  
 الدعاء كانه يبشر الناس بفيض عام وعطاء شامل لا نام ويقول اني قياض ورب العالمين  
 ولست كنجيل وضنين - فاذا ذكروا بيت فيضي وما ثم فان فيض قد عم وشم - وان  
 صراطى صراط قد سوى ومد لكل من تمض واعتد واستعد وطلب كالمجاهدين  
 وهذه تكة عظيمة في آية اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم وهي ازالة  
 الشرك وسد ابوابه فالسلام على من استخلصوا من هذا الشرك وعلى من لديهم  
 وعلى كل من تبعهم من الطالبين الصادقين -

وفي الآية اشارة اخرى وهي ان الصراط المستقيم هو النعمة العظمى  
 وراس كل نعمة وباب كل مألطة - ويتاب العبد نعم الله ماذا عطي له هذه الدولة  
 الكبرى وملاك لا يبلى - ومن تاهل لهذه النعمة ووفق للثبات عليها فقد دعي الى كل  
 انواع الهدى ورعى العيش التنصير والنور المتبر بعد ليال الدجى فجاء الله من كل  
 الهفوات قبل الفوات وادخله في زمرة التقات بعد مقانات العصاة وادله سبل  
 الذين انعم عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين - واما حقيقة الصراط المستقيم  
 التي اريدت في الدين القويم فهي ان العبد اذا احب به المذاك وكان راضياً بمرضاة

وفوض اليه الروح والجنان واسلم حبه الله الذي خلق الانسان وما دعا الا اياه  
 وصافاه ونجاه وسئل الرحمة والحنان وتنبت من غشيه واستقام في مشيه وخشي<sup>ن</sup>  
 وشغفه حيا واهن وقوى اليقين والايمان فمال العبد الى ربه بكل قلبه واربه وعقله  
 وجوارحه وارضه وحقله واعرض عما سواه وما بقي له الا ربه وما تبع الا هواه وجاءه  
 بقلب فارغ عن غيره وما قصد الا الله في سبيل<sup>سيرة</sup> وتاب من كل اذلال واغترار بسبال وذى مال وحرص  
 حضرة الرب كالمساكين - ووذرا العاجلة والغاها واحب الآخرة وابتغاهما وتوكل على  
 الله وكان لله وفنا في الله وسعى الى الله كالعاشقين - فهذا هو الصراط المستقيم الذي  
 هو منتهى سيرة السالكين ومقصد الطالبين العابدين - وهذا هو النور الذي  
 لا يحل الرحمة الا بعد حلوله ولا يحصل الفلاح الا بعد حصوله وهذا هو المفتاح الذي  
 ينأى السالك منه بذات الصدور وتفتح عليها ابواب الفراسته ويجعل محمدا<sup>الله</sup> ثامن  
 الخفور - ومن ناجا ربه ذات بكره بهذا الدعاء بالاخلاص واهماض النية ورعاية شغل<sup>نظ</sup>  
 الالتقاء والرفاء فلا شك انه يحل محل الاصفياء والاحياء والمقربين - ومن تأوه آهة  
 الفكلان في حضرة الرب المذان وطلب استجابة هذا الدعاء من الله الرحمان  
 خاشعا متبهلا وعينا - تذر فان في استجاب دعاءه ويكرم مثواه ويعطى له هداية  
 وتقوى له عقيدته بالهيل المنيرة كالياقوت - وتقوى له قلبه الذي كان اوهن من  
 بيت العنكبوت - ويوفق لتوسعة الذرع ودقايق الورع فيدعى الى قرى الروحانيين  
 ومطائب الربانيين - ويكون في كل حال غالبا على هوامغلوب - ويقوى به رهاية  
 الشرح حيث يشاء كما تشيع راكب على اطوع مركوب - ولا يبغي الدنيا ولا يتعنى لاجلها  
 ولا يسجد لغيرها ويتولاه الله وهو يتولى الصالحين - وتكون نفسه مطمئنة ولا تبقى<sup>لمسند</sup>

المضل ولا تخلق حلقة البازي المثل ويرى مقاصد سلوكه كالكرام ولا تكون محبوبه  
 كالجها مبل شرب كل حين من ماء معين - وحث الله عباده على ان يسئلوه اذ امت  
 ذلك المقام والتثبت عليه والوصول الى هذا المرام لانه مقام رفيع ومرام منيع لا يحصل  
 لاحد الا بفضل ربه لا يجهد نفسه فلا بد من ان يضطر العبد لتخصيل هذه النعمة الى حضرت  
 العزة ويسئل النجاح هذه المنية بالقيام والركوع والسجدة والتمتع على ترب المذلة بأسط  
 ذيل الراحة ومتعرضا للاستراحة كالسائلين المضطرين - رحمة غير المغضوب عليهم اشقة  
 الى رعاية حسن الاداب والتأدب مع رب الارباب - فان للدعاء ادابا ولا يعرفها الا  
 من كان قوابا ومن لا يبالى الاداب فيغضب الله عليه اذا اصر على الغفلة وماتا فلا يري  
 من دعائه الا العقوبة والعذاب فلاجل ذلك قل الفايزون في الدعاء وكثر الهاكون  
 لمحجب العجب والغفلة والرياء وان اكثر الناس لا يدعون الا وهم مشركون والى غيرهم  
 متوجهون - بل الى زيد وبكر ينظرون فانه لا يقبل دعاء المشركين - ويتركهم في سبيلهم  
 تائهين - وان حبة الله قريب من المنكسرين - وليس الداعي الذي ينظر الى اطراف  
 وانحاء ويختلج بكل برق وضياء ويريد ان يتربع كنه ولو بسايل الاصنام ويعول كل رقة  
 راعيا في حبة ويغني معشوق المرام ولو بتوسل اللثام والقاسقين - بل الداعي الصل  
 هو الذي يتبتل الى الله تبتيلا ولا يسئل خيرة فتبيلا ويحيى الله كالمنقطعين المستسلمين  
 ويكون الى الله سيرة ولا يعبا عن هو غيرة ولو كان من الملوك والسلاطين - والذي يكب  
 على غيرة ولا يقصد الحق في سيرة فهو ليس من الداحين الموحدين بل كزامة الشياطين  
 فلا ينظر الله الى طلاوت كلماته وينظر الى نجته نياته وانما هو عند الله مع حلوة لسانه  
 وحسن بيانه كمثل روث مفضض لو كنيض مبيض قد امتت شفاعة وقلبه من الكافرين

فاولئك الذين غضب الله عليهم وهم المرادون من قوله المفضل عليهم انهم دعوا الى سبيل  
 الحق فتركوها بعد رويتها وتخيروا المفسد بعد التبت على خبثتها وانطلقوا ذات الشمال  
 وما انطلقوا ذات اليمين - وانهم دكوا الى المين وما بقوا الا قد  
 رحلين - وعدوا الحق بعد ما كانوا عارفين - واما الضالون الذين اشير اليهم في قوله  
 عز وجل الضالين فهم الذين رجعوا طريقا طامسا في ليل دامس فزاعوا عن المحجة قبل  
 ظهور المحجة وقاموا على الباطل غافلين - وما كان مصباح يومهم الضالين او يبين لهم  
 الآثار فسقطوا في هوة الضلال غير متعدين - ولو كانوا من الداهين يدعاه هذا الصراط  
 المستقيم لحفظهم ربهم ولا راهم الدين القويم ولجأهم من سبيل الضلالة ولهداهم الى طرق  
 الحق والحكمة والعدالة ليجدوا الصراط غير ملومين - ولكنهم بادروا الى الاهواء وما دعوا ربهم  
 للاعتداع وما كانوا خائفين - بل لو وارثوهم مستكبرين - وسرت تحميا الجحيم فمضوا  
 الحق لهفوات خرجت من فيهم ولفظتهم تصبباتهم الى بواقي الهالكين - فالحاصل ان  
 دعاء اهذنا الصراط المستقيم نجي الانسان من كل اود ويظهر عليه الدين القويم ويخرج من  
 بيت فقر الى رياض الثمر والرياحين - ومن نادى فيه الحاحا نداء الله صلاحا والتبونا آسوا  
 منه انس الرحمن فما فارقوا الدعاء طرفة عين الى آخر الزمان وما كان لاحد ان يكون غنيا  
 عن هذه الدعوة ولا معرضا عن هذه المنية نبيا او كان من المرسلين - فان مراتب الرشد  
 والهداية لا تتم ابد ابل هي الى غير النهاية ولا تبلغها انظار الدمراية فلذلك علم الله تعالى  
 هذا الدعاء لعباده وجعله مدار الصلوة ليمتدوا برشاده وليكمل الناس به التقويم <sup>وليدكروا</sup>  
 الموعود وليستلوا من شرك المشركين - ومن كالات هذا الدعاء انه يعم كل مراتب  
 الناس وكل فرد من افراد الناس وهو دعاء غير محدود ولا حد له ولا انتهاء ولا غاي ولا ارجاء

فطوبى للذين يداومون عليه بقلب دامي القرح وبروح صابرة على الجرح ونفس مطمئنة  
 لعباد الله العارفين - والله دعاء تضمن كل خير وسلامة وسداد واستقامة  
 وفيه بشارات من الله رب العالمين - وقيل ان الطريق لا يسمى صراطاً عند قوم ذوي قلب  
 وتوحيه حتى تضمن خمسة امور من امور الدين - وهي الاستقامة والايمان الى المقصود  
 باليقين - وقرب الطريق وسعة الممارين - وتعيينه طريقاً للمقصود في احوال السالكين  
 وهو تارة يعضاف الى الله اذ هو شرعه وهو سبيل له الماشين - وتارة يعضاف الى العباد  
 لكونهم اهل السلوك والممارين عليها والعارفين -

والان نرى ان نوازن هذا الدعاء بالدعاء الذي علمه المسيح <sup>عليه السلام</sup> في انجيل  
 ليوثاين لكل منصف ايها الشفيع للعليل وادرع للغيل وارفح شانا واتم برهاننا  
 وانفع للطالبين - فاعلم ان في انجيل لوقا قد كتب في الاصحاح الحادي عشر ان المسيح  
 علم الدعاء هكذا (٢) فقال لهم يعني للحواريين - متى صليتم فقولوا ابانا الذي  
 في السموات ليتقدس اسمك ليأت ملكوتك لتكون مشييتك كما في السموات كذلك  
 على الارضين - خبزنا كفافنا اعطنا كل يوم واغفر لنا خطايانا لاننا نحن ايضا نتقرب لكل  
 من يذنب اليانا (يعني نغفر لذنوبنا) ولا تدخلنا في تجربة لكن نجنا من الشرير -  
 هذا دعاء علم للمسيحيين -

فأعلم انه دعاء يعترط في الصفات الربانية وكذلك ما يحيط على مقام  
 القطرة الانسانية بل يزيد سورة المحسنة الروحانية ويحرك القوي لطلب الهواء  
 الغالية والشهوات المتفانية مع الذهول عن سعادات يوم الدين - ومن جملة جملة  
 فقره اعني ليتقدس اسمك فانظر فيها بعقلك وفهمك هل تجده حرياً



بشأن الاكمل الذي ليست له حالة منتظرة من حالات الكمال ولا مرتبة مترتبة  
 من مراتب القدس والجلال - فان الهامد والتقديسات كلها ثابتة لخضرة العز  
 ولا يتطرق شيء منها في الازمنة الاتية وهذا هو تعليم الفرقان وتلقين كلام الله الحكيم  
 كما مر كلامنا في هذا البيان - ومن اقبل على الفرقان المجيد وفهمه وتدبر ونظره بالنظر  
 السديد فينكشف عليه ان الفرقان قد اكمل في هذا الامر البيان وصرح بان الله  
 كمالا تاما - وكل كمال ثابت له بالفعل وليس فيه كلام ونحوه من الحالة المنتظرة له بجمال  
 وظلم واجترام واما الانجيل فيجعل الباري عن اسسه محتاجا الى الحالة المنتظرة وضل  
 لكالات مفقودة غير الموجودة ولا يقبل وجود كمال شجرة بل يظهر الاماني لا يتبع ثمرته  
 وليس قابل استنارة بكرة بل ينتظر زمان علوقه كان رب الانجيل واجم من  
 فقد المراتد وعاجز عن امضاء الارادات وكلم من ليلة بانها ينتظر كالات ويتربص تغير  
 حالات حتى يثس من ايام رشادة واقبل على عبادة ليتمنوا له حصول مرادة وليعقدوا  
 الهيم بزوال كدرة وعلاج ردة سبحان ربنا ان هذا الابهتان مبين - انما امره اذا اراد  
 شيان يقول له كن فيكون ما للبلبال وروحي للجلال رب العالمين - ثم دعاء  
 المسيح دعاء لا اثر فيه من غير التنزيه كما انه يقول ان الله منزّه عن الكذب والتمويه لكن  
 لا توجد فيه كالات اخرى ولا من الصفات الثبوتية اشرادتي فان التنزيه والتقديس  
 من الصفات السلبية كما لا يخفى على من نظر في الصديرة واما الصفات السلبية لا تقوم مقام  
 الاثبات كما ثبت عند الثقات واما ما علمنا الفرقان من الدعاء فهو يشمل على جميع صفات  
 كاملة توجد في حضرت الكبرياء الا ترى الى قوله عز وجل الحمد لله رب العالمين الرحمن  
 الرحيم مالك يوم الدين كيف احاط صفات الله بجميعها وباطل اصولها وفروعها وشار

في الحمد لله ان الله ذات لا تخص صفاته ولا تعد كماله واشأ في رب العالمين - ان ويل  
 ربوبيته يعلم السموات والارضين والجسمانيين والروحانيين - واشأ في الرحمن الرحيم  
 ان الرحمة بجميع انواعها من الله القيوم القديم والمخلوق الكريم واشأ في قوله يوم الدين  
 ان مالك المجازات هو الله لا غيره من المخلوقين - وان ابحر المجازات جارية وتتميز  
 السموات كل حين - وكل ما يرى عبد من فضل الله واحساناته بعد اعمال صالحته وصدقه  
 وصدقائه فاما هو صنعة مجازاته - ففي هذه الحامد اشأ مرات رفيعة عالية وحالات  
 لطيفة متعالية على كل كمال لمحضرت الله جامع كل جمال وحلال - ثم من المعلوم ان اللام  
 في الحمد لله للاستغراق فهو يشير الى ان الحامد كلها لله بالاستحقاق - واما دعاء الانجيل  
**اعز ليتقدس اسمك** فلا يشير الى كمال بل يغبر عن خطرات زوال ويظهر الامانة  
 لتقدس الرحمن كان التقديس ليس له بمحصل الى هذا الآن فاهذا الدعاء اعلان نوع  
 الهديان فانك تعلم ان الله قد وس من الازل الى الابد كما هو يليق بالاحد الصمد فهو  
 منزلة ومقدس من كل التدنسات في جميع الاوقات الى ابد الابدين وليس محرماً ومن  
 المنتظرين -

ثم قوله تعالى الحمد لله رب العالمين الى يوم الدين رد لطيف على الدهريين  
 والمحدبين والطبيين الذين لا يؤمنون بصفات الله المجيد ويقولون انه كعلة موصلة  
 وليس بالمدير المريد ولا يوجد فيه ارادة كالمعطين - كانه يقول كيف لا تؤمنون  
 برب البرية وتكفرون بربوبيته الارادية وهو الذي يربي العالمين ويغري بنوا له ويحفظ  
 السماوات والارض بقدرته وجلاله ويعرف من اطاعه من عصا فيغفر المعاصي او يوبك  
 بالعصا ومن جاءه مطيعاً فله جنتان وحقت به فرحتان فرحة يصيبه من اسم الرحيم

وأخرى من الرحمن القديم فيجزيهما ما دنا الله <sup>عليه</sup> ويدخل في الفائزين - ولا شك ان هذه الصفا  
تجعل الله مستحقا للعبادة معطيا من عطايا السعادة واما التقديس وحده كما ذكر في الانجيل  
فلا يترك الروح للعبادة بل يتركها كالناتج العليل واما سر هذا الترتيب الذي اختاره  
في الفاتحة ربنا المجيد والمجد والعزة وذكرها مقبل ذكر الدعاء والعبادة فاعلم انه فعل ذلك  
ليذكر عباده عظمت صفات البارى ذي المجد والعلاء قبل الدعاء ويشير الى انه هو المولى  
لا منعم الا هو ولا راحم الا هو ولا مجازي الا هو ومنه ياتي كل ما ياتي العباد من الآلاء  
والنعماء وهذا الترتيب احسن وللروح النفع فانه يظهر على السعيد من الله الرحيم ومجمله  
مستعد ومقبلا على حضرة القدير الكريم ويظهر منه توج تأم في ارواح الطلبة كما لا يخفى  
على اهل الدماء واما تخصيص ذكر الربوبية والرحمانية والمالكية في الدنيا والآخرة فلاجل  
ان هذه الصفات الاربعة اسماء لجميع الصفات الموثرة المفيضة - ولا شك انها موحدة  
قوة تغلب الداعيين -

ثم الانجيل يذكر الله تعالى باسم الاب والقران يذكره باسم الربوبية  
يون بعيد ويعلم من هو زكي وسعيد وان لم يعلم من كان من الجاهلين - فان لفظ الاب لفظ  
قد كثر استعماله في المخلوقين فقلنا الى الرب تعالى فعل فيه رائحة من الاشراك وهو اقرب  
للاهللاك كما لا يخفى على المتدبرين -

ثم اعلم ان شكرا الحسن المنان امر معقول مسلم عند ذوي العقول والعقلاء  
واذا كان المحسن مع احسانه العام ورحمة التام خالق الاشياء وقيوم العالم من الابتداء  
الى الانتهاء وكان في يده كل امر الجزاء فيضطر الانسان طبعاً ليرجع الى جنابه ويتذلل على  
بابه ويخجل من تنابه واذا وحده فلا يتناوبه عندهم ولا يفزعهم وهم ويكون من المطئدين وهذا

الامر داخل في فطرته ومركوز في جبلته ومتنقش في مهجته انه يطلب بها هذه الصفات عند  
 الترددات ويأمر به المخرج من المشكلات الطالبون يتعاطون بذكره كاسر المناقشة ونقطة  
 لطلبه زناد المباحثة ويحيون البراري والفلوات ويطلبون اثر ذلك الخلق للبركات وقاضي الحاجات  
 ويبشرون مجاهدين - فيبشر الله عباده انه هو - وانه مقصد ملائحة عيونهم ومقصود مرامي  
 لحظهم ومدار شئونهم فليطلبوه ان كانوا طالبين - ومن هذا المقام يظهر غبطة الفاتحة وكونه  
 من الله العلام فانها ملوثة من كل دواء وعلاج لكل داء وبني من كل بلا يعقوى الضعفاء  
 ويبشرون الصالحين ويفتحون ابواب الخير وسدده ويحطى كل ذي رشد رشده الا الذي احاط عليه  
 غيا وتروشقا وته فصار من الهاكدين - وانظر الى كمال ترتيب الفاتحة من الله ذي الجلال  
 والعزة كيف قدم ذكر اسم الله في العبارة وجعله سترًا لجلالتها صميل الصفات الاربعين  
 العبارة بكامل لطايف البلاغة ثم اردوه صفت الربوبية العامة فان الله كان ككنز مخفي من  
 اعين اهل المعرفة فاقل ما عرفه كانت ربوبية بكمال الحكمة والقدرة ثم ذكر الله في الفاتحة  
 رحمانية وبعدها رجمية وقفاها مالكية فوضعها طباقا وطبقها اشراقا وجعل بعضها فوق  
 بعض وضعا كما كان مدارجها طبعا وفيه آيات للتدبرين - وعلم الله عباده ان يقدر ما  
 هذه المحامدين يديه ويستلوا الهداية والاستقامة بعد النناء عليه لتكون هذه الصفات  
 وتصورها سببا لغور عيون الروحانية وسبيلا للحضور والذوق والمواجد النعبدية  
 وليستجاب الدعاء بهذا الحضور ويكون موجبا لانواع السرور والنور والبعد عن المعاصي النجس  
 لان العبد اذا عرف انه يعبد ربًا احاط ذاته بجميع انواع المحامد وهو قادر على ان ينجم  
 جميع ادعية المحامد وعرف انه رب عظيم يوجد فيه جميع انواع الربوبية رحمان كريم يوجد فيه  
 جميع اقسام الرحمانية ورجيم قدس يوجد فيه كل اصناف الرجمية ومالك مجازات بقدر

ان يجزى كل ذي مرتبة في الاخلاص على حسب المرتبة فيجوز ان عظم الشان في القدر  
 ويعظم صفاته خارجة من الاحاطة فيسعى الى باب ويبادر الى جنابة قايلا يا لك نعبد  
 واياك نستعين - فيجمع في هذا الكلام انكسار العبد وحلال رب العالمين - فهذا الاجتماع  
 المبارك يقطع عرق الاستغربة ويكون سببا قريبا للاستجابة فيكون الداعي من المقبولين  
 بل من لا يشق بهم جليس ولا يقربهم غول ولا تلبس ولا يخيب فيهم منطون وترفع حججهم  
 فلا يلوي دونهم مكنون فيطلع على ما حلف في صدور الناس وعلى امور ساموية متعالية  
 عن طور العقل والقياس ويدخل في اهل السر والقرب المكملين - ويكون الرب الكريم كالخل  
 الودود والمحسن المودود بل اقرب من كل قريب لا حب من كل حبيب ويكون كلامه احلى من  
 كل شربة والهامة الذم من كل لذة ويدخل الله في القلب يشغف حبا وينظر الى المحب  
 فيجعله تبا ويصبغه بصبغ المتبتلين - ويأتيه منه البرهان والنور واللمعان  
 والعلم والعرفان فلا يسعه الكتمان ولو اختفى في مغارة الارضين فبحان ربنا  
 الاولين والآخرين -

واعلم ايها الناظرون والعلماء المستبصرين ان عيسى عليه السلام علم تهديد اقبل الدعاء  
 والقران علم تهديد اقبل الدعاء والفرق بينهما ظاهر على اهل الدهاء فان تهديد  
 القران يحرك الروح الى عبادة الرحمان ويحرك العباد الى ان ينتجعوا حضرة با محاض  
 النية واخلاص الجحان ويظهر عليهم انه حين كل رحمة وينبوع جميع انواع الجحان وهو  
 باسم الرب الرحمان والرحيم والديان فالدين يطلعون على هذه الصفات فلا يزالون  
 اهلها ولو سقطوا في فلات المات بل يسعون اليه ويوطنون لديه لصدق القلب  
 وصحة النيات ويتراكنون اليه خيلهم ويسعون كالشرق ويضطرم فيهم هو المشرق



فلاننا قشاهراء أخرى عند غلبة هوارب العالمين - فثبت ان في تهيد هذا الدعاء  
 قريكا عظيماً للعابدين -

فان العبد اذا تدبر في صفات جعلها الله مقدمة لدعاء الفاتحة وعلم  
 انها مشتملة على صفات كماله ونعوت جلاله باستيفاء الاحاطة وحركة لانواع الشوق  
 والهمة وعلم ان ربه مبدء لجميع الفيوض ومنبع لجميع التحيرات ودافع لجميع الآفات  
 ومالك لكل انواع المجازات منه يبدئ الخلق واليه يرجع كل المخلوقات وهو منزع عن  
 العيوب والنقائص والسيئات مستنجم لساير صفات الكمال وانواع الحسنات فلا يشك  
 انه يحسبه من جميع الحاجات ومنجياً من ساير الويلات فيكابد في ابتغاء مرضاته كل  
 المصائب ولو قتل بالسهم المصائب لا يهجزه الكروب ولا يدري ما اللغوب ويهزبه المحبون  
 ويعلم انه هو المطلوب وييسره استقراء المسالك لتطلب مرضات المالك فيها هدف سبل  
 ولو صار كالمالك لا يجتشي هول بلاع وينبى كل ابتلاء ولا يبقى له من دون حبه الاثقال  
 ولا تستهويه الافكار وينزل من مطية الالهواء ليمتطي افراس الرضاع ويصفر ازمة الابتغاء  
 ليقطع المسافة النائية لحضرت الكبرياء ويظل ابداً له مدانياً ولا يجعل له ثانياً من الاحياء  
 ولا يعتور قلبه بين الشركاء ويقول يا رب تسلم قلبي وكفيني لجذبي وجلبى لن يصيبني حزن  
 الاخرين - هذه نتائج تهيد دعاء الفاتحة واما تهيد دعاء عيسى عليه السلام فقد عرفت حقيقة  
 وما فيه من الافة فلا حاجة الى الاعادة فتفكر في ايمانى وتندم من زمان ما ضي  
 وكن من التائبين +

ثم بعد ذلك تنظر الى دعاء علمه عيسى والى دعاء علمه ربنا الاعلى  
 ليتبين ما هو الفرق بينهما لانه انتهى وليستفيع به من كان من الصالحين +

فاعلم ان عيسى عليه السلام علم دعاءً يترزى عليه انصافاً فاعلم خبزنا  
 كفافاً - واما القرآن فعاف ذكر الخبز والماء في الدعاء وعلماً طريق الرشيد والاهتداء  
 وحش على ان نقول اهذنا الصراط المستقيم ونطلب منه الدين القويم ونغوذ به من طرق  
 المضروب عليهم والضالين - (واشار الى ان راحة الدنيا والاخرة تابعة لطلب الصراط المستقيم) <sup>ص</sup>  
 الطاعة فانظر الى دعاء الانجيل ودعاء القرآن من الور والجليل وكن من المنصفين -  
 واما ما جاء في دعاء عيسى ترغيباً الاستغفار فهو تأكيد لدعاء طلب الخبز كما هو الاضطراب  
 لعل الله يرحم ويعطي خبزاً كثيراً عند هذا الاقرار بالاستغفار وتضرع لطلب الرغبات  
 واصل الامر هو طلب الخبز من الله المنان وثبت من هذا الدعاء ان اكثر اثم عيسى كافراً  
 عشاق الذهب واللبين وهاجري الحق للحجرين - ربا عى الدين بنفس من الدرام ومختبني  
 خلاصة النض وتارك ذيل الرب المرحم والعائين عاصمين - وحسب اليهم ان يتخذوا  
 الطمع شرعة وحب الدنيا نجعة فاستشرف الاناجيل ليظهر عليك صدق ما قيل واتق  
 الرب الجليل ودع الاقاويل ولا تحسب اننى الصريح كالمعضلات واستوضح معنى المشكلا  
 لاخبرك عن ابناء العصاة والنجيات والمهلكات ففتش الحق قبل حموم الحمام وهجوم الالام  
 ونزع الروح وحصر الكلام واعلم ان الخير كله في الاسلام فطوبى للذى ضرب الخيام في هذا  
 المقام وفوى يقينه بالالهام وحى الله العلامة ورداه الله رجاء الاكرام - ان المسلمين قوم  
 مبيكاهم اعداء كلمة التوحيد وبذل النفس ابتغاءاً لمرضات الله الوحيد وصلحاءهم  
 يتأفون من الدنيا بل من الاميرة ولا يتخيرون لانفسهم الاوجه ربخى العزة ولا يشفيهم  
 الا ان غفلة من ذكر الحضرت - يتوكلون عليه ويطلبون منه هداية ولا يركنون الى الخلق  
 بل يبتغون حباً ويمشون في الارض هوناً ولا يبطشون جبارين - وشانهم اطالة الفكرة

وتحقيق الحق وتنقيح الحكمة يراعون في الرياست تهذب السياسات وفي اوان التخصص  
والافتقار ادا ب التبصر والاصطبار ولا تفاضل فيهم الا بتفاضل التقوى والتقات ولا ربح  
الارباب الكائنات وكل ذلك نوارحاً صلت من الفاتحة كما لا يخفى على اهل الفطرة الصحيحة والتجربة  
فالحق ان الفاتحة احاطت كل علم ومعرفة واشتملت على كل حقيقة حق وحكمة وهي تحجب  
كل سائل وتذيب كل عدو صايل ويطعم كل نزير الى التصفيف طائل ويستقي الواردين  
والصادين - ولا شك انها تنزيل كل شك خبيث وتحيي كل هم شديب وتعيد كل هذوئ  
وتجمل كل خصيم نيب ويبشر الطالبين - ولا معارج كمثله لسم الذنوب فينجي القلوب وهو  
الموصل الى الحق واليقين -

واما الهداية التي قد امرنا بالطلبها في الفاتحة فمواقداً عظاماً مدخات الله  
وصفات الاربعة والى هذا يشير اللام الذي موجود في اهدنا الصراط المستقيم ويعرفه  
من اعطاه الله الفهم السليم ولا شك ان هذه الصفات اسماء الصفات هي كافي لتطهير  
الناس من الهنات وانواع الشياطين بها عبد الابدان ياخذ من كل صفت خطية وتخلق  
ياخلق رب الكائنات فمن استغاص منها فيفتق عليه باب عظيم من معرفت الرب المحبوب  
وتجلى له عظمتة فحصل الامانة والتفكر من الذنوب والسكنية والاخبات والامتنان للحقيقة  
والخشية والانس والذوق والشوق والمواجيد العجيبة والنجمة الذاتية المغنية المحرقة بآيات  
الله مربى السالكين +

وهذه كلها ثمرات التدبر في مضامين الفاتحة فانها شجرة طيبة توفى كل  
حين اكلا من المعرفة ويروى من كاس الحق للحكمة فمن فتح باب قلبه لقبول نورها فيدخل  
فيه نورها ويطلع على مستورها ومن غلق الباب قيد عاظمت عليه بفعله ورئى التباب والحق

بالمالكين -

ثم اعلم ان قوله تعالى اياك نعبد واياك نستعين يدل على ان السعادات كلها في اقتداء صفات رب العالمين - وحقيقة العبادة الانصباع بصيغ المعبود وهو عند اهل الحق كمال السعود فان العبد لا يكون عبدا في الحقيقة عند ذوى العرفان الا بعد ان تصبح صفاته اظلال صفات الرحمان فمن امارات العبودية ان تتولد فيه رغبة كروبية حضرت العزت وكذلك الرحمانية والرحيمية وصفت المجازات اظلالا لصفات المحضرات الاحدية وهذا هو الصراط المستقيم الذي امرنا بالطلب والشرعة التي اوصينا بالزقبقا من كريم ذى الفضل المبين -

ثم لما كان المانع من تحصيل تلك الدرجات الرياء الذى ياكل الحسنات والكبر الذى هو راس السيئات والضلال الذى يبعد عن طرق السعادات اشار الى دواء هذه العلل المهلكات رحمة منه على الضعفاء المستعدين للخطيات وترجأ على السالكين - فامر ان يقول الناس اياك نعبد ليستخلصوا من مرض الرياء وامر ان يقولوا اياك نستعين لتخلصوا من مرض الكبر والخيلاء وامر ان يقولوا اهدنا لتخلصوا من الضلالات ولا هراء فقوله اياك نعبد حث على تحصيل الخلوص والعبودية التامة وقوله اياك نستعين اشارة الى طلب القوة والثبات والاستقامة وقوله اهدنا الصراط اشارة الى طلب علم من عنده وهدايت من لدنه لطفا منه على وجه الكرامة فحاصل الآيات ان امر السلوك لا يتم ابدا ولا يكون وسيلة للنجاة الا بعد كمال الاخلاص وكمال الجهد وكمال فهم الهدايات بل كل خادم لا يكون صالحا للخدمات الا بعد تحقق هذه الصفات -

مثلاً ان كان خادماً مخلصاً وموصوفاً بأوصاف الامانة  
 والتخلص والعفت ولكن كان من الكسالى والوانين القاعدين  
 وكالضبيحة النومة لا من اهل السعى والجهد والمجد والقوة فلا شك  
 انه كل على مولاة ولا يستطيع ان يتبع هذه ويكون من المطاوعين -  
 وخادماً آخر مخلص امين - ومعذالك مجاهد وليس يقاعد كالآخرين -  
 ولكنه جهول لا يفهم هدايات مخدومه ويخطئ ذات مرار كالمضالين -  
 فمن جهله ربما يجترء على المنوعات ويوقع نفسه في المخاطر  
 والمخطورات ويبعد عن مرضات المولى من جهل جاذب من الجهلاء  
 وربما يضيع نفائس المولى ودرره وجواهره من كمال جهله وحمقه  
 وسوء فهمه ويضع الاشياء في غير محلها من زنج وهمه فهذا الخادم بضاً  
 لا يستطيع ان يستحصل مرضات المخدوم ويسقط جهله كل مرة عن  
 احين مولاة فيسبى كالموقوم وكذلك يعيش دائماً كالملعون الملعوم  
 ولا يكون من الممدوحين بل يراه المولى كالمخوس الذى لا يأتى بخير في  
 سيره ويخرب بقعته رجا وامله في كل حين -

واما الخادم المبارك والعبد المتبرك الذى يرضى مولاة

ولا يترك نكتة من هذه ويسمع مرجباً فهو الذى يجمع في نفسه هذه  
 الثلاث



سويا ولا يؤذى ولا يغيته ولا يطعمه بكسل او جهل فيصير عبدا مرضيا  
فهذه هي الاشرط الثلاثة للذين يسلكون سبل ربهم مسترشدين - وفي  
اياك نعبداشارة الى الشرط الاول والى الشرط الثانى فى اياك نستعين  
والى الثالث فى اهدنا الصراط فطوبى للذين جمعوا هذه الثلث ودجوا  
ربهم كالميلين - وتأذّبوا مع ربهم بكل الادب وسلكوا بكل شريعة غير قاصرين  
فاولئك الذين رضى الله عنهم ورضوا عنه ودخلوا حظيرة القدر سامعين  
ولما كانت هذه الشرائط اهم الامور للذى قصد سبل النور جعلها الله الحكيم  
من اجزاء الدحاء <sup>الى</sup> ليتدبر كالعقلاء وليستبين سبيل الخاشعين -

وهذا اخر ما اردنا فى هذا الكتاب بفضل رب الارباب

والحمد لله رب العالمين - والسلام على سيدنا

ورسولنا محمد خاتم النبيين رب امطر

مطر السوء على ملكنيه واجعلنا

من المنصورين -

آمين

بقلم احقر العباد من المريدين حضرت المسيح الموعود والهيد المسعود العبد المقتدر الى الله الاحد

عبد محمد لا تسرى

عفى عنه

# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم ملائكة يوم الدين والصلوة والسلام على  
سيد ولد آدم سيد المرسلين والأنبياء عاصفة الاصفى محمد خاتم النبيين وآله  
راضاه اجمعين - اما بعد فيقول العبد الضعيف المقتدر الى الله القوي العليم  
**نور الدين بن عسما** الله من الاوقات وادخله في زمرة الآمنين وجعله من  
نور الدين - اي قد كنت لهجت بليت المفاسد من اهل الكفران وشاهدت  
تغير الاديان - ان ارزق روية رجل يجد دهاء الدين - ويرجم الشياطين  
وكنيت ارجو هذه المنية لان الله قد بشر المؤمنين في كتاب مبين  
وقال وهو اصدق القائلين وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصالحات  
ليستخلفنهم في الارض كما استخلف الذين من قبلهم - الى آخر ما قال رب العالمين  
وكذا قال الذي ما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى يوحى وهو اصدق الامين  
صلوات الله عليه وسلم - ان الله يبعث في هذه الامة على رأس كل مائة سنة  
من يجدد لها دينها فكانت لرحمته من المتطهرين - فقصدت هذه  
البغية بيت الله مهبط انوار الحق واليقين فكنت اجاب البرارى - واقطع الصغار

وكم من عويعين مشكل غير واضح  
 وما ان رأينا مثله بطريق  
 واكفرة قوم جهول وظالم  
 وهذا على الاسلام احد المصائب  
 ان في القوم قبح يا مكفر صاقي  
 نذرت هدى العرفان جهلا وبعدا  
 وان كنت تسعي اليوم في الارض مفسدا  
 ولو قبل الكفار تفكرت ساحة  
 قصدت لترضى القوم من سوء نيته  
 وما في يديك لتبعدن مقربا  
 وقد كنت تقبل صدقة وكتبته  
 الا انه قد فاق صدقا خواصكم  
 اتكفرا يا غول البرار من مثله  
 وتعتسا لكم يا زمر شيخ مزور  
 له كتب السب والشتم حشوها  
 اضل كثيرا من ضلالاتها  
 وما ان امر في فيه الفضيلة صحت  
 يشيع رسالات لبغى شرايد  
 وما كان لي بغضه وعداوة

انا على فصرت منه مسهدا  
 وما ان رأينا مثله قاتل العدا  
 وكذب من كان فظا ومجندا  
 يكفر من جاء السب مؤيدا  
 الا ان اهل الحق سموا بمفند  
 اخذت طريقا قد دعا الى الرد  
 فخرق في يوم التشور من ودا  
 لعمري هديت وما ابيت تبدا  
 وكان رضى الباري اتم واوكدا  
 اله البرايا قد دنا واحمدا  
 فمثلك كفرنا ما رأينا ضفندا  
 ودا فاروس الصالحين وارحبا  
 اتلعن مقبولا يجب محمدا  
 هلكتم وارداكم وعقا وفسدا  
 شهير وليستقرى الشرور تهما  
 وباعد من حق مبين وابعدا  
 نعم في طريق المفسد بين تفردا  
 ويجلب الحق اليها ويرفدا  
 وفي الله عادينا اذ ذم احدا

<p>فخذ يا الله رأس كل معاند لتكون أيات كل مكذب ويا طالب العرفان خذ خيل نورة وفي الدين اسرار وسبل خفية</p>	<p>كاخذك من عادي وليا وشدا حريص على سب مبراك تحدا ودع كل ذي قيل بقول المهتدي يلاحظها بصري في اشدا</p>
<p>والحمد لله عوانا ان الحمد لله لرب حميد بعثنا محمدا</p>	
<p>قد تم هذه القضاة قد جئنا ان نلحقها ببعض قصص البليغة فصيحة من كل ام لاديب الجفلة السيد محمد سعيد الشامي الطرابلسي سدد الله تعالى قدرها ومدح بها سيده ومرشدنا المشايخ فيها وهي الفرق النضرية ومن خالفها</p>	
<p>خضعت لرفعة مجدك العظماء ومنت اليك مع الوقار سلوت ولك الامان من الزمان وما على قد حزت فضلا من الهالك فوقا وحويت علما ليس فيه مشارك يا من اذا نزل الوفود بابه انت الذي وعد الرسول فحبذا انت الذي ان حل جد في الملا طوبى لعبد قد رضى بك ملجاء طوبى لقوم انت بيضت ملكهم</p>	<p>وانت اك تحب ذيلها العلياء وتقاخرت بمدحك الشعراء من لا ذفيك من الزمان عناء قد حازه من قبلك الاباء لك في الانام وللاله عطاء اغناهم عما اليه جاؤا وعد به قد صحت الانباء ودعوت ربك حذو الازواء اذ لا يخيب وسراحتاه ملاء وكذا العصر انت فيه ذكاء</p>

طوبى لى لى رانت فيها قاطن  
 يا ايها الحبر الاجل ومن به  
 انى لا رغبت ان اسرى لاسيك  
 يا واحد افى ذاته وصفاته  
 وبك استقامت للعلا اركان  
 ايدت دين الحق يا علم الهدى  
 ورفعت للاسلام حجابا ذخا  
 وتكلمت اهل الشر لى حتى اصبحوا  
 وسللت سيف الشرعية بينهم  
 ما زلت تضرب فيهم حتى اشتوا  
 جاءوا لينتصروا عليك ما دروا  
 صالوا وراموا ان يفوزوا بالذى  
 وتفرقت اخرا بيهم لما رءوا  
 ما ضرهم لى اامنوا اذ جئتهم  
 هيهات ان يصلوا الى ما املاوا  
 بنس الذى قصد واليه من الرجا  
 ضلوا وقالوا ان عيسى لم يميت  
 قد مات عيسى مثل مودة امه  
 من كان ينكر ذاك فليس بمؤمن

فلقد بدت فى سوحها الزهراء  
 يرجع المراد وتكشف الظن  
 وجهها عليه من الجمال رداء  
 قد حققت بوجوه ذلك الاشياء  
 وتزيت بمقامك الجوزاء  
 وابنت طرقاتها الجبهلاء  
 تنفى الدهوس وما يليه قناء  
 فى غيهم قد مسهم اقواء  
 لما رءوا اكبحهم اعباء  
 من وقعة فكأنهم اهباء  
 ان الاله عليك منه لواء  
 قصد واليه قصدهم اعياء  
 اسداه صور كفه عضباء  
 بل كذبوك فخابت الآراء  
 حتى تلبين وتنبئت الصماء  
 وتزلت بقلوبهم باساء  
 بل فى السماء واين منه سماء  
 والموت حق ليس فيه خفاء  
 فيما ارى والرب منه براء



ذاق الحما فمكذ القداماء  
سهلا ولا حملتهم الغبراء  
مرالد هور تجذهم حصبة  
فاستحوزت بها اكلب ورعاء  
ان الحلال طريقته شنعاء  
ان الحرام لمن يرميه غذاء  
بحر وما كجبيله احصاء  
فعلت بما لا تفعل الانواء  
نجيد وما قد غنت الوزقاء

ان كان عيسى ياتين بعيسى  
لا مرحبا بهم ولا اهلا ولا  
كلا ولا برحت صياحامه  
قوم كانهم الذباب اذا عقت  
لا يقربون من الحلال فعندهم  
والى الحرام شواخصا بصارهم  
يا ايها البحر الذي ما مثله  
بل ايها الغيث الذي انوائه  
حيالك ربي كلما هبت صبا

او ما ترسم في مدحى منشد  
خضعت لرفعة مجدك العطاء  
المستبد الشيعى  
السيد سعيد

## والله اعلم

للى رب داعم الغفلان  
منشأ الانام ومنزل الفرقان  
من وقع شههم حاذق الطعان  
معه المنون وموقد السيران

حمد غزير صادق الازعان  
فرد كثير المغور الاحسان  
اذ قد ابيرت دولتنا الصليان  
فى الجحرب اذ يعدو بجهد سنان

كالبيت صا د ف ع ل ت الضيعة  
اسد هنير ثابت الجنان  
بتل الشكوك يقاطع البرهان  
حرامك موائد العرفان  
ردع النصوص بقدره المنان  
يا ايها المولى العظيم الشان  
اذ كنت علما فخر كل زمان  
فانعم ودم بالعز والامان

في يوم مخصصة على اسوان  
لم يكثر بكثرة الفرسان  
ودلائل قدرت بها العينان  
واسع اجرها على الظهائر  
يدعون ويلا تكسر الاخقان  
هيئات عينية ان ترى الختان  
ولقد تناقل فضلك للثقلان  
ما هن ريج ميد الاغصان

وله رحمه الله تعالى متغزلا ومتمدح الجنا بالمشار اليه

الا لارامي من احب بعيني  
يا القوي وبيا لصحي الحقوني  
من لحاظ مر شقات بقلبي  
وخدود ابيع الشقيق عليها  
طبية من قاديان سبتني  
حبذا قدها اذ ايتتني  
ما الشمس عندي ولا البدر فاعلم  
كلا ولست في الجنان براض  
ولقد اراني بعد ما كنت ليثا  
يرهب الاحمس المدرج صولتي

وعدوى اسلا بكرة واصيلا  
وادركوني فقد غدرت قتيلا  
اسهما عنه لا ترى تحويلا  
ورضاب مزاج زنجبلا  
اذرت رنوة وطرفا كميلا  
كتتنه الغصون دلت تدليلا  
في حلاها اوك لها تمثيلا  
يسواها ان اراها يدبلا  
مصملا عمتها لا خنثيلا  
وبعيني يرى العزيز ذليلا

تسبب الغمات يا فديتك جبي  
غيراني وان جنت غراما  
فحسب الهما الذي اليه المطايا  
خير عديراة اشرف قوام

وابن آوى يدعوك العويلا  
في هواها لا صبرن جميلا  
قد تخطت ثلاثا وسهولا  
من لعيسه المسيم اخي مثيلا



ان يراني ويكشف ما بي  
عن رقتي بل اوى الرجيلا



وقال رحمه الله تعظم على هذا الكنا المليك وما للحب  
الافس نفع الله به  
المسلمين

كتاب حكمه زهر الربيع نضارة  
يغني الاديب فكاهة ومسرة  
قد صاغها الخبير الذي انواره  
لله در القاديان فانها  
بلد بها غيث المواهب قد هم  
فكانها هي ايليا عراذ حوت  
قرم تقاصر عن ثناء خصاله  
بجز تلاطم بالمعارف موجه

وحوى من النظم البديع طرورا  
عن ان يكون له الحبيب جليسا  
تدع الليال اذا دجيت شمسك  
كالشام حيث اقام فيها عيسك  
وتقدس استارجائها تقديسا  
جبل احبها ربه الناموسك  
فوة الزمان ولا يرى تدليسا  
شهم علار تبك لكمال عروسك



وَقَالَ مُظْكَرٌ عَلَيْهِ اَيْفَا  
لِيَسْمِعَ النَّاسَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

الحمد لله رب العالمين - وصلى الله على سيد المرسلين -  
اما بعد - فاني قد سرحت طرفي في مضمار حلبة البيان - واجلست  
قداح فكري في حديقة بستان الاذهان - اعني الجمالة التي ابتكرها  
نتيجة افكار الزمان - ومحط رجال العرفان - نابغة دهر - وسحبان  
قطرة - سيدنا ومرشدنا ميسع الزمان - مركز العز والامان - الشيخ  
العالم العلامة - المحبر الفاضل الجليل الفهم - سمي من انزل عليه  
الفرقان - سيد ولد عدنان علي الصلوة والسلام - احمد الفعال و  
التخصال - ادام الله عليه سوانح الاجلال - ومنابع الافضال ولذا  
مرفوع الجناح مقبل الاعتاب فوجدتها القبح المحل والدرة اليتيمة  
والروضنة الارضية والمديقة المشرقة - وكيف لموجدها حبر يشار اليه  
بالانامل ويحمر ليس له من ساحل فكاننا قد عنيت بقولي اذ كان به احري  
وبسرة ادري

هيها ت يوجد في الزمان نظيرة	ولقد حلفت بانه لا يوجد
بالله رب الرافضات الى منا	والقائمين ظلامهم يتهدوا

فلله درة ولا فض فوه ولا عدمه بنوه اذ قد احسن واجاد وبالغ فيما به افاده  
تتمت

# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي طلع شمس الهداية في قلوب اهل العراق والجمع نفوس  
 اهل العناية في وود منهل القرآن - وانبغ يتابع للكارم ليرد على ذلالها كل ظلم -  
 وفتح منابر التقدير في القعيد وخفص اعلام البهتان - والصالح والسلام على  
 سيد ولد عتبان سيد نبينا محمد الذي اتى بالبيا والهدى واصحابه وازواجه  
 وكل وقت واعان - اما بعد فيقول اسير خبئه وفقير غفوره المنة على المولى  
 الشاهر الشهير جهميدان - انني لما دخلت الهند بلدة قاديان - واجتمعت بحبرها  
 بل وجر جميع البلدان مولادا وسيد الشيخ ميرزا غلام احمد صاحب الوقت  
 ومسيح الزمان واطلعت على هذا الكتاب في كتابا اذما المحمته استلمته واني  
 اذ قد انتقته ليحج لا زعاج المخالفين في الحام الخاصين ذوالعوج اعطى كل ذي سهم  
 سهمه وما اخطاء سهمه يدعو الضالين الى المصالح وما يبيع نكتت من لوازم  
 القلاح وجب على المسلمين اطاعت امره وقد اشرب قلبي انه  
 من الصادقين والله حسيب وهو يعلم سر الناس وجههم ويعلم ما  
 في السموات والارضين والخر دعوانا  
 ان الحمد لله رب العلمين



# ١ رواية غريبة

اعلموا اني قدمت في عمر الليل على العادة لصلوة الفجر ثم بعد اداها اعلتني عيني بالنوم فرايت كأن  
 مرشدنا رحمه الله تعالى قد صنع طعاما كثيرا فاخر اودعا اليه جماعة غفيرا من الخلق من بلاد مختلفة  
 عربا وعجماء ثم بسط سفرأ وموايد عديدة وجلس عليها اولئك القوم عشرة وعشرة وانا معهم  
 في اخرهم فاكلوا وقاموا وبقيت منفردا فدخلني النحل وقمت غير شبع ففطرت عن يميني  
 مكانا فاحلوا من الرقي فصرت اغيب منه حتى اكتفيت ثم انتهيت وانتى الناس الى امكان  
 المذكور وقد فرشوا انواع الفرش النفيسة فجلسوا بحسب مراتبهم وفيهم العلماء والامراء وغيرهم  
 فقام رجل منهم يغيظ الناس على طريقة الفقهاء الحنفية وكانه نسبك الى الاولياء فقال  
 احداهل المحفل لعز الله آباء الاولياء ان كانوا يقولون بهذا فقلت لا بل بالعلم تكذبوا ولياء الله  
 وجرى ذلك امام الجوهري فسيده رجل منهم فغضبت عليه وقلت انت شتمت امام الدنيا في اللغة  
 العربية ولا تخاف من الله تعالى وطلبت كان المذكور راية الله تعالى فذاخذ بيدي وسلك بي منفردا  
 طريقا مستقيما مصفوا بلا زهاور ولا شجار وقال لي اني قد اردت ان اقامت لهما في الشام اذ في  
 امن فسمعاياك في هذا فقلت له ان رأيي ان تقيم في الشام فاخا خرا الله ومعقل المسلمين  
 وبها آمننا هل وتبني لك بيتا وتخذ لبيتنا انا وارضنا وان اقامت معي في مكان نجيب ذكرت لك فانه  
 احسن وانكفل اليك جميع ذلك فقال لي ان شاء الله افضل مما اشرت به ورايت كان قد جرى بيني وبين  
 القامت لاصحاب الجاه والهيبة في ثياب ثنية وهياة بيعة كأنه يرا دقله ثم هببت من رقتي متجها  
 من ذلك واظنه خيرا واقبالا للمذكور وانا له من في اني ان كان هذا ما رايت وعبرت

والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب

محمد بن الحسين  
 السبكي

# اتمام الحجة على الملقرين العلماء والمشايخ كلهم اجمعين

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد فاني قد سمعت اكم ايها الاخوان كفتوني وكذبوني حتى  
مفتريا وناضلوني حتى تشلت الكناش وتبين الحق وظهر الاكابر الكناش وكنت ذعازكم وما  
اخذكم هيبة الحق بل جزتم عن القصد جدا وحسبتم الحق شيئا اداو كنتم على ترككم من المصيرين  
فلما اذيتكم في امري وصرتكم قوين للفتناس في الوساوس توخست ما يحسن افكاركم فطنت لما  
يعلن من استنكاركم ففسفت كتبنا قد حسن ترتيبها وصففت فيج تواجها وجمعت على التحقيق صدقا  
الدر وسكر الزحق وقوة العقيق وكان فيها ادعاج اوهاام المتوجهين - وعلاج ترفعات الشياطين  
واصلاح نفوس المفسدين وبيان اعنات الياغين ومعانات الطاغين ومعادلات العادين وحل  
المتالين ووسطة الجايدين وكيد الكاذبين - مع كثير من الدلائل والبراهين - ولا انت اصنامها فتح  
الاصلام وتجميع ابرام راد الشا لاوهاام ومراة كمالات الاسرار ولكنكم ما اذيتكم وتعاميتكم وكفرتم حاجي  
الله وعصيتكم وكنتم فوق معاكمين - واصرتكم على انكاركم حتى انتهى امركم الى تحفير المسلمين ولعن المؤمنين  
وكنتم اسرار الخيطوا بها او عنقتموني على ما لم تغلسوا حقيقة وكنتم تقنقون على مرتاحين -  
وكنتم جلا وليتهم الى انها ركم لعلي اجد قطرة من علمكم واخياركم ولكنكم لم ترجع بيلة ولم تجلب  
نفع خلا وما اذوني شئ منكم غير يا من قنوط ودرخاين سناست رجعت على انقراض العلم ودروسه  
واقول انما لا وشموسه وددفت هيبة على حال قوم فيه تلاك العلماء الذين هم معروف العقلم  
والمبعثون من اهل الدين - ومع ذلك وجدت كل واحد منكم سادرا في علوانه وساحة قلوب  
خيلايه ومفارقا من ارجاء حيايه ومن اكابر المفسدين فلما انشرت جلبا وخفركم وما طحت جلبا  
النفس خضر كمر قنارت يجر وفر كمر ففهمت ان العلم لا ياخذ فيكم ولا ينفعكم قول ناصح كما لا  
ينفع المتحدين - فتاوهت اهل الكلال وعينا في غفلات ودعوت الله اياما سجدا وقبلا ما خربت  
امام حضرته واستطرحت بين يديه مبتغيا اليه اذبال وسيلته ورفعت صرخي كغيرة المتكلمين -

فري الله برحائي واعتداع اعدائي وقلته اخلاقي وبشرني بفتوحات وايات وكرامات

ومن علي بتايدة المبين ففهمنا ما وعدني ربي في عشرين الايام - انهم كانوا يذكرون بآيات الله وكانوا  
يهايمزون ويكفرون بالله وسرهوله وقالوا لا حاجة لنا الى الله ولا الى كتابه ولا الى رسوله ففهمنا انهم  
قالوا لا تقبل اية حتى يرينا الله ايتي في انفسنا وانما لان من بالفرقان ولا تعلم ما الرسا وما الايمان انما انما الكافر

قد دعوتني بالتفريع والامتناع ومثله اليسايري السوال فالكهني ربي وقال ساكرهم ائمة من انفسهم  
واخبرني فقال اني ساجل بشايتهم فهاها وقال انها سيجعل ثيبه وعوت بعد ما دابها الخيل  
سنة من يوم النكاح ثم ردها اليك بعد موتها وكون احدهما من العاصين وقال انما ارادها اليك بعد  
كلمات الله ان رايك قال لما يريد فقد ظهر احد عن يده وما ابرها وقت من عود قوت الرعدة الاخر من المتفريع  
فمما لاني هذا تامل المتفريع انظر ايا المصباح المتقد هل هو فعل الله تعالى او كيد المتفريعين - وهل يجوز  
استجيب الله دعاء ملحد كما في استجيب دعاء المقيولين - وكيف غني امر رجل عيت الله لاجل عزلة واجل  
رجلين ويحبل في انباء النبي الصادقين ان الله لا يظهر علم غيبه احدا الا من يقضي من ربي الذي ارسله  
لاصلاح الخلق فزني الانبياء والمحدثين - ومنها ما دعوني في واستجاد دعائي في سجل مفسد عند الله  
ورسوله لئلا يكلمهم الفشاري واخبرني انه من الهاكين انه كان يسبب الله ويتكلم في مثانه بكمالات  
فدعوت عليه فبشرني ربي بموته في سنة ان في ذلك كايته للطالبيين -

ومنها ما دعوني اذ جادلني رجل من المتفريعين الذي اسمه عبد الله ثم اخبرني انه كان ينادي  
ان يستجيبا لراي الخيل على دين المضاري ولاري سؤته فصار على الاسلام وكان من المتفريعين - وبكثيرة  
في حلقة مغتصة بالانام محقة بالزحام وزخرف مكائده لارضاء الكافرين فقتلت اليه عناء  
وابشنته من معارف بياكي وجعلته من المفحين -

فما وجسم من قلة الخياع وكان في جملة ويسد في الغلواء وامتدت البعثة  
الى نصف الشهر وكنا نغذ واليه بعد صلوة الفجر نرجع في وقت الهجير عند اشتداد حر الظهيرة  
وتركنا الاستراحة كالمجاهدين - فبينما انا في فكر لاجل ظفر الاسلام واتحام الليام فاذا بشرني  
ربي بعد دعوتي بموته الى خمسة عشر شهرا من يوم خاتمة البحث فاستيقظت كنت من المظلمين  
ثم جئنا واجتمع للحلقة وحضر الخاص العام واحضرت الدابة والاقلام فما لبثت ان قدرت ايماء  
من كلام الخبر من رايك رايك امليت في الكتاب ما دخلت من ارغيتي وحسبت ذلك البحث افضل فربي  
وحسبت ذلك البناء نعمة من نعم الله تعالى - فتفكروا فآلم الله ولا تعجلوا في تكفيرى ولا تسبوا ولا تقدر  
واكتمت فشايتهم واهلكوا الانباء المذكورة فانها معي الصديق وكذا في ان لم تنتهوا فقد نمت عليكم حجة الله  
وجمعي ولن تضروني شيئا وستسألون عن ذلك يوم الدين وان تتوبوا رتقوا الله لا يضيغ اجر الحسنين

الحمد لله